شکرہای الٰہیہ دیوان فیض نشان

تصنیف شاہزادۂ ہندوستان کہ نام نامی او بکاریب المعراہی

تاریخ بوقت طبع اظہر نوشت گلدستۂ عشق قدسیان آمد ۱۹۵

حسب فرمایش مصنف مطبع محمدی میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحر مجتث مثمن مخبون

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

الٰہی عشق ترا میری دلسی دور نہو گا — گناہگار ہون پر اب کبھی قصور نہو گا

تو ایسی شمع ہی تیرا جمال کر نظر آئی — چراغ خانہ کا ہرگز وہان پہ نور نہو گا

شراب ساقی کوثر بھری ہی جسمین لبالب — ہزار شیشۂ دل توڑین چور چور نہو گا

اگر کلام کی قابل نہین ہمی یہہ دل لا — یہ تیری عشق مین کسطرح رشک طور نہو گا

یہہ ساز وہ ہی کہ جسّی کبھی صدا نہین آئی — یہہ ایسا دل ہی کہ جسمین کبھی سرور نہو گا

کرشمی لاکھ یہہ دل کر دکھائی رخ رنگین — تری نظارہ کی قابل جمال حور نہو گا

غرور ہی تجھی زیبا کہ تو ہی مالک عالم — کلام بی ادبانہ تری حضور نہو گا

لوائی حمد کا سایہ جو چاہتا ہی تو اختر — تو سر پہ سایۂ بال ہما ضرور نہو گا

بحر مضارع مثمن اخرب مقصور مکفوف محذوف

بندیکو اوسکی عشق ہی فی الذات وصفاتکا
مبدع حقیقتہً ہی جو اس کائنات کا

دست طلب کہلا ہی حیات و مماتکا
پابند کیون ہون نفس بی ثباتکا

کیونکہ نہو کریم رحیم و علیم وہ
موصوف کو نہ عجز ہوا اپنی صفاتکا

میری زبان ناطقہ کیونکر نہ لال ہو
پہنچا خیال واہمہ کر اوسکی ذاتکا

اعجاز عیسوی جو لبون نی دکہا دیا
ہر تار زلف کیون نہو رشتہ حیاتکا

مضمون آہ سی مرا دیوان سیاہ ہو
محتاج پر قلم ہی دہن کی دواتکا

ہر صفحہ دود دل سی سیہ رنگ ہو گیا
دہوکا ہی صبح کو مری دیوان پہ راتکا

ہنگامین دل بہلا مرا ہو بجائی گل
ای بت تجہی ہی واسطہ لات و مناتکا

ہر عضو پر یہ دل مرا سانچہ سا ڈہل گیا
دیکہا نہین ہی کوئی صنم ایسی گاتکا

منہہ پہر گیا رقیبونکا شیرین دہانی سی
حسد رچہ تلخ کام ہوا ہی نباتکا

ناقوس برہمن سی صدای اذان سنی
مسجد سی مجکو قصد ہوا سومناتکا

خاطی ہین ہم غفور ہی وہ مالک جہان
اختر کو آسرا ہی فقط اوسکی ذاتکا

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر رمل مثمن محذوف

داغ ہر اک میری تن پر دیدۂ بینا ہوا
دید کو تیری ہمہ تن چشم یہ سینا ہوا

چشم و ابرو ہی بام حسن کا زینا ہوا
رخکی آئین سی خجالت مند آئینا ہوا

منہہ کیا کہ ہجر کی شب نی مجہی اندہا کیا
صبح وصلت کی چمک سی آئنہ بینا ہوا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ایک ہفتہ تک گلستاں کا سبق تھا گو شمال | طفلِ غنچہ کی لئے یہہ مفت آدینا ہوا
ظلمتِ شب میں سیہ بختوں کی آنکھیں سوگئیں | جو سکندر کی طرح اس زلف کا بینا ہوا
حیرتِ روئے مصفا سے دہن ملتا نہیں | چشمۂ حیوان سکندر پر نہ آئینا ہوا
اس تو اثر میں تو چارا کچھ نہیں اپنا مگر | رخت پوشیدہ ہی مضمون غیر کا چھنیا ہوا
کچھ کمندِ زلف کی حاجت نہیں اے ترکِ چشم | ابرو ونکا طاقِ پیشانی پہ گر زینا ہوا
بال پڑ جائینگے میری کاسۂ سر میں ضرور | محتسب اپنا شکستہ ساغر و مینا ہوا
شوق دینے نا رسی لکھا کرینگی پشت مرگ | وصل کی امید پر اے ہجر کر جینا ہوا
میری جھکڑے کی سماعت شرع میں جائز نہیں | سال گذرا قاضیو قصہ وہ پارینا ہوا
شعر گوئی سے کبھی چھٹتی نہ شوخی مگر | طفلِ مکتب آج کا دن روز آدینا ہوا
آج اخترؔ بھی کریگا مے کشی اگر ضرور | مے کدہ میں مہر و مہ کا ساغر و مینا ہوا

بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف

یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن ۱۲

بحرِ الفت میں لا دیئے تیر چھوڑ دیا | ناخدا تو نے جہاز آج کدھر چھوڑ دیا
سوتی جاگی نہ کبھی بحرِ عدم میں پہ کر | خواب میں دی وہیں نورِ نظر چھوڑ دیا
ایسا گم گشتۂ رہِ عشق میں ہوں راہنما | خضر بھٹکی کا اگر میں نے سفر چھوڑ دیا
تیرے سے راخ دہن کا کوئی مضمون نہ بندھا | کسی شاعر نے معما یہ مگر چھوڑ دیا
پنجۂ چشم سے کیا باز اجل نے چھینا | طائرِ دل سے شہباز کدھر چھوڑ دیا
داغ دے دے کے کیا اسکو نہال اے گلرو | سروِ باغ جہاں میں جو ثمر چھوڑ دیا

ہتکڑ پسری اوس سرو کو بہولی قمری
حلقۂ طوق مین کیون دم کر کر چھوڑ دیا

تیری سایہ سی پری ہو گیا مین دیوانہ
میری سایہ سی تو ہمسایہ نی گھر چھوڑ دیا

اوسکی در وا آج یہ برباد نگر مشت غبار
خاک اوڑانی سی تو ای آہ کدہ چھوڑ دیا

ہجر مین وصل صنم خط کو اوڑا لائی بہی
قاصدون نی مری نامی کو اکر چھوڑ دیا

کسی دہقانی نی بدلی جو نظر غصی سی
ابر تر ہمنی وہین دیدۂ تر چھوڑ دیا

قافیہ تم دہن یار کا باندہو اختر
نیشکر جو سی لیا شیر و شکر چھوڑ دیا

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

عشق یوسف مین دل زار جو یعقوب ہوا
رنج پر صبر کیا صورت ایوب ہوا

حرکت دل مصر مین یوسف کو اوٹھا لایا ہے
ای عزیز آج بہی کنعان مین یعقوب ہوا

عشق سی ہو گئی اسدرجہ محبت ہم کو
ست ہے عاشق ہوا ہے یہ مرا محبوب ہوا

ای پری اسمین جو تعریف سلیمان ہی رقم
میرا دیوان بہی بلقیس کا مکتوب ہوا

خفتگی مین جو مری تخت سلیمان گذرا
بخت بیدار ہوا خواب گیا خوب ہوا

طالب لف کو سو دیسی نہ سیری ہوئی
قصۂ عشق سی پہر حسن کا مطلوب ہوا

پنجۂ شہباز نظر کا نہ کبہی چہوڑیگا
طائر دلکو اگر عشق ہی مرغوب ہوا

اشک خونین سی لکہی داغ سیہ مہ رو کو
صفحۂ دل سی میری یار کا مکتوب ہوا

قاتلا مجکو سبکبار کیا مقتل مین
سرگرانی تہی یہہ سر دور ہوا خوب ہوا

نقش جب لکہہ کی گرون ہر جبین کو تسخیر
ای فلک ایک پریزاد مرا محبوب ہوا

فاعلاتن
مفاعلن
فعلن

کل سخن میرا سمجھہ جائینگی شاعر اختر
آج بڑ مارتا پھرتا ہی عبث میں نجدے ہوا

بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع

شعلۂ آہ تک حبیب ایا
وہین پھر کانی کو رقیب لیا

کیا وہین میرا دل ہی نام خدا
طفل مکتب تھا پر ادیب ایا

میرا سایہ بھی مجھے ڈر آتا ہے
دیو شب ای پری مہیب ایا

کیون پھڑکتا ہی تن مین طائر روح
مژدۂ آزادیکا قریب ایا

سیر دار بقا ہی قسمت مین
دار فانی مین بد نصیب ایا

غم فرقت ہی سینہ مین مہمان
میری دل مین مرا حبیب ایا

تجھہ پہ بال ہما کا سایہ ہی
ای شہ حسن مین غریب ایا

تنگدی مین تبونکی توڑنیکو
دوش محبوب پر حبیب ایا

یہہ کشش ہی مری حرارت مین
سرعت نبض ہی طبیب ایا

خوان نعمت سی سیر کیونکر ہون
شکر ہی مرغ غم عجیب ایا

واعظا عشق یار رونا ہوا
بر منبر اگر خطیب ایا

سبزۂ خط مین دام زلف پڑے
دل وحشی مرا قریب ایا

عمر مبدل زبان ای اختر
روزۂ سال بھی قریب ایا

فاعلاتن
مفاعلن
فعلن

بحر خفیف مسدس مخبون محذوف

خواب آنکھون مین مثل خواب ہوا
حضرت دلکا کیا عتاب ہوا

رخ پر نور آفتاب ہوا ۔ شورش دلسی دل کباب ہوا

درج دل مین تہا اشک خون سرخ ۔ صدف چشم مین خوشاب ہوا

ہی نجوہ وہ بحر حسن مد نظر ۔ اشک بہی چشم مین حباب ہوا

پاؤنکی نیچے سے زمین نکلی ۔ آسمان اک خط سراب ہوا

اسکی عزت رہی ہی زیر زمین ۔ مین تو اہی آسمان خراب ہوا

بیحیائی سے کیون جینا آئی ۔ بی نقابی سے خود حجاب ہوا

عرق منہہ دیکہکر سوار ہوئی ۔ ماہ نو صورت رکاب ہوا

اک نوانہ ہی زیر چشم نہان ۔ اسکی آنکہون مین میل خواب ہوا

اوسکی زلفونپہ لاکہہ بل کہائی ۔ دربہی فند اسکی آب آب ہوا

شیدا جلونکا پریکا عاشق ہون ۔ زاہد اکسطرف خطاب ہوا

فرد مین لاکہہ ماہ رو مین سوا ۔ دیکہہ اختر ہی حساب ہوا

بحر رمل مثمن محذوف

رملی
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلن

جا سہی بیجا ہی کہی کسکا رہا مسکن بجا ۔ عشق کی منزل مین کب ہین دوست اور دشمن بجا

رقص پای یار پر پامال ہین اہل نک ۔ ٹہوکر دینسی اوس بت نخوت کا ہم کی اگن بجا

اسکی زنجیرین بلین نہ کہین یاد زلف سے ۔ غل میری وحشت کا ہی پاپاون مین آہن بجا

اٹھ گئی چین چین انکہون سی تیری شہسوار ۔ جو کری وحشت مین بہولین کر ہم توسن بجا

عرش ہلی دتیین شاہی وہ چہر مین تار غنشہ ۔ دست نازکسی ستار رباب ای بت پرفن بجا

دوستی سی زیست مین ہر چمن تسخیر ہے — میرا تعویذ محب رہتا نہین دشمن بجا
صید کرلیتا ہی وقت فکر جو باز قلم — مرغ مضمونکو میری صورتسی ہی ممکن بجا
وحشیونکی تا کسی صیاد کب غافل ہوئی — تو نسی بلبل کا گلشن مین ہا مسکن بجا
رہرو ملک عدم کا حال کچھہ کہلتا نہین — ایجرس اس قافلہ پر ہی تیرا شیون بجا
اس گلی کی زمزمہ پر بلبلین نغمہ سرا — یہہ کہین غیبت تا رہین آوازسی ای رکن بجا
اس خرابین کیفیت گل کی جو ای اختر ملی — ہوکر بیابان پر رہی بزری اور ہہومن بجا

بحر ہزج مثمن اخرب

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

ابرو کا کوئی مجھہ پر اب وار نہ ٹھیریگا — وہ ترک بہی جا رہی ہی زنہار نہ ٹھہریگا
کانٹا تیری تلویکا آنکھونسی نکالینگی — ٹہہگا ہی نگاہون مین یہہ خار نہ ٹہریگا
پامال غزالان ہی یہہ سبزۂ عارض ہی — وحشت ہوئی بلبل کو گلزار نہ ٹہریگا
کیا عہدہ برا ہوگا اک تو لسی یہہ عاشق — دو بوسو نیہ ایجانان اقرار نہ ٹہریگا
بدہی پہ دل مجنون گیسو سا پریشان ہی — ہارون مین جو اوجہی کا زنہار نہ ٹہریگا
پیچیدہ ہی وہ کاکل اوس روئی مصفا پر — آئینہ سی پہسلی کا یہہ مار نہ ٹہریگا
اک بادسی بہا کی یہہ شمع خجل ہوگی — شعلہ تیری عارض پر زنہار نہ ٹہریگا
مجکو بہی کہا دینا آج اپنا رخ رنگین — فردای قیامت پر دیدار نہ ٹہریگا
آنکہونمین دم اٹکا ہی یکدم مین رواں ہوگا — اس نرگس شہلا کا بیمار نہ ٹہریگا
آنکہونسی گرا دیگا ہاتہونسی بط می کو — مجہہ رند کی پاس آکر خمار نہ ٹہریگا

آفت قد و بالا ہی دیناتہ و بالا ہی — اس وار پہ دل میرا دلدار نہ ٹہریگا
مت پوچھیو تم اختر میخانہ مین دو رہے — دکان اوٹہا ڈالو بازار نہ ٹہریگا

بحر ہزج مثمن سالم

یعنی مفاعیلن چار بار

تری حد نگاہ دوسی آزمانا ہو نہین سکتا — بتو نسی کعبہ دل آج ڈہانا ہو نہین سکتا
چمن مین بار شبنم کا اوٹہانا ہو نہین سکتا — وہ نازک ہون سر گل آشیانا ہو نہین سکتا
ہوا ہی قد و بالا سی زمین پر آسمان پایا — فلک تربت پہ میری شامیانا ہو نہین سکتا
بہت رویا ہون جب پیری مین ایام جوانی پر — چمن مین غنچہ گل کو ہنسانا ہو نہین سکتا
ہوا نامانہ خراب ہی عشق حسن دار فانی سی — مکان ایسا ہی جسمین کارخانہ ہو نہین سکتا
تری تار کمر سی ایسا لاغر ہو گیا مجرم — رگ گلکا بہی وہ پہتر تازیانہ ہو نہین سکتا
دم ہو مینہی آتش گلکی عبث ہی چشم تر بلبل — ہوا مین ابر کا جیسی اڑانا ہو نہین سکتا
تری اس تیغ ابرو سی پہر ہی منہہ مار گیسو کا — یہہ آہن زہر مین ہی اب بجہانا ہو نہین سکتا
تمہاری سینہ دوری کی ہی مضمون نہین جا لاگی — سمند فکر کی منہہ مین دہانا ہو نہین سکتا
زمین نو گرای آسمان گردش سی ملتی ہے — تو مضمون کہن ہمسی چرانا ہو نہین سکتا
تعجب ہی کہ مار زلف سی ہی روز روشنی خفگی — چراغ خانہ گیسو سی بجہنا ہو نہین سکتا
خدا جانی یہہ ادمن سپہر کا دوازہ کسیکا ہی — وہ اختر ہون کہ مرا کاشانہ ہو نہین سکتا

بحر رمل مسدس محذوف

یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

قد و بالا سی تو بالا ہوا — دل بالا عالم بالا ہوا

وصل میں اشکوں سے گر دریا ہوا
ہجر کی نالوں سے دل صحرا ہوا

صید کر جاناں ہے کیسے وحشی کو تو
مرغ دل آہو ہے گود کا پالا ہوا

اب نہ باندھیں گی ترا آتار کر
شاعروں کی آنکھہ میں جالا ہوا

روشنی کس مہ کی وقت فکر تھی
یک قلم مضمون پر ہالا ہوا

ناز کی پاسی مرقد پر مرے
سنگ ریزہ روئی کا گالا ہوا

زعفرانی رنگ پر ہنستی ہین وہ
قہقہہ لب پر نہان نالا ہوا

یہ شب ہجران پہ مجکو ہی گمان
دہوپ مین پہر پہر کی دن کالا ہوا

گرمی خورشید سے جلی جرّاح ہے
داغ دلسے دور گر پہاہا ہوا

اب کریگا وہ بطِ مے کو شکار
میکدہ سب ہے سا قیا دریا ہوا

فکر جب تیری دُرِ دندان کی کی
سلسلہ سے ہجر کے دانا ہوا

تیرا مہمان جو ہوا تہا وصل مین
لخت دل اب ہجر سے کہانا ہوا

اس زمین مین تو سے اختر دور کر
ہو جو مضمونِ کہن باندہا ہوا

بحر رمل مثمن مخبون مخذوف مستزاد

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن فعلاتن فعلن

غلغلِ نالوں کی ترکا لسے جو گلزار ہوا
صفت خار ہوا
گلشن شکالیوں طالب دیدار ہوا
تجسسی دو چار ہوا

ہم تیری چال سے پامال ہین اسپر دان زور چلتا ہے کہان
سیدہی رفتار سے گیسوئے تیر اخمدار ہوا
پیچ در کار ہوا

ہجر آج تیری وصل سے ہاتہ آئی ہی کوئی ایسی نہین رنج
درہم اغنیے مین اونکا خریدار ہوا
عشق بازار ہوا

بخت خوابیدہ مین کرتی تکیہ گذار مجھہ پہ سایہ نہ پڑا
چشم بضاعتی مین طالب دیدار ہوا
دیدہ بیدار ہوا

بہاتی ہین ہماری کشتی دل اہتی کیا کیا
عبث چہلو انسی اوسی نگین ادا کی قول ٹہرا ہون
ہماری بحر دل کی موجسی طوفان ہی عالم مین
غضب سی گر سویدا نکلا باہر اسکو کردیتا
اگر ہم چاہ یوسف مین عزیز ونکا کہا کرتی
پہپہولی دست گلچین مین بہی یہ عشق کیسا تہا
اثر اُلٹا ہوا لفونکا کیا نازک مزاجی تہی
نہ اوسکی توسن چالاک کی بہی ہم کمر پاتی
دو بالا حسن بڑہ جاتا ترا عاشق کی ہاتہو
جو نہین سیہ مو تہی سفیدی سی یہ زندگی
جو نہین خزان ہی پر بہار گل نہین ملتی
بڑی تسکین آسانی مین مشکل ہوگئی مجکو
مکان سینہ نادار مین جو لخت دل گیا ہے
زمین پر دیکہہ پاتی ہم اگر اوسکا قد بالا
چمن مین گلسی بلبل کی اگر تعریف مین سنتا
کیسکی تخت سی نفرت کیسکی تاج سی عزت
بہت ڈرتا ہون مین کم عقلسی اختر زندگی

بڑا طوفان لاتا نوح جو پیدا اشکین ہوتا
جدائی شوخ مین اپہہ درد دل نہین ہوتا
فلک بہی بلبلا تا جو بالائی زمین ہوتا
خطا سی اسن باضی چشم مین آہوی چین ہوتا
تعجب کیا ہمارا دل ہی گر کہ آستین ہوتا
نکہرتا نکتہ چینی حسن مین گر قبح بین ہوتا
عوض دعوتکی لازم تہا اگر خال عنبرین ہوتا
ہمارا جامہ عریان اگر کہوڑ یکار زین ہوتا
جو بس ہوتا تو پہن دست گراما کاتبین ہوتا
ضعیفی ہنس رہی ہی مجہسی کیون اندوہگین ہوتا
ہی امید مین گذرا کہ برگ یاسمین ہوتا
سناتی سورہ یوسف تو نزاد اپسین ہوتا
پہنچتا خوان غم اونسکو جو مہمان حسین ہوتا
ہمارا پایہ ل عرش پر کرسی نشین ہوتا
کبہی کرتا نہ مین تحسین جو نام آفرین ہوتا
خلائق کا نشان ملتا اگر نام نگین ہوتا
مین اپنا دل بہی دیتا جو دنیا مین ہوتا

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مخذوف

کیا عشق بکف آئی جب دیدار تمہارا   دو گانین سماتا نہیں بازار تمہارا

لکہا ہی خط سبز مین طومار تمہارا   دندان شکن شانہ ہی یہہ مار تمہارا

جسکی رخ رنگین پہ ہوا بلبل شیدا   پہولا جو سماتا نہین گلزار تمہارا

اینڈا جو ہوائی قد بالا سی یہہ شمشاد   سید ہا خم گیسو مین ہوا یار تمہارا

زنہار رقیبونکو سے گلیسی نہ لگانا   خار و نمین او بہہ جائیگا یہہ ہار تمہارا

کیا عارض رنگین پہ ہویدا ہوا سبزہ   ریحان سی سوا ہی خط گلزار تمہارا

نظر و نگار رقیبونکی کتو رہو نہین سکتا   ہر بال ہی اپنا سر دیوار تمہارا

تلونکو عبث سبزۂ خوابیدہ کا غم ہے   ہر آبلہ ہی دیدۂ بیدار تمہارا

ترلی ہن رخم شہادتکی دعا ئین   آمین کہے کر لب سوفار تمہارا

ترانہ اگر کاکل پیچیدہ کا عاشق   پاؤنمین لپیٹتا سر دستار تمہارا

ہی اثرہ حسن مین ہی عشق کی صورت   پرکار مین کب کار ہی بیکار تمہارا

مطرب کی صدا ہی ل ناساز کا پردہ   جو تار ہی بامہ کا دہ مضمار تمہارا

عارضکی چمک زخمی ابرد کو ہوئی یاد   تڑپا ہی کری طالب دیدار تمہارا

بلبل کی رہائی سی ہوا طائر دل صید   تڑپا قفس تن مین گرفتار تمہارا

ہین معجزنما بسی ششی تہ و بالا   کم ظرف سی اس دور مین سر شار تمہارا

لہراتی ہین آواز پہ ہین ساز کی دمساز   ہر زلف سا مار ہی مضمار تمہارا

مین سرو کو ہس باغ جہان مین نکہون قد — پڑتا ہی اگر سایۂ دیوار تمہارا
دیو شب ہجر انکا پڑا مجھ پہ ہی سایہ — آشیب تو خود بن گیا بیمار تمہارا
منکر نکیرین بھی نکارون مین ہین تینک — مرنی پہ بھی چھٹتا نہین اقرار تمہارا
بل سرو مین آجائیگا لچکی کی کمر ہے — سیدھا جو ہوا گیسوی خمدار تمہارا
نرگس چشم کو دیدار اگر مد نظر ہو — سوئی نہ کبھی دیدۂ بیدار تمہارا
اڑتی بط می زلف کی زنجیر مین غل تھا — صیاد بچا قید سے خمار تمہارا
مژگان سی پھپھولی جو ملی دشت مین اکل — ہر آبلہ کو چوستا تھا نشتر تمہارا
مین طائر دل آج اڑا دونگا ہوا پر — شہباز نظر ہو رہی طیار تمہارا
بلبل کو جو صیاد کی پرخاش اڑائی — ہی پر کو گری صید گرفتار تمہارا
مژگان کی چھری تیز ہو پھر کاوکشی کو — دھو کیسی برہمن ہی طلبگار تمہارا
بل آئیگا تلوار مین مرجاوگی ای بت — ڈورا مری گردن کا ہی زنار تمہارا
ہجبہ حسن ہے رکہتی ہو گر عشق فزون ہو — موجود ہی اختر سا خریدار تمہارا

بحر خفیف مسدس مخبون محذوف

حسن اور عشق تخت و تاج ہوا — ہجر ہی وصل کا خراج ہوا
نثر کردون پہر امضامین پر — میرا دیوان کسیکا تاج ہوا
حکمرانی ہی حسن کی ای عشق — سکۂ داغ کا خراج ہوا
شاہد پاک پاتا دنیا مین — جسی سب مجھے تھی کل وہ آج ہوا

لب جان بخش کا تہیے کا اثر ‏ کر مسیحا میرا علاج ہوا

توڑ کر اپنے جان دہر دون کا ‏ مستقیمی ہے کر علاج ہوا

اے بلبل نی کی یہہ گستاخی ‏ سیرِ گل پر گذر جو آج ہوا

آدمی زاد خود ہی گندم رنگ ‏ بر خلاف ہے سی کیون اناج ہوا

عیسی شیطان بن گئی ہوتعان ‏ کیون نہ بہکا مین کر اناج ہوا

دختِ رز سے جنب ہوا زاہد ‏ تو ہی اک جامِ احتیاج ہوا

شبہہ جو ملی اوٹہا درِ مضمون ‏ ملکِ دیوان کا یہہ خراج ہوا

سخت گوئی سنی کا کون آستر ‏ نازکی کا اگر رواج ہوا

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن ۱۲

شمع کو آتش نالی سی پگہلتی پایا ‏ دلِ محرو رسی پروانی کو جلتی پایا

جا ملا ہی تیری تلوار کا یہہ منہہ میتہا ‏ دہنِ زخم کو بہی ہمنی اوبلتی پایا

گفتگو کرتی ہین برسون ہی تیری صورسے ‏ ان خیالونکو تصور سی بہلتی پایا

جون لڑکا ہی ڈرایا شب ہجران اسکو ‏ تونی کب اسکو سیاہی سی دہلتی پایا

شعلہ رخسی عرق لکو نہیں کچہہ اپنا سبب ‏ آگ مین ہمنی سمندر کو نہ جلتی پایا

بحر جو بی نی مجہی دور جو چشمونسی کیا ‏ مثل ماہی دلِ مضطر کو اچہلتی پایا

قتل کر کی جو مجہی عطر لگایا اوسنی ‏ ہاتہہ اوس فتنۂ عالم کو بہی ملتی پایا

اشعر عشق سی اس حسنکی صورت نکلی ‏ گرتی گرتی تیری صورتکو سنبہلتی پایا

نظر صاف ہنسی مجھے دیکھا ہنس کر
آنسو انکو مری چشم پہ ہنسی گلتی پایا

لب رنگین پہ مسّی کی سیاہی دیکھی
افعی زلف کو یا زہر اوگلتی پایا

کج کلاہونکو عبث ناز ہی اس جامہ پر
ہمنی ہر شعر کا انداز بدلتی پایا

یون خدائی مرا ہر شعر ترا اختر
بت کو بھی سانچے مین اسطرح نہ ڈھلتی پایا

بحر رمل مثمن مقطوع

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعلن

کیا نزاکت ہی کہ ہی تیغ کمر مین تنکا
کیون نہ بہاری ہو جو رہ جای سپر مین تنکا

زیر پا آئی صبا صاف نکر مشت غبار
میری پلکونکا رہی راہ گذر مین تنکا

آشیان بلبل شیدا کا جلا دیکا ضرور
دیکھہ بابی کا جو چھپا د شجر مین تنکا

دل تلک جبین لبا صیلمین ای خانہ خراب
خار فرقت کی سوا اب نہین گھر مین تنکا

مین جو جاروب کشی ہجر مژگانسی کرون
صاف دکھلائی ندی راہ گذر مین تنکا

آتشین نالونسی جلتی نہین یہہ خار مژہ
کیا تعجب ہی کہ باقی ہی شرر مین تنکا

اتنی گردش جو ملی یاد کمر سی ای چرخ
اشک شاق کیون نہو پہر میری نظر مین تنکا

بالیان کانو نمین پلکون مین پہنو لیکو نہ ہو
دیکھہ لین جان بہلا آج گھر مین تنکا

خندہ زن طاہر دل طفل کی شوخی سی ہوا
باندہ دیتا ہی کبوتر کی جو پر مین تنکا

جوش وحشت سی مژہ سی ہی جو ہی خار ہوئی
رونگتا ہی کیا ہر ایک بشر مین تنکا

کیفیت دست مژہ سنی ملی آنکہون سی
خاصیت نیش کی رکھتا ہی اثر مین تنکا

شاعری کرتی مین اختر جو قلم کو چہوڑین
سخت دشوار ہی بندش سی کمر مین تنکا

بحر ہزج مثمن سالم

زمان ہی میکدہ مین ساقیا کچھہ اور مشرب کا
یہہ بیہوشی مین قائل کس طرح ہو میری مذہب کا

طلب کو مطلب مطلوب حاصل ہو اطالب
جسی دنیا مین دیکھا آشنا ہی اپنی مطلب کا

وہ میکش ہون بلندی کی سوا پستی نہین دیکھی
چھلک جاتی جو ساغر بھر بھی ہو کا ہو لبا لب کا

شرر ہی آہ کا اللہ مین ہون سنگدل زاہد
بتونکی یہہ شرارت ہی گمان ہوتا ہی یارب کا

دہان پایا بڑا درجہ تیری تقریب مشکی پہ
برا درجہ یہان کیونکر نہو جانی مقرب کا

سیاہی داغکی فرقت مین جو صلت مین سفیدی ہے
بدل جاتا ہی یاد ماہرو مین رنگ ہر شب کا

بلا ہی حنظل فرقت بہی شیرین عین تلخی ہی
اٹھہ ہی نوشدارو ہی لب جانان مین اس لب کا

تری تیر قرہ سی تمہین غم کو زہر ہنستا ہی
یہہ پارہ نوش کر ہر ونگتا ہی نیش عقرب کا

وہ تیرہ بخت ہون لکہا ہی جسہ شب سیہ اور دشمن
سیاہی کج کمان ہوتا ہی اوسکو یہی مرکب کا

عمل مین ہے اثر ہی عشقکا کر نقش حب لکہی
مسخر حسن ہرہ کرا اثر ہی اوس مین کوکب کا

مناسب ہی جو حسن وعشق مین ناصح یہہ سمجہانا
مناسب اوسکی نسبت مین نہین ہی لفظ انسب کا

یکایک عشق کب نکلی کہ شہر حسن مین جہہ ہے
فراق ایسی حکو کیونکر گوارا ہو دی قالب کا

خبر کی کان مشتاق آنکہہ کو منظور نظارہ
جدائی مین تری بس ایک سا عالم ہی ان سب کا

ملی ہی نجد کی جاگیر لیلی اوسکی عامل ہے
تپا پوچہا کری صحرا مین مجنون میری منصب کا

وہ گم گشتہ ہون راہ عشق مین خود کو نہین پاتا
وہ کہتا ہی انا جب گمان ہوتا ہی پر آب کا

بری جنبد فوق تمہین جان عاشق کا یہہ خانہ ہی
نہایت تیبہ لب پر ہی رتبہ تیری غبغب کا

وہ ہی خورشید رو حکمت سی کب جاتی ہی ہمہ عاشق — رگ گل داغ دل دکھلاوین ہم ماہ بخشش کا
پہنین زنجیر کیسوئی تیکی اور کعبہ مین کر سجدے — بری بیزار و کافر ہین بر اعلی بر حق تر کا
ہمارا دور پہلی ہو چکا مستی نکر ساقی — نرکھہ اب کام انمین پیچوا رہی جہیوشن جمن کا
سکندر کی طرح حسرت لئی پہرتی ہین ہم و چشمی — کہ لذت چشمۂ حیوانکی دیدی آب ابن الب کا
تیری نیش مژہ سی عالم فانی مین سب چھٹی ہو — خدایا جامۂ تن قطع کرد و راہی عقرب کا
زمین پر تو بظاہر کو تنکیا ہی حقیقت مین — بلند پایہ ہی سارا آسمان تحت مقرب کا
دوئی تجہہ سی نہین سمجہا ہی بندیکو بہی تو واحد — اکیلی کی ہی تجہی کو قدر ہی مالک ہی سب کا
زبان تو تلخ ہی شیرین دہن کا ذکر کرتی ہو — نہ سمجہی کا تہا اشعار اختر کو نئی ہم ہر کا

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

جامی ہماری حال کا غنا رہ نجف ہوا — دشوار تہا جو امر دلا لاتحف ہوا
خاتم ملی ہی ہم کو سلیمان کی طرح سی — جو آیا آفتاب تو گہر کو شرف ہوا
روشن ہی یاد حیدر صفدر سی میرا دل — اسمین بکین جو آیا مکانکو شرف ہوا
آیا جو ہین جمال جہانتاب کا خیال — ہر داغ یاد رخ سی مہ بی کلف ہوا
عاشق کو تیری خاک سی اعجاز ہی حصول — ہر سنگریزہ ہاتہہ مین در نجف ہوا
مضمون جو تیری گوہر دندانکی بہر گئی — دل سینہ مین ہمارا بجا ہی صدف ہوا
حق سی علی ملا ہی علی سی ملا ہی حق — جسکی طرف علی ہی وہ حق کی طرف ہوا
دہویا ہوا ہی نام خدا نام شیر حق — بحر گلاب آب دہن جا ہی کف ہوا

[illegible] ہی مجلا ئینگی [illegible] / ہر تار چشم تیر بلا بہر صف مہ [illegible]

[illegible] ہشت مضامین کو چھاپین لین / حیدر سے شیر حق کا ولا حق تلف ہوا

دامن مین شب کی کیون یہ خورشید منھہ چھپائے / عارض سے تیری چاند کی اوپر کلف ہوا

معنی کی یہ رسی کہ جو پسر بر خلاف ہو / اختر حقیقتہً وہ بہت نا خلف ہوا

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

اختر فراق یار مین بیصبر ہو گیا / اک آہ ایک سائل ہوا جو ابر ہو گیا

اوس برق وش کی یاد تھی مستی کی ابر کے / نکلا دھوان جو آہ کا بس ابر ہو گیا

دست طلب شہید کا مقتل مین ہی دراز / پای نگار آج سر قبر ہو گیا

زاہد کیون نہ یاد خدا بھولین اے مسیح / ترسائی یاد بت مین اگر گبر ہو گیا

بی شوق تیری یاد سے بی صبر ہو صنم / آیا جو شوق سینے مین خود صبر ہو گیا

ہرجائی یار جا سے اوسی بھگت کیا / محبوب پر یہ آج بڑا جبر ہو گیا

سبزہ کلو کی عارض رنگین کا دیکھکر / گلشن مین میرا دیدہ تر ابر ہو گیا

ہر اک ہوس کو دل مین بیان تک کیا ہے قتل / جو داغ تن پہ پڑ گیا وہ قبر ہو گیا

سیماب سے ملا ہے تحمل کا مرتبہ / بیصبر کو جو دیکھا مین صبر ہو گیا

جب تک نہ قتل کر چکا بیچین تھا وہ ترک / تڑپا شہید ناز اوسی صبر ہو گیا

کشتی پہ برق وش کی بڑہا گئی فاتحہ / مرقد پہ کتنی بار مگر ابر ہو گیا

گیسو نگار مین حسن کا پھر آسمان لی / اختر اسی سے عشق مین بیصبر ہو گیا

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

بر باد نکر اسکو ذرا ہاتہہ پہ دہر لا — ای باد صبا خاک دل [illegible]

صیاد سی کیا فکر ہی ای طائر مضمون — کاغذ کی [illegible] کام نہ کر لا

چاہِ ذقن یار کی الفت مین ہی روتا — چشمون سی رقیب اسکی تو اک دل دہر

لیجا دلِ بیتاب نشانی مری قاصد — سیماب سی ہی مرتبۂ عشق خبر لا

یہ کان ہین مشتاق خبر قاصدِ جانان — آنکہون کو بہی دیدار ہی منظور نظر لا

حیران ہوئی داغ بسینہ کہل گئی قلعی — آئینہ رُخ شام غریبان پہ سحر لا

مینخانہ نمین ٹوٹا ہی مرا شیشۂ دل ہی — پانو سی ہی خشک کرون دیدۂ تر لا

[illegible] دیکہو کیا پایا نہ کمر موی میان کو — پیکا ہو مرا آتا نظر اپنی کمر لا

[illegible] وہ جو ن بن کیا خود غول بیابان — قاصد مجہی پہچان اگر گرد سفر لا

[illegible] مری عشق کی ہین داغ نمایان — ٹہپا ہی تری حسن کا تو ہاتہہ مین زر لا

منقار سی [illegible] اگری یہہ آتش گل کو — امید دل بلبل نالان کہین [illegible] لا

حسرت ہی کہین حسرت دل اسکی نکالی — اس اختر غمگین کی لئی دیدۂ تر لا

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

عاشق تو مسلمان ہی عیسائی ہی ترسا — ای بت مجہی تو پہر خدا آتنا نہ ترسا

ساونکی طرح ہجر مین مینہہ آنکہون سی برسا — بجلی سا ترا وصل مین کچھہ نور نظر سا

پایا نہ کہین چاہ ذقن دین تر سا — چشمون سی بہت کہینچی ہین شکّہ نگاہ سا

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

پہنچی نہ نظر اپنی نہ سیدہا ہا کیسو — آئینہ رخ انکی پہ پہنچا ان تہا تہا

زنہار نتہا آئینہ رخ سے کہلا داغ — جب ان تہا تو یہہ تہا کل خنداں تہا

وصلت میں تری داغ کی مثل رہوں دیتا — ایماں کو بجسم شب ہجراں تہا تو یہہ تہا

چہوڑا نہ کبہی طائر دل تیر نگہ سے — شہباز نظر پنجہ مژگان تہا تو یہہ تہا

چہیلا ہی عیش داغ سیہ ناخن غم سے — اختر جو تمہارا مہ تاباں تہا تو یہہ تہا

بحر ہزج مثمن سالم

مفاعیلن ۴ بار

یہہ قاتل سخت کیسا تہا دل مظلوم کیسا تہا — تہا ای خنجر مژگان مرا حلقوم کیسا تہا

ہنسی طفلی میں بہی مشوخی و مندی پہا کہی — نہ پایا کچہہ سوا ای شیر یہہ معصوم کیسا تہا

یہہ سودا الله دل مار زلف یار کا سودا — خیال کاکل شبگون ہی یہہ مسموم کیسا تہا

صنم میں بہی ہوئی وصل کا مشتاق ہوں زاہد — فراق ہنک ہوئی سے دل محروم کیسا تہا

[illegible] ہی ور محشر صدر کی بہی ان ہو و [illegible] — یہہ سر افیل سنکر آہ دلکی دہوم کیسا تہا

طبیعت کی مضموں میں بالکل آج ای اختر — نہیں معلوم یہہ میرا دل مغموم کیسا تہا

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

یہہ شمع نہیں ہی قد جانانہ ہی اوسکا — دل صورت پروانہ ہی دیوانہ ہی اوسکا

الفت سے پری کی اسی دیوانہ ہی اوسکا — دل مشق تصور سے پری خانہ ہی اوسکا

بیکل ہیں شب ہجر میں سب میری احبا — دشمن جو مری خواب کا افسانہ ہی اوسکا

دل چہین کی کیا حسن کی بازار سی نہا کون — اس نقد سے وہ جنس یہہ بیعانہ ہی اوسکا

[illegible] ساقی
چھالا جو ہی انگور کا اک دانہ ہی اوسکا

[illegible] ہو گیا
وہ شمع ہی جس جا وہ مین پروانہ ہی اوسکا

[illegible] ی عشق مرا کس طرح نہ چھلکے
لبریز می حسن سی پیمانہ ہی اوسکا

کیا طوف کرون یاد تو ہی دور می تاب
زمزم ہی یہہ خم کعبہ یہہ بتخانہ ہی اوسکا

اوس نو رخ سرخ سی ہی زرد گلستان
وہ شمع تو یہہ سبزہ بیگانہ ہی اوسکا

کس طرح نہو دنگو وہ ساقی جوان دوست
ای پیر مغان شیشہ و میخانہ ہی اوسکا

گیسو سی سائی ہو تو ہونا نہ پریشان
کہدونگا دل جا کسی مین شانہ ہی اوسکا

کیا عکس جمال رخ روشن ہی سمائی
اختر ترا ہر شعر جو پروانہ ہی اوسکا

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

کرسی نشین فقیر ہی اپنی شفیق کا
پایہ بہت بلند ہی میری [illegible]

سرخی لب سی ردیہہ شہر یمن ہی ہے
ہر داغ میرا جرم ہی اوسکی عقیق کا

اٹھہن سی شعلہ رخونکی بدن جلا
چھیٹا ہوا آہ گرم پہ آب رقیق کا

مشرب ہی رند موج می ناب پاک ہی
زاہد کی شست و شو کو ہی دریا رحیق کا

رسنی سی دوستی مین ہی طماع ہم عدو
دشمن ہی بال بال مرا اس فریق کا

ایسا جرم ہوا ہی بتونکی سبب یہ دل
ہر داغ پر گمان ہی سنگ عقیق کا

طوفان ہی اشک شور سی بیدار نوح ہو
سوتا ہی جو چاہ ذقن کی غریق کا

دست طلب بڑہاتی ہین مضمون سہل ہی
پابند ہو گیا ہون جو فکر عریق کا

سینچا اکر و نکا کیاریان گلزار دہر بین — فائق آئی ...

کیا کیا کہلی ہی حسن سی یہہ تنگی نفس — ...

کندنکی مثل شعلۂ رخ کو بنا دیا — اب داغ تیرہ ہو کیا پیری حریص

حاسد حسد سی وی جو اختر تو کیا عجب — رتبہ نی غزل کو سلام خلیق کا

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

چشمۂ چشم سی فرقت مین جو رو یا ہوتا — کیا عجب مردم آبی ابہی کو یا ہوتا

خوب کہلا تا تمہارا رخ روشن مجکو — دیکہتا طالع بیدار جو سو یا ہوتا

لیکن چنبہ مرےی آنکہہ سی پڑتی آنسو — آگ سی پانیکو وصلت مین بہو یا ہوتا

سایۂ عنقا کا ندیکا کوئی ای یار کمر — دامنہ بہی لگا دیتا تو جو یا ہوتا

گی دیکہتی ہی آنکہو نمین بہر آئی اشک — صورت عشق کو دریا مین ڈبو یا ہوتا

سب نہین یہ دعا کرتا خدا سی ہرگز — ایک بہی بت اگر اس دہر مین کو یا ہوتا

صاف دل ہوتی ہو موقوف دوئی کا جہگڑا — رشتۂ زنار کا سبحہ مین پرو یا ہوتا

برق وش نی جو کیا خاک سیہ سینی کو — بارش ابر مژہ سی اسی دہو یا ہوتا

قوت عشق وہ پا جاتا جو کہاتا یہہ اناج — کشت دہقان یہ کبہی جا کی جو رو یا ہوتا

اختر اس میکدۂ شعر مین ہی زیست حرام — ساغر عمر کہیں اور ڈبو یا ہوتا

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

جہا اگر ار نی بس سخن تمام ہوا — کلیم سی نہ سوا اسکی کچہہ کلام ہوا

[illegible] ملک [illegible] م ہوا — یہہ بزم خاص مین اب دور دور عام ہوا

[illegible] ہماری غالب [illegible] یاد آئی — جو آہ سینی سی کہینچی تو اوسکا نام ہوا

جو ہی جان نہ آئی سی تیری پیک صبا — سخن تمام نہین ڈالی مرا تمام ہوا

وہ بادہ خوار ہون دریا بہرا ہی ہو تہو تنک — سبوی لپہ جو ساقی کا میری نام ہوا

لگی ہی پہر کی مجہی عرش پر تری رفتار — فلک سی رتبہ مین برتر پریکا نام ہوا

جو کہیلی عشق کی بازی تو ہاری تخت و تاج — نہ نام کنجفہ لی مین ترا غلام ہوا

ترقی پر ہی ترا حسن ای شہ خوبان — ہنوز عشق کا قصہ نہین تمام ہوا

طلب [illegible] پسیملی بل کہا رہی ہی کاکل یار — گناہگار رخ و زلف صبح و شام ہوا

قیامت قد دلدار سی یہہ آفت ہی — عجب نہین جو مراد از پی قیام ہوا

جو در دہن ترا صندلسی کم ہوا جانان — تو سرد مہری سی افزون مرا کلام ہوا

سواری توسن باد صبا کی ہو اختر — سبک روی سی زیادہ وہ خوش خرام ہوا

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

لالہ رو باد صبا کا ترا گہوڑا ہوتا — دست نازک مین رگ گل کا جو کوڑا ہوتا

ابلق شبگون اگر یار نی موڑا ہوتا — توسن عمر رواں پر مرا گوڑا ہوتا

دز دندانکی تصویر مین اگر مین روتا — رشک کرتا جو بدنیر وہین چہوڑا ہوتا

رند میکش ہون صدا آتی انا الساقی کی — شیشہ دل مرا قاضی نی جو پہوڑا ہوتا

چہوڑتا پنجہ مژگان سی نہ شہباز نظر — طائر دل نگہہ ناز سی توڑا ہوتا

مچھلیاں کانونکی بالی سنی تڑپ کر گلین — سینہ [illegible]

پیکلی سی ہو اپکل ترا نازک شانہ — طل [illegible]

غوطے کہاتی دل اغیار ہی ابحر کرم — دامن کو اگر مینسی پچوڑا ہو

پہنچا ہرگز نہ تری چشم تلک روئی رقیب — شیر تی آہنو ونکو آج بہنبھوڑا ہوتا

عشق کی بحر مین کیا تیرتی کاغذ کی ناؤ — سر نامہ کو جو شکونسی پچوڑا ہوتا

گردش چشم بتانسی یہہ جوان پس جاتا — پر کرد ونکا اگر سیاہہ نچہوڑا ہوتا

لو اگر حسن کی بڑہ جاتی زیادہ اختر — ضبط سوز دل عشاق مین پہوڑا ہوتا

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع

گل کا جو پیک صبانی سکھلایا — چمن مین نغمۂ بلبل کو مین اڑا لایا

حسن کی دریا سی اب خدا لایا — بہا کی کشتی دل میرا ناخدا لایا

[illegible] آنکھو پہپولی یہان جگر پہ پڑے — صدف مین وہ جو در اشک بیبہا لایا

اوٹھا کی آئینہ آنکھونکو اونکی دکھلایا — یہہ وحشی آہو ونکو چین سی لگا لایا

پسی کی یہہ ل خونین ہمار اطفل حسین — حنا کی شوخی سی کر رنگ تو بنا لایا

کیا وصال مین حیلہ جو دزد پیرونی کا — تو تار اشک سی مین او رسلسلا لایا

جمی جو کوچی مین زنجیر نقش پا کی طرح — کشش ہی عشق کی یا سنگ کہربا لایا

پہنسا تھا زلف مین چشم سیاہ دکہلا کے — ختن سی آہوے چین مجکو بی خطا لایا

طلب رقیب کی ماتھون کیا پری رونے — یہہ یو قاف مین انسان کو کیون اڑا لایا

رسا نہ تھا وہ تلک، کبھی نہ سرِ زلف تلک ہاتھ میرا — طلب سی شام مین یہ گیسو ہی رسالا یا

میرا اڑا کے اگر ہماری خاک ضرور — یہ شوق وصل مری خط کو کیون اڑا لایا

بیت بار میرا ہوا آخر سنا ہو تبلا دو — وہ اپنا دوسرا اک یار مہ لقا لایا

بحر متقارب مثمن محذوف

سرِ گل پہ بلبل کا پہرا ہوا — دلِ باغبان مین بسیرا ہوا

شبِ زلف کا گر اندھیرا ہوا — وہین مرغ دل کا بسیرا ہوا

اُڑی شب پرہ بنکی زلفون مین دل — یہہ ظلمت کدہ کیون بسیرا ہوا

ملا تخت فرمان زمین پر مجھے — عجب چتر گرد ونکا پہیرا ہوا

اُوڑی صورت گل سی بلبل کی ہوش — جو خارِ مژہ پر بسیرا ہوا

لبِ صاف مسّی سی روشن ہتین — مری دو دل سی اندھیرا ہوا

نہ پہلو ملا تھی جو فکر کمر — قلم ہاتھ مین اک ٹھٹھیرا ہوا

نہ سرمہ سی دل چشم مین جائیگا — رہِ خضر مین نہے اندھیرا ہوا

مری دل کی مونڈھیہ بیٹھو صنم — تنِ زار غم سی ٹھٹھیرا ہوا

رقیب آج زلفون مین بھٹکا کئے — سیہ شب مین اندھون کا پہیرا ہوا

وہان اوسکی سینے مین تنکا پڑا — یہان سوکھہ کر دل ٹھٹھیرا ہوا

ترا رو ہی روشن ہو پر تو فکن — جو زلف سیہ مین اندھیرا ہوا

ہلی بالون سی مار زلف صنم — یہہ دل مار زہری کر سی سنپیرا ہوا

یہہ کیا گردش چرخ تھی ای صنم جو دور روزمین ایک پہیلا تھا
وہ زہر جبین قفس کو جب اوٹہا دف یہہ اختر کا کہیر ہو

بحر ہزج مثمن سالم

یہہ پامالی کی راحت سرو تیری چالسی پاتا
تفاخر طوق قمری حلقہ خلخالسی پاتا

اتنی گر کی مجہہ قید کی کیا وہ چالسی پاتا
اثر ہر نالہ زنجیر کا خلخالسی پاتا

فوائد عاشق رنگین خوشی کیا فرشتہ کو
خط ریحان ہماری نامہ اعمالسی پاتا

بنا طوق گلو گرداب اور موجین ہین زنجیرین
ضمیم دریای غم عاشق تمہاری چالسی پاتا

جلا کر آگ اسکو تو شتاب آتشین پیتا
مقلد ہو کی تیرا کبک تجکو چالسی پاتا

جو مین بھی اسقدر لاغر نہ ہوتا فکر مضمون تو
مقابل یہہ نہ مین کوئی کمر کی بالسی پاتا

مری صیاد کی زلفوں سی بوی گل نہین چہٹتی
رہائی مرغ نکہت کسطرح اس جالسی پاتا

نہ ہوتی خوش اس نخل شمشیر مصفا سی
گل زخم بدن کیونکر نہ تیری ڈہالسی پاتا

الف کی قبل نقطہ خوش قدی چند کر دیتا
الف قامت سی پاتا اور نقطہ خالسی پاتا

سواد عشق کو دیہہ ایکا تا کیا مہ پاتان
بیاض حسن ای اختر جو خوش اقبالسی پاتا

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

مین خار خار ہون میری بہار لیتا جا
چمن کی برگ مین ای گلعذار کیتا جا

بنا ہون غول بیابان مجہی بہی کر تسخیر
یہہ کام آئی کا مشت غبار لیتا جا

ہوا کی طرح دکہاتا ہی سحر مٹی پر
یہہ چار نقش سمے ای شہسوار لیتا جا

کلہ کا ساتھہ چھوڑ کیا بلبل ستی پیدا
پہڑک رہا ہی یہہ بی اختیار لیتا جا

نہ ٹہنڈی ہی سانس مین ہی نکلی کہ وقت رخصت ہے
خزان تو آچکی باد بہار لیتا جا

یہہ ناتوان ہی تو نزاکت سی گلکی قابل ہی
ہمارا دوش صبا پر سی بار لیتا جا

گلابی تجہہ پہ گلا کاٹی لیا رند سی تو
مجہی بہی مستی سی ہی بادہ خوار لیتا جا

پہ چہوڑ دشمنون مجکو کیسا دوست ہی تو
بہت ستا ہینگی اغیار یار لیتا جا

دلا شراب کی وہ نشہہ سی ہین مست بہت
کہلین ہین کسی آنکہین خمار لیتا جا

پہلا جو تو رہ مطرب بسر مین ای قاصد
نشانی میری گریبان کی تار لیتا جا

تماشا جو بٹ کہاتیکا حسن عشق کا طفل
یہہ بار ہی گرہی اسی نی سوار لیتا جا

یہہ برگ کاہ عوض خط کی گلکو دی قاصد
نمونہ تنکا بیابان کی خار لیتا جا

چمن مین یہہ ل نالان شگہنچ ای بلبل
اڑا ہی نکہت گل تو ہزار لیتا جا

شروع ابر ہی ساقی بنا ہمین بط مے
ہمارا دوش صبا پر شکار لیتا جا

وہ ناتوان ہین نہ اکث کی یاد مین قاصد
بجای نامہ مرا جسم زار لیتا جا

یہہ نذر ہی گل داغ جنون کی ای آخر
چمن مین آیا تو کچہہ گلعذار لیتا جا

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

گلشن مین اگر نالہ بلبل کو اڑایا
میخانی مین ہی نغمہ قلقل کو اڑایا

لپٹی کی لپیٹ آتشین نالی مری بہڑکے
صرصر نی اگر آپکی کاکل کو اڑایا

کیا نکہت گل زلف کی خوشبو سی ہی برباد
دستار کی اک پیچ نی سنبل کو اڑایا

بلبل بہی چہچہی نہ مرغا کی اٹہی ہے — اس گلچین نی گلشن مین اگر گل کو اڑایا

کیا سلسلۂ آہ رسا زلف سی کم ہو — ہر نالہ نی زنجیر کی ہی غل کو اڑایا

شمع سحری کیون نہ مری آہ سی بہڑکی — تیغ کی لب تا فانوس شمع تا لگ کو اڑایا

گلچین کو بہی رنگینی گل داغ سی بہولی — اس طائرِ دل نی مری بلبل اڑایا

دیوانہ ہی عشق کا جلوہ جو دکہا دون — آئینہ مین اسی جس نی تجمل کو اڑایا

بل دیتی ہو کس پیچ سی اس سرو سہی مین — رفتار نی کیا پیچشِ سنبل کو اڑایا

دم پہیرا بہی کتا ہی یہہ کیا ہو گیا صیاد — اختر نی چمن مین کسی بلبل کو اڑایا

بحر ہزج سالم

جو کرتا داغ روشن جلوۂ فانوس اڑ جاتا — صدائی غم کو سنکر نالۂ ناقوس اڑ جاتا

جو مار زلف ناموس قاصۂ دوران کا لہراتا — مرا داغِ سینہ مثل پرِ طاؤس اڑ جاتا

سنجیدہ بہی ہر گلشن مین نام زاغِ صحرائی — فراغت کا نشان پا کر دلِ منحوس اڑ جاتا

مری محفل مین ذکرِ آہ کر ہوتا نشۂ خوبی — ہوا کی طرح اس اخبار سی جاسوس اڑ جاتا

اگر سو دیمین مار زلف کی ہین داغ دکہلاتا — مجہی کو سونپ کر گلشن پر طاؤس اڑ جاتا

بطِ می میکدہ مین جام دل کو دیکہتی کیونکر — طلسمی مرغ تہا کہتا ہوا افسوس اڑ جاتا

اگر وہ جانانہ زنجیر مین جلوہ نما ہوتا — تعجب کچہہ نہین رنگ رخ محبوس اڑ جاتا

کسیکی تیکدہ مین مثل نی آواز پا جاتا — بجاتا ہڈیان اتنی کہ یہہ ناقوس اڑ جاتا

ابہی عریان جمالِ شمع پروانہ کو دکہلاتا — لپٹ سی شعلۂ دل کی رخِ فانوس اڑ جاتا

لطافتِ جوشش سر و روان پر بهی لگا دیتی
عجب کیا سامنی سی صاحب قاموں اُڑجاتا

شبِ هجران یهان تک مجکو دیوانه بنا دیتی
عجب کیا ر و د و صلیب بهی کنار ز نوس اُڑجاتا

جو چلتی فوجِ حسن یا یہ صحرای تعشق مین
اثر سی نام عاشق کی نشانِ کوس اُڑجاتا

جو کلیان دست لقچی کهولتین گلزار عالم مین
وهین حشمت سی تا نیکا بهی علبوس اُڑجاتا

وه سفاک جهان مقتل مین پهر قتل جب آتا
عجب کیا سر همارا بهی پی پابوس اُڑجاتا

یهه غنیت هی اگر حسنِ میان تا زمین پاتا
وهین تا بر کمر سی عشق تا محسوس اُڑجاتا

پهنسا تا جالین زلفون کی کیا صیاد طائر کو
معه دام بلا یهه بنکی جالینوس اُڑجاتا

بجهای پادشاهِ حسن نسبت عشق سی کب هی
تفنگ آه وه هی چتر کیکاوس اُڑجاتا

کلیسنا سی بلاتا سنگدل کو هنس کرکی
نشان پتهر کا ره جاتا پته ناموس اُڑجاتا

هم اپنی لسی هین مداح اختر کیا تعجب هی
کوئی مصرع همارا پهر شاهِ طوس اُڑجاتا

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

زلف کی یاد سی مضمونِ رسا کهل جاتا
فکرِ رخسار سی مشتاق لقا کهل جاتا

بستگی هوتی جو قبضه مین تری اے قاتل
خنجر ناز سی خونِ شهدا کهل جاتا

صاف هو جاتا جهان مین جو دوئی کا جهگڑا
آنکهه کو بند بهی کرتی تو خدا کهل جاتا

بام تیرا جو یکین پر تری کنج هوتا
میری هر داغ پی یهه نقشِ دغا کهل جاتا

هم کو پابند اگر زلف رسا کر دیتی
طاق ابرو مین هین دستِ دعا کهل جاتا

ناتوان ایسا هوا سنگدلا الفت مین
پهر اسی یهه غمِ هوش ربا کهل جاتا

کج گلہ کہینچتی ہین اپنی طبیعت کو عبث
بندش شعر مین وہ بند قبا کہل جاتا

دور بینی سی اگر فکر مین حیران ہوتا
عشق کی آینہ مین حسن صفا کہل جاتا

تاب نظارہ جمال رخ روشن کی کہان
چشم پوشی سی اگر روی خدا کہل جاتا

زہر کہاتا عوض رنج چمن مین بلبل
سنبلستان مین جو گیسوی قبا کہل جاتا

شب تاریک مین فانوس کا دہوکا ہوتا
بدن صاف ترا زیر قبا کہل جاتا

حسن اختر سی جو ای عشق کبہی توڑتا
سحر دیر اومین ذہن وخد کا کہل جاتا

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

خار بہی تہی جسی ہم وہ چمن کا پہول تہا
نالہ ہای بلبل شیدا سی پر مخذول تہا

شعلۂ فرقت سیاہی مین در آیا رات کو
وصل کی صحرا مین یہہ شاید چراغ غول تہا

ہجر مین رو دی تو شبنم ہر سر گل پڑ گئی
دل شگفتہ تیری صحبتمین ہوا جیسے پہول تہا

بکیا ہی کسقدر ایماہ تیری حسن سے
جو جگر رو نگی طرح اس عشقمین مخذول تہا

بد دماغی نکہت گل سی یہان تک ہو گئے
باغبان پر باغمین مجکو گمان غول تہا

نامۂ اعمال عامل سی عمل جنکا کیا
بد عمل تیری عمل کا کیا ہی معمول تہا

حال آتا ہی جو اوسکا حسن آجاتا ہی یاد
بہر صوفی یہہ کلام عشق کیا مقبول تہا

بلبل ہندیکا بہی ہر بال ہی حدت پر دال
سعدی شیراز کا ہی شعر کیا مقبول تہا

حسن کے گلشن کا مت تاجر نی نظارہ کیا
بوسہ سیب زنخدان باغ کا محصول تہا

قاتلا شہر کہ مری کو ناتہا دورا تیغ کا
رشتۂ گردن مرا شمشیر کا محصول تہا

پر پتنگونکی جلا کر صبحدم گل کر دیا / ۲۲ بزم عالم مین یہی کیا شمع کا محصول تہا

سر بکف شوق شہادت سی ہوا ہی سرخرو / پہلی ہی سی قاتل مقتلمین یہہ مقتول تہا

اہل نشتر امین اوس نشتر اک یاد ہی وہ قافلہ / مشغلہ مین آہ و زاری کی جرس مشغول تہا

داستان نیزہ جنبونکی سمجھنا تا ہی عبث / مختصر کر آہ ای اختر یہہ قصہ طول تہا

بحر رمل مثمن محذوف

عالم امکان جلوہ خانہ ہی میری یار کا / عرش اعلی پہ گمان ہی قصر کی دیوار کا

زلف ہی کافر نہ موتیکی حفاظت کی لئے / چہوڑنا آسان نہین جہالا دہان یار کا

شعلۂ داغ بدن مین وہ حرارت ہو گئی / آسمان طاوس ہووی آہ آتشبار کا

آتشین نالی مری بہڑکا ہی گر وہ مہوش / دل جلانا سہل ہو وی شعلۂ رخسار کا

کو عصای شاخ یا دچشم گل روسی ملا / کب ہو موسی سا رتبہ نرگس بیمار کا

اس گدائی مین ہی یوسف کی خریداریکا دہان / فقر مجکو فخر ہی اس مصر کی بازار کا

بخت خفتہ حلقۂ زنجیر در سی دور ہی / پڑ گیا ہی عکس میری دیدۂ بیدار کا

سر بہاروںمین جہکا کر کیا جنون مضمون عشق / دیکہنا ممکن نہین مانند ماہی خار کا

محتسب بالوںسی بالکل کاسہ سر ہی سیاہ / دود دل تجہہ پر پڑا ہی یا کسی میخوار کا

ناتوان تنگی سی کمتر سنگدل ہی گہر بار / ہو گیا احسان اسپر سایۂ دیوار کا

بار کاکل کسی شانہ سی اوٹہایا یا جوان / کسنی اک پیچہ لپیٹا لٹ پٹی دستار کا

ای کمان ابرو تری پلکونی مار آبرہی / کہینچنا مشکل ہی لیکن گوشۂ دستار کا

خاکساری خوب سمجھا فرش ہو جاتا ہی وہ
عرش دکھلاتا ہی یہہ سایہ تری دیوار کا

خال ہندو طاق ابرو پر نظر آتی لگا
بل پڑا تہار نظر مین رشتۂ زنار کا

بندش مو ہی میان دیکھی ہی کسی شاعر و
سایہ پڑ جاتا ہی شاید میری جسم زار کا

پہلی ٹانگونکی لئی مین اوسکا ڈور نمانک
بعد ازان دکھلای جوہر باڑ دش تلوار کا

ہیں زبان ہم ہین تو قاتل کا دہن یان باب ہی
ذکر خاموشی مین لکھتی ہین لب سوفار کا

آتشین رخسار اوسکا روز و شب آنکھون مین ہے
ہر پلک پر ہی یقین منقار موسیقار کا

بلبل ہندی ہی اختر گلشن عالم مین تو
لکہنو مین ہی بہت شہرہ تری اشعار کا

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

اس شیر کی بالون نی نیستانکو جلایا
پکڑا جو قلم صفحۂ دیوان کو جلایا

پہر سرمۂ خاموشی ہوی داغ گلو ہی
عارض نی تری تار گریبان کو جلایا

داغون کی سیاہی سی ہوئی صبح سی صلت
سینہ نی یہانتک شب ہجران کو جلایا

ہمراہی کو باقی نہی باد صبا ہے
ای شعلۂ دل غول بیابان کو جلایا

معمورہ تہا ویرانہ تصور سی پری کی
آئینۂ عارض دل حیران کو جلایا

اسباب طرب کیا شب فرقت مین ہو طیار
اوس برق نی اگر مہ تابان کو جلایا

محبوس ہین ہم اپنی گرانباری سی ورنہ
زنجیر کی نالہ نی نگہبان کو جلایا

یعقوب صفت دیدۂ یوسف کو بنانو
آنکھون نی تمہاری چہ کنعان کو جلایا

تیری جو کبہی برق کی یاد آئی دم قتل
ہر رگ نی مری خنجر بران کو جلایا

حاسد مری اشعار کو ڈھونڈا اگرین تو کیا — آدم نی دعا کر کی نہ شیطان کو جلایا

چنگاریاں بہی آگ کی بجھہ جاینگی اِتنی — اشکون نی مری دیدۂ گریان کو جلایا

کیا دوش صبا پر بہی پڑیر ہو کا ہی بنایہ — تابوت سمجھہ تخت سلیمان کو جلایا

ہر داغ سینہ چرب پانی بہی ہی روشن — دیوار کی رخنون نی چراغان کو جلایا

اوس مہد نی آتش کا کفن انکو پہنایا — یا پہر شفق خاک شہیدان کو جلایا

کو روشنی عجب بیچ سی بل کرتا ہوں ہ ما — کالون نی انکر زلف پریشان کو جلایا

مالک ہوا اوس حور کا جنت مین جو زاہد — بالون نی مری روضۂ رضوان کو جلایا

یہہ آگ مری یاد و نگی بس تنک غری پہنچی — ہر آبلہ نی گنبد گردان کو جلایا

کیا عارض گلنار ہی گلشن مین پریکا — یاری ہی زبس اوسنی پکاعتا انکو جلایا

اب دُرِ دندانسی ابہی سر و کرون کا — ہونٹون نی اگر لعل بدخشان کو جلایا

کو زمین سمایا ہی یہہ دریا نہیں معلوم — ای تشنہ دہان چشمۂ حیوان کو جلایا

اختر نی اگر مجھہ کے زلفون کو سمیٹا — بالون نی مری دود پریشان کو جلایا

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

پریان تو اڑ گئین دل دیوانہ رہ گیا — شعلہ پتنگ ہو گیا پروانہ رہ گیا

حسن خدا پرست سی بتخانہ رہ گیا — عشق زلال نوش سی پیمانہ رہ گیا

یاد نگر سی کر دیا لیلی نی ناتوان — رگ رگ مین قیس کی دل دیوانہ رہ گیا

یہہ بد کسی کی نرگس مے لکو نکا مست بہی — ساغر کا دور ہو گیا مستانہ رہ گیا

صیاد اس بہار سی گلشن خزان ہوئی ‫—‬ آباد وہ قفس ہی یہہ ویرانہ رہ گیا

آہو نگہ نی ساری اجبا چہڑادئی ‫—‬ دشتِ جنون مین تیر وونسی پا اڑ رہ گیا

پامال ہم ہوئی تہی جو گلشن مین اوسکی ہائی ‫—‬ اپنا سمجہہ کی سبزۂ بیگانہ رہ گیا

شمشاد سی نکالتی ہین شاخسانی آپ ‫—‬ قمری کا طوق گیسوؤنکا شانہ رہ گیا

دیوان مرا عزیز ہی کیونکر نہ چاہ ہو ‫—‬ یوسف کی زخمکا دہر مین افسانہ رہ گیا

بازارِ حسن عشق مین دل بہی خرید لے ‫—‬ مٹھی مین بند میرا یہہ بیعانہ رہ گیا

خالِ رخِ پری سی وہ مل جائی کاش ور ‫—‬ میری زمین شعر مین جو دانہ رہ گیا

چہلکاؤن ورمی مین کسی نہ دستِ سے ‫—‬ لبریز اشک چشم کا پیمانہ رہ گیا

تصویر یار دل مین ہی کو منہہ یہ وہ نہین ‫—‬ اختر خدا کا شکر صنم خانہ رہ گیا

بحر رمل مثمن مقصور

نکمان ہی پائی بسم اللہ پائی بوتراب ‫—‬ کیمیا نام خدا ہی خاکپائی بوتراب

نورِ حق سی بارِ عصیان کیون نہ حل کرتے ہو ‫—‬ پاک کردیگا مری مٹی خدائی بوتراب

آسمان پیدا ہوئی پائی ون کی لطف سے ‫—‬ مادر گردون دون ہی ماسوائی بوتراب

قطرۂ شبنم بہاؤن وہی گل کی یاد مین ‫—‬ دل کو جب رشید آسا منہہ دکہلائی بوتراب

زینۂ وہم و تصور ہی نہایت مستقیم ‫—‬ بام دل طیار ہی تشریف لائی بوتراب

حمد کی تسبیح جو تش ہو کی پڑہتی ہین ملک ‫—‬ آسمان پر سن چکی ہین بست ہائی بوتراب

دیکہہ لون وہی منور گردشِ افلاک سی ‫—‬ پہر تنِ خاکی مین آئی ہی ہوائی بوتراب

[illegible]
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

بکان ہر اک پر ہو نور سی ناری ہی ٣٧ طعنہ زن ہو دل عیان پر جو ہای بوتراب

جرم ڈالا جسنی کیسا تہا شقی وہ سنگدل معدن یاقوت کب دی خون بہای بوتراب

گر ہمہ تن ہو زبان سب ہی نکہہ تعریف ہو ہر بن مو سی کرون ہیک ثنای بوتراب

سات دریا ہون سیاہی لکہہ جب ہی گم ہے ہو سفحہ ہشت آسمان پر ثنائی بوتراب

خاکسی نو پاک کر دی اختر عاصی کو بہی نذر لایا ہی قصیدہ یہہ برای بوتراب

بحرِ ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر

دشوار ہوا ہی تجہو جینا یا رب کیا سہل ہی موت کا فرینا یارب

فرمان مین ہی اسکی ہر پری و جنتیک ہی سکہ زر مگر نگینا یارب

پہر وادیِ دل مین ہی تجلی اوسکے پہر ہو گیا مہر الطور سینا یارب

پہر مصحفِ رخ دکہائی مجکو وہ ماہ آتا ہی رجب کا پہر مہینا یارب

پہر سیف زبانہ پارہ رکہوالونکا جو ہر ہوا تیغ کا پسینا یارب

اک تارِ نظر کی منتظر ہی ہر دم چشم مہ و خور ہی ہو دی بینا یارب

اس بوٹی سی قد سی کیون نہ گریگڑ جائی غائب کفن ہی مین ہو دفینا یارب

قائم تہی شباب مین یہہ دندان میری پیری مین لٹاؤن یہہ خزینا یارب

دکہلاتا ہی روز داغ روشن اپناہ آئینہ کی پشت میرا سینا یارب

دیوان رہی میرا تا قیامت باقی سونی پہ کیا ہی مینی سینا یارب

ساقی کی جدائی کیون ہہ کائی مجہی توڑون کیو نکر نہ جام و مینا یارب

پای نہین می کشی کی لذت او سنی ۳۸ کیسا ہوا فقیر شاد مینا ایب
احمد کا ہی دہیان دل مین اختر مردم سینہ کیونکر نہو مدینہ یارب

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

روی روشن سی ہوئی زلف سیہ فام نصیب نہوا ہمکو چراغ آج سر شام نصیب
اسم اعظم مرا کندہ نہ کریگی پریان ایسا گم ہون کہ نگین پر بھی نہو نام نصیب
راہ بہٹکی تو کبھی بہولی سی قاصد آیا آج تک تو نہوا کوئی بھی پیغام نصیب
کسی خمخانہ عالم مین ہی پروای قدح نہوا نرگس میگونکا کوئی جام نصیب
آنکھہ جھپکاتا ہی صیاد تو چھپتا ہون مین مجکو پاتا نہین ہوتا ہی اگر دام نصیب
کعبہ دل مین بھرا ہی بت عریانکا جمال زاہدا مجکو کہان جامہ احرام نصیب
کسکی تحویل ہی کہتا ہی کہان ہم داغ تیری سرکار مین اتنا بھی نہین کام نصیب
زندگی تخت پہ کی مرگئی قبر مین شاہ فکر آغاز مین ہوتا ہی یہہ انجام نصیب
روز اغیار یہان زاغ چمن بیٹھی ہین بلبلونکو نہوا عارض گلفام نصیب
صاف کردیگی مری تیغ نگہ سبزہ خط نہ ہوا انکو گلشن مین جو حجام نصیب
نادبن دین کی کیا رندی ہی باد صبا خاک بھی کوی صنم مین نہین آرام نصیب
سیکڑون مین بھی مقلد ہون ترا پیر مغان ان حسینونکی مریدی مین کہان جام نصیب
اختر اس عہد جانانکو نہ و خط شکست یاد ان بھی ٹوٹ چکا کچہ نہین انعام نصیب

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

دل خونناب نی اشکونمین دکہایا خوناب
عوض یار نظر آنکہہ مین پایا خوناب

قاتل کا پسینی تو چہپایا لیکن
ہر رگ پی مری آنکہونسی دکہایا خوناب

جب کیا وصف لب لعل صنم کا مینسی
پیشوائی کو وہین آنکہہ مین آیا خوناب

اسکی مٹی پہ پڑا عکس رخ سرخ پری
کیا سبب جو تن انسان مین سمایا خوناب

رنج کہاتا ہی لہو پیتا ہی بیمار فراق
دارو ہن وصل کی کیا خوب پلایا خوناب

قدر اسنی نہ دری ہی کب لعل کی کم چشم صنم
وہ تاری تپ اشک یہان لیتی بہایا خوناب

کاوش ہویت ن ہندو بہی ہرا جاتی ہین
آنکہہ کی سامنی بہتا ہی خدایا خوناب

کیونکہ ای طفل برہمن مرا ظاہر ہو لہو
عوض قشقہ سیند و رلگایا خوناب

ہاتہہ جو ٹوٹت جکی انگنہ نہی پہوٹتی کی ضرور
الفت یار مین اختر نی بہایا خوناب

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

تہی شب تار کی مانند ہماری احباب
چہپ گئی بعد فنا آنکہہ سی ہماری احباب

وہ وطن یاد ہی غربت مین وہ ساری احباب
ہای کب مجہسی ملین کی مری پیاری احباب

بام دلکش کے ہوا کہاتی ہین ساری احباب
کنج مرقد مین کہان ہین وہ ہماری احباب

شکوہ رونی خفا کی تو یہہ سب جمع ہوئے
تیرگی مین نظر آنی لگی تاری احباب

پہر نہ بابا ن ہ اگر ہی تو کرن اوسکی عزیز
ماہ رو ہی وہ پریرو تو ستاری احباب

رات کی بار تو تربت پہ مین آیا نہ کوئی
ای فلک کیسی زمین پر یہہ اوتاری احباب

چشم ہو کر ہمہ تن موم ہی بہہ رو تی ہین
جب نہان ہوتی ہین نظر وںسی ہماری احباب

چین مشتاق ہم آغوش کو کیونکر ہو صنم ۴۷ ہم کنارے سی لگی گور کنارے احباب

پاس غیروں کی اکیلی جو کبھی جاتی تہی ہم — دور سی دیکھہ کی کرتی تہی شمار احباب

دم نکلتا نہین بر باد صدا سی ہی ہوا — حالت نزع مین آ آ کی پکاری احباب

دوست دشمن ہین خورشید فلک مین ماہ — مشتعل داغ ہین کب مین یہہ ہماری احباب

چشم پوشی سی یہہ پردہ ہوا اہل فنا — خواب مین ڈرتی ہین صورتسی ہماری احباب

شعلہ رو راز چہپائی کرون کیا تدبیر — دیکھہ لینگی پہری آہونکی شرارنکی احباب

چیختی چیختی مرقد مین پڑی ہی آواز — فاتحہ پڑہ کی بہی ہمکو نہ پکاری احباب

مہ رخو آنکی سمجہاؤ پریشان ہی بہت — اختر زار نی آتی ہی پکاری احباب

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

بتو ابرونسی کیون نہو خجل محراب — ہماری کعبہ لگی ہی متصل محراب

ہر ایک ابرو نکتا گیسو کی یاد مین خم ہی — یقین ہی سامنی آئی تو ہو خجل محراب

بجائی گردش پا سر نگون ہی قصر فلک — تمہاری الف خمیدہ سی ہی خجل محراب

جوانی قد کی ہر ایک سرو گو کیا سیدھا — ہماری خم سی ضعیفی مین ہی بل محراب

جوانی تو تیر کی حالت ادہر ضعیفی ہی — یہ ابروی سخت کمان ہون کہ ہی خجل محراب

بعصا ربت سیدھی ہی ور آئی اسمین خدا — بناؤن اس تن خاکی مین اپنائل محراب

بناؤن جامۂ احرام گرد کوچۂ بت — دکہاؤن خانۂ کعبہ کی متصل محراب

حیا جبین سی یہہ ہیوستی ہی ہمین ساقی — کہ جسکی آنکہہ بنائی کہ تسکا تل محراب

طلسم کیا در خانہ اسی لبی کو تا ہ
کہ راستی میں تری قد کی ہو خجل محراب

دو سوختہ ہوں جو ابرو سی آنکہ گرم کیوں
تو ہوں میں در خانہ کی مشتعل محراب

ہو خدا میں پیدا ہوا اپنا نقشہ
جبین تو طاق ہی ابرو کی متصل محراب

بنائی ماہ نی خال سفید ابرو پر
عبث دکہاتا ہی اختر کی متصل محراب

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

خنجر ناز سی ہو جاتی ہی بسمل بیتاب
اپنی انداز و ادا سی ہو قاتل بیتاب

ایسا حیران ہوں حضوری کا ہی منہ صاف نہیں
آئینہ بھی نہ ہوا تیری مقابل بیتاب

عین سجدہ میں پڑا عکس پر مرغ نگہ
صفت قبلہ نما ہو گیا بسمل بیتاب

داغ لالہ نہ تیری عارض گلگون سی مٹا
چمن دہر میں ہوتی ہیں عنادل بیتاب

قطرہ دریا میں گیا موج سی تسکین ہوئی
بیشتر فرقت جاناں سی ہیں اہل بیتاب

جو غنچہ سی یہ فسانہ یاد نکرا ی بلبل
پھر مجنون نہ ہوا پردہ محمل بیتاب

روئی ابر نہیں کو منہ ہی مگر موتی نہیں
چاند کیونکہ ہو چہرہ کی مقابل بیتاب

خال مینا ہی تابانی گہلا داغ یہ
عارض بدر کو کردیگا تراتل بیتاب

اک خاموش جو ہوتی ہی بہ کہی ہی سوا
دو گی تسکین تو سوا ہوگا مرا دل بیتاب

شہ خوبی نہ ہو بالا ہوئی چشم امید
گردش چشم سی ہی کاسہ سائل بیتاب

غول صحرا کی نہ بنکو جو بہاندا او سنی
یہ غبار اپنا بہی ہوگا پس محمل بیتاب

ہر جگہ کہاتا رہا اشعار سی اختر ورنہ
آسمان دیکہی تو ہو جائی ابہی کل بیتاب

بحر رمل مثمن محذوف

شیشۂ مے کو بنائی سر کا افسر محتسب
بخت بجانی میکدے کی در کا تھہر محتسب

خطِ موجِ مے نہ لکھا جائے کاغذ پر کبھی
فکر سے گو سوکھہ کر ہو تارِ مسطر محتسب

دخترِ رز کا خطِ شوقیہ بھی لا دے ہمین
تو بطِ مے ہے تو بنجائے کبوتر محتسب

ہے وہ آلودہ خمارِ ساقی مینوش سے
کیا پچوڑیگا ہمارا دامنِ تر محتسب

ایصنم دزدِ حنا پیکا لگاتا ہون سراغ
ہو سکے کب دوسرا میری برابر محتسب

چٹکیون مین نغمۂ قلقل اڑا دیگی ابھی
ای بطِ مے تو تو ہے پردار پر محتسب

فرقتِ مے ہے ہمارا جامِ دل چھلکا دیا
توڑکر شیشے بنا دون تیرا بستر محتسب

پتھر نیہ ہو گئی مینا ل سے منقارِ بط
حقۂ مے سے بچا کر دیکھا خنجر محتسب

دخترِ رز کی آشنائی چاہتا ہے آج کل
پھر عروس جسکو پہنا تا ہے زیور محتسب

لاابالی ستھد رکھنا نہ عالم مین ہون
راہ بھٹکون میکدے مین تو ہو رہبر محتسب

دخترِ رز بیبہہ تو وہ ابن فیوض ہے ضرور
گریۂ آبِ آتشین تو ہے سمندر محتسب

چاہتی رندونکو وہ دیتا نہ اوسکی عوض
کیا کشاکش مین پڑا پھرتا ہے اجر محتسب

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

پھیلے ہین کسطرح سے حدوث و قدم طبیب
اپنا ہی خود نہ سمجھین وجود و عدم طبیب

داروی مرگ ہمکو پلاتا ہے ہجر مین
کیونکر بنی نہ مالکِ ملکِ عدم طبیب

جیسے جائے پھر وہ ساعدِ نازک تو ہاتھ سے
پھر دردِ سر بتائے حاکم ہمین ہم طبیب

عناب لب صنم کی مرض مین دکہا دئی | تصفیہ خون کا کر کی کرینگی بسم طبیب
ترید نی دکہا یا طلسم جہان نما | دار الشفا مین دیتی ہین کیا جام جم طبیب
راحت ہی بعد رنج تو فرقت کی بعد وصل | دارو ہی تلخ پہر مرض کب ہی بسم طبیب
مشہور ہی کرامت عملی تری بہت | تشخیص کر مرض مرا فی ہی کرزم طبیب
تصویر یار دلمین ہی کیونکر شفا ہو | موی میان مفید ہی بہر ورم طبیب
آیا مرا مسیح جو بالین پہ وقت مرگ | نبضکی سی ہاتہہ اوٹہا لیا وہ قدم طبیب
جب تک چہوی نہ ساعد سیمین مریض عشق | چہوٹی نہ دی تجہی بہی دوات و قلم طبیب
نبضین ہماری یار کی چہوٹین نہ ہاتہہ سی | جاتی قلم کرون تری اونگلی قلم طبیب
دم مار دم ہی دم مین مری لگو لی گیا | اختر نہ آیا میری قرین ایکدم طبیب

بحر ہزج مسدس مقصور

دکہائی موج زلف حور تالاب | بنا زاہد رخ پر نور تالاب
جو روتا وادی یمن مین مجنون | بنا دیتا وہ کوہ طور تالاب
نگاہ مست توڑی شیشۂ مے | کری ساقی بہی چکناچور تالاب
ثمر کی یاد مین روتا ہی نازک | دکہائی خار ماہی مور تالاب
پڑی جب عکس شمع ساعد یار | تو فوراً اب جلکی ہو کافور تالاب
بہا کر اشک پہوڑون دیدۂ تر | بہت چشمو نہ ہی منفر وہ تالاب
ہر اک سوتا ملا ہی اشک دل سی | مری چشمو نکا ہی ناسور تالاب

مہ و خور مجلسِ اختر میں نہ بیہودہ ... بیچ محفل میں ہی غیر نکا ستارا دب تمام

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

پائی صدای شیشہ نے وقتِ اذان قریب
زاہد اٹھا ہی آج تو پیر مغان قریب

بجھہ جائی سر دمہری پہ مہر سے اہی
آئی جو میرا نالۂ آتش فشان قریب

حالت ہوئی ہی شمع صفت بزم یار میں
پاؤن تک آ چکا ہی سر کا دہوان قریب

ابرئی سی ایک سعشر کو اعلی بنا دیا
گیتی مگر زمین نہ دور ہوا و آسمان قریب

دنیا ہمین دور دور کی محبوب خوش جمال
ایسی ہی قصرِ دل کی مری آستان قریب

برقِ غضب جلائی ہی باغِ دہر کو
ای ہمصفیر ہو جو سر آشیان قریب

سوجھی یہہ ہم کو غیر جواب دور دور میں
دیتا ہی ہمکو اپنی صدا پاسبان قریب

قسمت تمہاری قامتِ موزون کی کیا کھینچے
بڑہ کر اگرچہ لاکہہ ہو سرو روان قریب

خود بنگیا ہی سنبلِ تر کا یہہ پیچ و تاب
آتا نسیم زلف سی ہی ناتوان قریب

دنیا میں یادِ حق کو بنا دینگی بیخبر د
ذات مکین تو دور ہی گو ہی مکان قریب

زاہد تو کبکا کاٹ چکا پردہ قبا
کشتی می تو دور ہی لو ربادبان قریب

سنگ حبیب سی تہر اگتی ہی آنکہہ
ای بت ہوا ہی نام خدا یہہ نشان قریب

بیوسی کی طرح سیلیونسی رخ کبود ہی
اٹہتی بہار سی چلا ہوئی بادِ خزان قریب

انکھ سی کو حباب کا نقشہ بگڑ گیا
بہ جائینگی کہ آتا ہی آبِ روان قریب

ظاہر میں گرچہ سود نہی باطنمین ہی گر آ
مضمون سی مثلِ شمع ہی اپنی زبان قریب

قلب سینہ میں اختر غمگین کی ہی ہمیا الیو بکر نہو نثار رخ پخشن حلب

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

بحر خوبی ترے فرقت سے بہایا سیلاب ۔ وصل میں کب در یکتا کو ڈبہایا سیلاب

آب و تاب رخ روشن جو نظر آئی اوسی ۔ عرق شرم میں خود آب نہایا سیلاب

اصل آتش ہی مگر ہوتی ہی پانی پانی ۔ کس شرارت سے یہ تب آنکھ میں لایا سیلاب

آگ پانی میں لگاتا ہی شرارہ دلکا ۔ شعلۂ آہ سے کیا خوب جلایا سیلاب

اوٹھہ گئی وہ تو یہان اشک مری بہر آئے ۔ بحر خوبی جو نہ آیا تو ملایا سیلاب

سجدہ ہی کرتا پہرون اشکون مین ہی دیتا تیر ۔ بت ہندو کو بہادی جو خدایا سیلاب

لخت دل آنسو مین کی ساتہہ روان ہوتی ہین ۔ نقد و اسباب بہا سب جو مین آیا سیلاب

غرق چاہ ذقن یار یہہ نازک جو ہوا ۔ آسمان چہوڑ دیا سر پہ اوٹہایا سیلاب

بحر خوبی کی برابر ہی یہان بہی اک ادر ۔ عوض نور نظر آنکھ مین پایا سیلاب

رخ گلگون نہ ملا اور نہ وہ رنگ حنا ۔ خون دل لیکی بہت ہمنی بہایا سیلاب

اسقدر شوق ملاقات بڑہا ہی ایک ۔ جب کہٹا آنکھ سے وہی تو کہٹایا سیلاب

موجزن ہی یہان دریای لطافت کسکا ۔ اختر زار نے آنکھون سے بہایا سیلاب

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

گل سے خوش اگر مین ہون تو بلبل ارباب ۔ زلف مشکین صنم دل ہی تو سنبل ارباب

ہمہ تن ہو کی زبان ہربن مو شکر کری ۔ پرورش کرتا ہی سب خلق کی رب الارباب

جتنی حباب ہین سب اپنی ہی مطلب کی ہین دوست
لگئی زیر زمین صبر و تحمل ارباب

شیشۂ می کیطرح چور کرین ایسا قلقل
مینکدہ مین جو سنین نغمۂ قلقل ارباب

مین اوس زلف کی زنجیر کا چھوڑونگا خیال
قید خانہ مین مچاتی ہین عبث غل ارباب

میرا ساقی نہ کسی کو کوئی ساغر دیگا
تو سناتی ہین سخن بکتی ہین غل ارباب

جلد کہتا ہی زبس بی کی ردیفین اختر
اس لئی کرتی ہین معنی مین تامل ارباب

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور مسبغ

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلات

عیب کی مصحف رخسار نے کیا تو آب
عیب کی بوسہ زنی سی دہن ہوا تو آب

دو او عبا سی عمل علم سی ہوا حاصل
نہ شرب مے سی جو دہن ہو کا زاہدا تو آب

شرار توستی یہہ پہر جلائیگا کہ نہین
تنونکو چھو کی ہوا ہو نہ عود نجید اگو آب

شب فراق سی ای زاہد وجو وصل ہوا
ادھر طلب کیا وہ او دمرجد تو آب

وہ شاہ حسن ہی ملک عشق کا زاہد
ہنو کا آنکھہ کی کاسہ جسی یہہ گدا تو آب

عسس جھڑائیگا کیا شرب می دھوتے ہی
عیب اکل و شرب سے ہوتی ہین پارسا تو آب

عبث پھراتا ہی ای آسمان کاسہ مے
زمین کی ہو زیرہ پر کب ہین باریا تو آب

جو ہاتھہ آتا ہی اک شعر شکر کرتا ہون
کہ نان خشک سی ہوتی تہی مرتضا تو آب

شراب تیز سے زندہ یہہ نرمیان نہ کرو
ہنو کا چاند نیسی ملکی مہ لقا تو آب

وہ ناتوان ہون کہ ہر روز گنتا صبا یار ہے
گناہگار کی مٹی سی ہی ہوا تو آب

جو درد شعر سے ہرگز نہ منہہ چھپائیگا
نہ قتل عاشق رنگین سی ہو خطا تو آب

یقین ہی قدر عیسیٰ انسی ہو فیسہ وہ بھی / پیری گنہ سی کری آگی سامنا توبہ
طالع اختر تابندہ کی کتنی کمی خسرو / کہ اتنو مہر سی ہوتا ہی مہ تھا تو آب

بحر رمل مثمن مقصور

ناتی نافہم کو کہتی بہلا کیونکر خطیب / تب یقین آئی کسیکو ہوا کر بندہ خطیب
منبر دل پر یہی پہلی میر پیغمبر خطیب / دوسری پہنہ ہی پہر حیدر صفدر خطیب
بیتہ دل کہتا ہون پیر مغان کی یاد مین / کیون سنا عشق جو اکا مینی پہنہ قنبر خطیب
مجکو بلا ویکا ناصح ہنگما فن کوی صنم / راہ مسجد کی جو بہولون ہو وہین ہر خطیب
ایصنم نقش قدم کی کہو لکر پڑہ لی کتاب / قصہ پاسی بہلا کسطرح ہو ہمسر خطیب
پہر دکہاتا ہی شکستہ خط کی وہ سطرین بہین / توڑتا ہی بیکنہ گردنپہ پہر خنجر خطیب
حسن تجہپر دو نشین کا کہولتا ہی عشق سی / ہر چکا جرم صغیرہ خالق اکبر خطیب
مدح معشوق حقیقی سی زبان منہہ مین نہین / خنجر ناز و ادا سی ہو کیا بیمر خطیب
مصرع برآن سی کاٹون او سکی ہر تقریر کو / جمع کرلی شرح مضمون کا کہی لشکر خطیب
جب ہوئی بیدست و پا پہر لطف سنی کا کہان / سر تلک کہا جائیگا آیا اگر اختر خطیب

بحر منسرح مثمن مطوی موقوف

چاندکی ٹکڑی ہین یار اور ستاری حبیب / دیکھی وہ بیمہر ہین رات کی تاری حبیب
عمر بسر ہو کہین کوچہ دلدار مین / سایہ دیوار تو پائین تمہاری حبیب
چوکہی کی سیر کو نکلی تھی سب شہر مین / لائی نہ اک چیز بہی دل کی ہماری حبیب

مفتعلن
فاعلات
مفتعلن
فاعلات

مفاعلن
مفاعیلن
مفاعیل

بحر ہزج مسدس مقصور

ذقن ہی تجھ جبی گول گرداب ۔ بنائی مرد حق کشکول گرداب

ڈبوئی آتش کا ڈول گرداب ۔ رنجی ہنسی ہی اونچی ول گرداب

بہائی آنسو ونکی غول گرداب ۔ یہہ چشم تر ہی غارت غول گرداب

ڈبو دی غوب صحرائی زنخدان ۔ بہت کرتا ہی غارت غول گرداب

ذقن مین دست دیا کہلتی جوانی ۔ در دندان سی لیتی مول گرداب

نہ گی سینہ مین ساقی خم کا دریا ۔ فقیر ونکی بنی بطنبول گرداب

ذقن کی یاد مین دریا بہایا ۔ صدانی چشم سی کچہہ بول گرداب

ذقن کی یاد سی رو کر ہین بیہوش ۔ یہہ دل سوتا ہی انکہین کھول گرداب

اگر قبضہ مین ہو وہ تیغ ابروے ۔ بناون رو کی اسطنبول گرداب

کری گر دخت رز سی عقد زاہد ۔ بناون شیشہ تنبول گرداب

لی نام ذقن انکہو نسی رو لی ۔ نہ رسوا کر بجا کر ڈہول گرداب

برابر ہونگی بیشک اشک اختر ۔ مری تجہہ غزل اب تول گرداب

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

چھوڑ جانیکو کیا جمع جہان کا اسباب ۔ دہر فانی مین ہی سب ہم و کا انکا اسباب

میرا دل عشق مجازی سی یہان سیر ہوا ۔ ڈھونڈ معشوق حقیقی سی وہان کا اسباب

جسم خاکی کو نہین چاہئی کچہہ زاد سفر ۔ کر دم کب ہی مری عمر روان کا اسباب

خانهٔ دلمین تو لازم نهین پرده همکو — حسرت و یاس هی هر پرده جو انکا اسباب

گردش دیدهٔ الٹا بابلی نه طاؤس غریب — پر عنقا هی تری موی میان کا اسباب

بی سبب ماه لقا کرتی هین کب نالهٔ گرم — داغ تیره هی فقط سوز نهانکا اسباب

کالیان دیتی هین بوسه سے اگی وه همین — جیسی هوتا هی وضو پهلی اذان کا اسباب

کعبهٔ کوی صنم خاک نه کرنا انکو — هڈیان میری هین سب پر تبانکا اسباب

یون معمی کی هی تمهید سمجه جاتا هون — ذهن مین جیسی هی مضمون زبان کا اسباب

جس گلستانه پڑی هوگئی برباد بهار — خاکسی میری هی اهن یا ذخر انکا اسباب

تابع طرک هی مضمون سیه زلف کا یون — جیسی هوتی هی لچک پیل دمان کا اسباب

داغ دل مٹ گئی دیکها جو هین ماه جبین — گم هوا کوچهٔ جانان مین مکانکا اسباب

اسقدر ناز حبابو نسی نگر چشمهٔ حسن — محرم راز هوا اب روان کا اسباب

زخم گوئی سی عبث ریختیان کهتی هین — بی سبب مرد پهنتی هین زنان کا اسباب

باغبان مجکو نه زنجیر پنها کر هو نهال — طوق قمری هی تری سرو روانکا اسباب

کب سیه بختی بلبل په چهٹا تیر مژه — دیکهی ابرو نسی زاغ کمانکا اسباب

ساقی صاف وجوان دوست هی اختر ورنه — سب لٹا دیتا کسی پیر مغان کا اسباب

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

جو تیغ سی هین گل زخمهای تن شاداب — نهال اوس گل تر سی هوا چمن شاداب

کسیکی تار نظر سی بڑهی مسلمانی — هوا نه رشتهٔ زنار برهمن شاداب

مدام گلشنِ دیوان بہی سیر ہی مثلِ بلبل | ہماری مصرعِ تر سی ہی ہو سخن شاداب
سمجہہ تو آتشِ گل کا کہا ہی سر از نہانی | کہ شمعِ بزم سی ہی ساری انجمن شاداب
ہمائی سر سی بہت اوسی جو ہی شیرین سخن | ہوا نہ نخل سی تیشہ کی کوہکن شاداب
گلوں کا نشو و نما ہی مجہی سی ای بلبل | سحاب اشک سی کیونکر نہو چمن شاداب
مکانکو کیوں نہ مکین سی شرف ہو ای بلبل | ہوا نہ عازمِ غربت سی پہر وطن شاداب
وہ مرغِ دل مرا کب نازکی سی ہاتہہ میں لے | نہ غنچہ لب سی ہو شاخِ یاسمن شاداب
تمہاری عارضِ رنگین سی داغ گل کہاتے | کری جو پرتو یوسف چہِ ذقن شاداب
مسی سی اہکو نہ سوسن منط سیاہ گرد | کبہی تو پانکی سرخی سی ہو دہن شاداب
کچی ہی زلف میں عارض میں صاف رنگینی | کلاہ غنچہ سی گل کا ہی پیرہن شاداب
گلو نہ زخم بدن پر ہماری رشک کرو | کبہی نہ ہو شجرِ تیغِ تیغزن شاداب
گلوں میں خطِ ریحان بہی صاف کرواو | صلاح اخترِ رنگین سی ہو چمن شاداب

بحرِ مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

فراقِ وصل سی ہی مرغِ دل مرا سرخاب | مدام شبکو ہی سرخاب سی جدا سرخاب
بکہر جو سنتی ہیں صلت میں دل دہڑکتا ہے | جب آئی شام کی نوبت وہیں اڑا سرخاب
خیالِ یار میں چلاتا ہی دلِ نالان | کہ ایک دوسرے کو دیتا ہی صدا سرخاب
پہڑکتا ہی قفسِ تن میں مرغِ دل ہر روز | کہ رویا کرتا ہی رات کو بارہا سرخاب
چمن میں بلبلو موسم خزان کا آپہونچا | ہر ایک نخل پہ بیٹہی ہیں جا بجا سرخاب

رقیبو مجکو بہی فرقت یہہ اختیاری ہی
اٹہائی دوسری ہی شبکو کب بلا سرخاب

نفیر دوست ہو نمین شاد وست مین ہر شب
پس از فنا مری تربت پہ ہی ہما سرخاب

طبیبو مجکو بہی لذت تپ فراق مین ہے
کہ جیسی ہجر کی کرتا نہین وا سرخاب

ہماری طائر دلکو ہی وصل کی تعلیم
فراق یار مین پالی ہین یار ہا سرخاب

دل کشادہ کو ای وصل دام ہجر مین رکھ
کیا اگر قفس تنگ سی رہا سرخاب

مرا فراق کا وصلتمین یاد دلاتا ہے
ہمین زمانہ سی اڑ جای یا خدا سرخاب

یہہ ارتباط ہی فرقت سی طائر دل کو
یہہ ناتوان ہی اگر کاہ کہربا سرخاب

وہ کم نصیب ہون ہر روز ہجر راتکو وصل
جمال یار سی ہر صبح کب ہٹا سرخاب

نہ تہکو تمین مری دل نی مجکو دی آواز
خیال وصل سی فرقت مین ہو گیا سرخاب

تجہی خبر بہی ہی کچہہ طائر وصال صنم
کہ شاعرون نی بنایا ہی ہجر کا سرخاب

مناسب اسکی جو مضمون تہی باندہی اختر
کہی غزل مین بہلا اور دوسرا سرخاب

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

ریش زاہد پہ دکہاتا ہی اگر رنگ خضاب
رخ مینوش پہ ہوتی ہی یہانتک خضاب

کیا جوانی تہی ضعیفی مین جو رنگینی ہے
ریش زاہد کی بچا دیتا ہی سر چنگ خضاب

دخت رز آج تو پہر رنگ حنا دکہلائی
ریش زاہد پہ تیقن ہی کہ ہو دنگ خضاب

تیری رنگینی حنا دادہ عجی ای نغمہ حسن
لب نکاتا ہی کوئی فرخ خوش آہنگ خضاب

ریش زاہد پہ کشادہ ہی سر دست حنا
رنگ خون دل عشاق سی تنگ خضاب

دام مین زاہد کی پیر کی بلبل نہ پہنسے — عارض سرخ گل تر سی ہی ہمرنگ خضاب

یاد مین ہوئی غیرت سی تیری ریش سفید — کیون نہ پشیمانکی کہتی سی ہو بد رنگ خضاب

سرخی ہی سی کیا رہ کشی اپنی زاہد — سنو نہانکا عبث سیکہتا ہی ہنگ خضاب

رو زبید اریان کرتا ہی یہہ ہند اختر — کیا لگا لیکا کوئی مرغ شب آہنگ خضاب

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

چشم میخوار کا ہی نرگس بیمار خطاب — زلف خم گشتہ کا ہی استی مین مار خطاب

کشتی فکر روان بحر غزلمین جو ہوئے — اشک دلکا ہی مگر گریۂ اشعار خطاب

سبب کہتا ہی زبانیکو ترا کاسۂ چشم — مسجد شیخ کا ہی خانۂ خمار خطاب

پہنچی آسیب بہلا کوئی تری تک کیونکر — ایسا عامل ہون کہ ہی سایۂ دیوار خطاب

خوف کیا خانۂ تن کو جو اڑا دیگی نسیم — ناتوانی نی رکہا خاک در یار خطاب

شکل ہی آبلہ کی باغ جہانمین اوسکی — آسمان مجہسی کہٹکتا ہی کہ ہی خار خطاب

خوف کر خوف جمال رخ حق سے معنی — لن ترانی سی ہوا طالب دیدار خطاب

تنگی جنتی ہین دہری باغنی گلچین کم اصل — شاخ اشعار کا کیونکر نہو گلزار خطاب

مشتے پر بہی رہین گی تری ای صیاد — تیر مژگانکا ہوا نالۂ منقار خطاب

بس نہین دلسی یہہ ادنی کو بہی اعلی گردے — آج اختر کا ہوا خاک در یار خطاب

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

ہو گیا کرمک روشن سہی اندہیر شتاب — ایصنم گیسوی شب تابسی منہہ پہیر شتاب

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلاتن

ہمان دیکھتا ہی کون سا مہ رو اوس شب / داغ تیرہ سی اگر آتا ہو ان اندھیر شتاب

مسی ملکر گل خودرو جو چلا خجلت سے / گل سوسن نے کیا باغ مین اندھیر شتاب

کوئی رخ خورشید جہانتاب کی دیکھی یہ جھلک / روز روشن کو کرون آہ سی اندھیر شتاب

کیون ہو باف کی ٹہی یہ ہو جگنو کا گمان / تیری موہای سیہ نی کیا اندھیر شتاب

غیر اگر نہ نظارہ رخ روشن کا کرین / خال تیرہ سی ہو فانوس پہ اندھیر شتاب

رشتۂ جان ہی تلوار کی ڈوریکا گمان / قاتلا تیغ پھری حلق پہ تو پھیر شتاب

جرم ہی قتل کا کیا پیش چلی کی میرے / سخت تشدید سا ہوا کہ زبر ہو زیر شتاب

شاعرونا مضامین کی بہت بھوکی ہو / خوان نعمت سی قلندر نہ ہو لی سیر شتاب

تیری نازک بدنی نی یہ کیا ہی بیہوش / توڑنی لگتی ہین ہم سیب کی جا بیر شتاب

ہاتھ پاون تو نہین ہلتی لازم ہی یہی / باغ مضمون مین بہت کرتی ہین ہم دیر شتاب

وادی فکر مین گر شعر ہوا ہی قابو / ہین روباہ صفت چھوڑتی ہین شیر شتاب

یون اکڑتی ہوئی اس کو ہین آخر نکلو / صف اشعار سی ہو جائیگی مدبھیر شتاب

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

رخ تک ہوئی ہین گیسوی دلدار باریاب / شہر حلب مین ہین یہ سیہ مار باریاب

قاتل وہ ناتوان ہون ابرو کی یاد مین / کیا دخل جو بدن پہ ہو تلوار باریاب

مشکل بہت ہے خانۂ دلدار کا خیال / کوچہ مین کب ہی سایۂ دیوار باریاب

بجلی گری نہ آئی ہی گرمی یہ حسن کے / یوسف سی دل ہوا سر بازار باریاب

پھر کیا اُڑا ہینگی شبنم صفت ہے تجھے — گلزار مین گلونسی ہین کیپ نثار باریاب

سایہ ملی بدنسی پریرو کی کسطرح — ممکن نہین جو ہو یہہ تن زار باریاب

گوشہ مین بہلائی ہر اک سرو رشک سی — گلشن مین ہو قامت دلدار باریاب

غیر سی وہ لپٹتی جب تک نہ پشیمان — ہوتی نہ چشم نرگس بیمار باریاب

اے کبک پناہ ہو نی شاعران ہند — قبضہ مین جا بی تیغ مین اشعار باریاب

بیہوش ہون جمال جہانتاب مہر سے — ہی خفتگی مین دیدۂ بیدار باریاب

پتنگونکا مین زمین پہ اے آسمان سب ہے تجھے — سرتک ہو لیہہ طرۂ دستار باریاب

صد شکر آج اختر شیدا کی یاد ہے — اے یار کب تلک رہین اغیار باریاب

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول
مفاعیل
مفاعیل
مفاعیل

فردوس کی سیر آئے نظر جب وہ کھلا باب — زاہد مجھے دکھلا چکا حورونکی فضا باب

آئی ہے ہوا صحت جسمی کی طبیبو — بیشک ہے سر درد رسیدہ کی دوا باب

نازک ہین وہ خود غنچۂ گل خانہ ہے اوسکا — جھونکی سی تری باد صبا کیون نہ ہوا باب

خواہش ہے اگر خانۂ گل کی تجھے بلبل — کھولی کی ابھی برگ کی کنجی سی ہوا باب

ہون خانہ بدوش آگئی بہشتکین کی احبا — ہے دار فنا مین مرا بالائے صبا باب

قاتل بھری ہر زخم سی چلاتی ہین اجناب — بازار کا کب بند ہوا پھر صدا باب

سچ کہتا ہو نین تار قفس دب گیا ایمن — اے بت ابھی پھر کھولدی پھر خدا باب

تو بادشہ حسن گدا ہین رتبہ ہی دربان — جھولا کیا ذرات سر بال ہما باب

آہن مین مری دلکی صدا جو لگی کب ہے — وہ سینہ عاشق ہی اگر اوسکا کہلا باب

نازک ہی بہت تار تری نافکا خانہ — مضبوط تو کب بند کمر ہی ہی سوا بات

وصف رخ تابان سی کہلی رہتی ہین مضمون — کب بند کری چاند نہین ماہ تھا بات

خیبر شکنان آنکی مشکل نہین مددگر — اختر کی توز ور سی نہ او بن سکا کہلا بات

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

کعبہ مین ہی جو زاہد مغرور کی طلب — جنت مین کیا کرینگی کسی حور کی طلب

میری وش بہار ہی اتجسس مین باغ بہی — چہالونکو ہی جو خوشبوی انگور کی طلب

فرقت مین تیری دیکہی آنکہین سفید ہین — ساقی نہین ہی ساغر بلور کی طلب

مطرب بہرشتہ آتی بیہوش کردیا — در پردہ کب ہی شیشہ و طنبور کی طلب

پائی نہ زندگی مین کبہی شکل یار کی — انسان ہون کب ہوئی تہی مجہی حور کی طلب

حسن جہان نما سی کنارہ نہ چاہیی — نزدیک کو کبہی نہ ہوئی دور کی طلب

مضراب دلخراش سی دمساز ہی ستار — بزم غنا مین کسکو ہے طنبور کی طلب

نزدیک ہے مین چشم مضامین کو ہی کرند — کسکو زمین پہ ہو فلک دور کی طلب

کافور صبح چاہیی وصلت مین عنبر کو — فرقت مین ہمکو ہی شب دیجور کی طلب

یاد رخ حبیب سی میت سفید ہے — غسال کو نہ چاہیی کافور کی طلب

لکہا ہی وصف شہد لب گل دہان نے — شبکو کسی ہی خانۂ زنبور کی طلب

سایہ کی طرح چاندنی فرقت مین ہی سیاہ — ای شمع مہ کو ہی رخ پرنور کی طلب

دیوانئین میں وصف بہبھو کی ہین لکھہ دیئی ۵۹ ہہ ہر ورق کو ہی شجر طور کی طلب
رحمت ہی بار شعر سی اختر نہ پس کیا وہ بوجہہ ہی کبھی نہو فرد ور کی طلب

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلن

اٹھہ گلشن مین گئی نرگس بیمار سی جب | چین کسطرح سی ہو روزن دیوار سی جب
آتش افشان ہوا جب ہو بکا عارض کہ ہوئی | روزن مجمر دل روزن دیوار سی جب
موسم گل ہی جنون کیون نہو مدونکو امید | حلقئی زنجیر کو ہون دیدہ بیدار سی جب
پہول گیندیکا مجھی ہجر مین کہتی ہین رقیب | زرد گل ہوگئی سر تا قدم افکار سی جب
یا سمن زرد گلسرخ سی کیونکر نہ ہی | قدر دنیا مین زیادہ نہو زردار سی جب
زاہدا کہتی ہین بعث کی دیدار خدا | اسم تب سنتی ہین ہم طالب دیدار سی جب
دامن دشت مین کیا چاک گریبان مین کرون | دست و پا کلکی نزاکتین مین بیکار سی جب
لہر کہلائیکا گل کر یہہ وہ پہلا مو باف | دور ایجان ہوئی تجلی اس مار سی جب
پرتو شنک پہنا تا ہی کلی مین مالا | نظر آتی ہین ہمین موتیونکی ہار سی جب
پنجہ خور سی وہ مین جیب سحر پہٹتا ہی | دور کی انکلیون مین دیکھتی ہین تار سی جب
آتی آواز کی نوبت کہ بجا لی نالی | سینکتی گوس نظر آتش رخسار سی جب
حلقہ چشم سی زنجیر پہن گیسو کی | اختر زار اوجہہ دین بیدار سی جب

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

رنگ گل زرد ہوا اس تن سرخسی کب | جسم سر سبز ہوا پیرہن سرخسی کب

پہول کب زرد ہوئی باغ مین کب آئی خزان
سبزۂ خط ہوا سیب ذقن سرخ سی کب

لالہ رو مجہہ پہ ستم ہو گیا نظارۂ گل
یاد گلزار بہلاؤن بدن سرخ سی کب

کشتۂ قتل مین شہید دکہائی ہی بہار
بیٹہہ سبزہ ہی اس چمن میں سرخ سی کب

بوی گل کی کبہی پتون مین سمائی نہ ہوئے
جسم رنگین یہہ ڈہپا پیرہن سرخ سی کب

لال ہوتا ہی یہہ اک بوسہ سی گلزارون مین
مسی محتاج ہوئے اس دہن سرخ سی کب

میری زخمونکا لہو دیگا گواہی اختر
حشر کو لیگا شہادت کفن سرخ سی کب

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

ہر صبح میکدہ خانہ مین غل ہی ادب ادب
زنجیر زلف تاہ سی کرا یک تب ادب

مضمون زلف یار کی دیوان مین لکہہ دئے
سودا ہی بزم عقل مین کرتا ہی کب ادب

گیسوی سرو شانۂ شمشاد مین جو ہو
یہہ سا خسانی سیکہہ لی رنج و تعب ادب

مضمون مین خیال یار سی ستاہ وقت فکر
مجلس مین جیسی صوفیونکی ہو ادب ادب

چہالا تو رحتی داغ سینہ لف ماہ سی
سودائی کو دکہا چکا شہر حلب ادب

مضمونکو بسکہ فکر ہما ہی اسطرح
کرتی ہین شہ سی جیسی گدائی سب ادب

باغ سخن خزان ہی چل اس زمین مین تو
کرتا ہی عندلیب سر گل سی اب ادب

جہکتی ہین غزل غزل بیابانکی دیکہہ کر
دیوانگی دکہاتی ہی صحرا مین جب ادب

وصف دہان خسی ہی شرم کلک کو
بوسہ سی جیسی کرتی ہین عاشق کی لب ادب

مجموعہ ہر دیکا پریشان کیجیو
صحاف تیری ہاتہہ پڑی میری سب ادب

مشاطہ وار صبح کو سودای زلف ہی | پہر عروس ہو نہ سکی ایک شب ادب
ازبسکہ تنگی سے کے طرحی | کرتی ہین مثل کاغذ باد و غضب ادب
ممکن نہین کہ شیخ سی ہو برہمن قریب | بت سی کبھی نہ ہو سکی ایسی قریب ادب
اٹھی ہی ہو وپی تسلیم میری خاک | سیکھا ہی کوئی سرو مین قمری کا ڈہب ادب
تلوونکو منہہ دکہائی کہان منہہ یہہ چاند کا | چہا بوسی میری کرتا ہی شہر حلب ادب
سوجہی کا شبکو غیر کو کیونکر دہان تنگ | کرتا ہی نقش طینتو لسی شہد لب ادب
کرنی لگین کی پہر بت بیدین شہرارتین | اختر خدا کیو اسطی کرنا نہ اب ادب

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

رخ انور سی نظر آئی سحر آخر شب | چہپ کیا عارض روشن سی قمر آخر شب
چودہوین رات مین ہوتی ہی سحر آخر شب | ماہ رو آج ارادہ ہی کدہر آخر شب
نالۂ دلسی مری چاند گہن مین ہوگا | دان دو بوسہ کہ مٹ جائی ضرر آخر شب
ماہ نو صورت ابرو تری آنکہو پہ بنی | نگہ مہر سی پڑ جائی نظر آخر شب
صبح تک مین دل چشم کی گردش سی بسا | کسی دہقانی نی بدلی ہی نظر آخر شب
رخ روشن پہ سر زلف سی لگا دل زار | کس پریشانی مین ہوتا ہی سفر آخر شب
مہر پر آنکہہ جو ڈالی تو ہوئی شام سی کور | نہوا آج دیکہنی کا گذر آخر شب
عاشق پردہ نشین کا نہ جنازہ ہو کہلا | ہمدمو مری مرنیکی خبر آخر شب
سنبلستان پرسائی تری زلفونکو ہوئی | مار کیسو پہ کہلی کا یہہ اثر آخر شب

رنگ پھیکا ہوا ایجان چکورونکا دیکھین
برج گیسو مین چھپا ہی آج قمر آخر شب

دلِ صد چاک نہ نکلی سر گیسو سی صنم
راہزن خضر ہی ہووی جو سفر آخر شب

شامِ گیسو مین سرِ صبح کھلی ہی اختر
عارضِ صنوبر جو جدا ہووی قمر آخر شب

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

کیون ہلالِ ابرو دلسی ہو مقابل ماہتاب
ناقصونکی حسن سی ہوتا ہی کامل ماہتاب

مرسلو پر ہی فروغِ رخکا پھیلا ہی اثر
چرخ چارم پر ہوا عیسی کا حائل ماہتاب

گردشِ چشمِ یار کی گردش سی پھر لرزان ہوا
قاتلا شمشیر ابرو سی ہی بسمل ماہتاب

جب سی اوس پھیر کا روی منور پھر گیا
چشمِ حق بین سی نظر آتا ہی باطل ماہتاب

میری بالو نسی سرِ تل پڑی ہی چاندنی
باغبان کسطرح ہو صوتِ عنادل ماہتاب

آینہ رو کی صفائی سی بہت حیران ہون
تیری دریای جبین کا پا ہی ساحل ماہتاب

گر سوادِ شب مین مجنونکو تہا ناقہ ملی
تو بنی لیلی شمائل برج محمل ماہتاب

کاسہ سر کیون نہ گردش مین ہی دوسکا ام
دور سی رندونکی آتا ہی عاقل ماہتاب

نقصِ پھیر کی ابرو سی کل تک تہا نمود
میری اغوش سی ہوا جو آج کامل ماہتاب

شاہدِ اصلی جمال اپنا دکھا سکتا نہین
جب نظر رخ پر پڑی ہوجائی حائل ماہتاب

بہا منا اوسکی رخِ روشن سی کیونکر سکون
مین تو اختر ہون مرا بن جائی حائل ماہتاب

بحر ہزج مسدس محذوف

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

پڑیکا آنسو نسی آبلا اب
نہ ٹوٹی موتیونکا سلسلا اب

زمانی نی صدا الٹی سنائی ٦٣ جرس سی پہر نہ جاتی قافلا آب
یہہ دم بہانہ نکا بجز تن کو دم مین قدم بہر کا رہی ہی فاصلا اب
گلا کٹواؤن کیون کہایل کرون مین گلو بری گال مین ہی کیا گلا اب
دلالت کیون نہ ہووی حسن کی عشق دلیلین بہی نکالین وہ دلا اب
ملاقاتی جدا ہوتی ہین مل مل ملالِ دل خدا ہم سی ملا اب
کیا ہی سوز دلنی خاک ہمکو مسیحائی جلا مردہ جلا اب
ہنسی مین دیا دلبند ہون مین چمن مین غنچہ گل کو کہلا اب
مٹایا نقشِ پا جب پر یہہ سر تہا سلامونکا دیا ہی یہہ صلا اب
چمن مین پہول انگاری ہوئی ان بی گل جوانپر بچنبہ مرجان ہلا اب
اثر کا بل سجا و ٹکا سمایا ہوا ہی رشک دُبد ہر آبلا آب
بہرین ہین توٹ کر آنکہون مین موتی یہہ تارِ اشک کا ہی سلسلا اب
ہتو یہہ گردشِ افلاک تا کے خدا اختر سی مہ رو کو ملا اب

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

شمعِ عریانی طرح دل نہ جلاؤ صاحب اپنی جامہ سی نہ باہر ہوئی جاؤ صاحب
زردی روغن کو نہ داغونسی ملاؤ صاحب مہر کو آتشی شیشہ نہ دکہاؤ صاحب
بدنِ صاف پہ رنگینی دکہاؤ صاحب قول ہاری ہتہ پہ گل چہلونکی کہاؤ صاحب
حلقہ چشم کو پابوسی کی حسرت ہی بہت آنکہہ مین یہہ منعہ پاپوش سماؤ صاحب

دیوان عاشق شمشاد کو عریان نکرو — طوق قمری کا گریبان ہو سکاؤ صاحب

بیت ابرو سی مجہی ولولۂ عشق ہوا — چندہ اشعار جو دیوان میں ہو لاؤ صاحب

کہین تار نظر بند نزاکت یہ پڑے — بال کی اوٹ میں جالی ہو تو جاؤ صاحب

تیر مژگان سی تری پہوٹ گئی دیدۂ داغ — باغ عالم میں نہ کانٹوں سی رلاؤ صاحب

طفل غنچہ کی تو یون کان مروڑا نکرو — خندہ زن ہو کی گلستان کو ہنساؤ صاحب

خواب خرگوش ہی انکو نہ رقیبونکو چہوڑو — چشم خوابیدہ کو آہو کی جگاؤ صاحب

میکدہ مین تن لاغر لی لو ساقی — بادبان کشتی می کا جو بناؤ صاحب

چال اڑوا چکی اب سامنی پیتی ہو شراب — کبک کو آگ کا کہانا نہ سکہاؤ صاحب

چشم پوشی نکرو باغ مین ہو ہمیشہ نظر — آڑ نرگس کی ہی جانا ہو تو جاؤ صاحب

ہمین سیماب بنایا تو جہکاؤ نہ کنوئین — دل بیتاب چلا آتا ہی آؤ صاحب

دل لگا عارض روشن سی شہ خوبان کے — عارض کہری رعیت نہ لباؤ صاحب

شمع محفل کیطرح چشم دکہائی ہو ہمین — ساق سیمین پہ نہ پروانہ بناؤ صاحب

ماہ رو سر پہ چڑہایا نہ کرو اختر کو — آسمان پر سی زمین پہ تو بلاؤ صاحب

بحر رمل مثمن مقصور

نازکی بحر خوبی سی ہی چشم تر حباب — دور مین مرزائیو نکی کیون نہ ہو ساغر حباب

چشم گریان مین مری خورشید ہی خانہ خراب — جای ذرہ اشک کی یم مین ہی خلک در حباب

وہ پری کو سنگدل تہا موم دل پگہلا لیی — بحر خوبی کی نزاکت سی ہولی تہہ حباب

یاد آئی گر نزاکت ساقی می نوش کی — کاسۂ می میں بنی پر توسی میرا سر حباب

ناتوانی شیشۂ دل ہو گئی دریای حسن [illegible] — میری آہوں سی جدا ہوتا نہیں دم بھر حباب

اک نفس سی ناتوانی مرغ مضمون صید ہیں — موج گل میں بلبلوں کا ہو گیا ہر پر حباب

قافلہ ہی موج گیسو کا یہہ نازک ناتوان — بحر تن پر کیوں نہ ہو آب دم خنجر حباب

موج گیسو میں ہوں یار زلف کا نازک قتیل — ہی کف دریا جنازہ اور ہی چادر حباب

ظاہرا دل تک جو آئی موج شمشیر سیاہ — کھول دیتا ابرو نکا باطنی جوہر حباب

موج زلف یار کی جھونکی سی دل برباد ہے — پھوڑ دیتی ہی مراد م بھر میں یہہ صرصر حباب

اوسکی دریای شکم پر ناف اک گرداب ہے — یا نظر آتی لگا ہمکو سر کوثر حباب

ختم ہے اسپہ نازکی تیرے دُر دریای حسن — موج گیسو میں بنی ہیں کانکی گوہر حباب

چاندنی کی سیر بھی کرلی شب مہتاب ہی — بدر کا گرداب ہی بنتی ہیں سب اختر حباب

بحر رمل مثمن مقصور

کف نہیں ہی جستجو نکا جوش ہے بالای آب — زہر مار زلف کا روپوش ہی بالای آب

یار کی تلوو نمیں تیری اسقدر ہی [illegible] — یہہ حباب و تری ہوئی پاپوش ہی بالای آب

ماتہہ پاؤں کھل نہیں سکتی حباب بحر کی — کیا کسی کا یہہ لب خاموش ہی بالای آب

پھر حباب آسا ہی اس سینہ میں اشک یم کا جوش — قافلہ یہہ سرو بال دوش ہی بالای آب

پھوٹتا ہی نالۂ اہل فنا سی یہہ حباب — باری دریا کا یہی اک گوش ہی بالای آب

میکدہ میں پنبۂ شیشہ سی ساغر چھوڑئی — بادبان کشتی می نوش ہی بالای آب

نقش پائیکا حباب آسا مٹاتا ہی عبث — وہ تو ای می نوش سر آہوش ہی بالای آب

نازکی سی پہر حبابونکی کلی لکتا ہی یار ۶۶ جسطرح کہولی ہو آغوش ہی بالای آب

مین حباب آسا کلیسا کو وان مسجد سی ہون — یا خدا کوئی بت رو پوش ہی بالای آب

چشم حسرت اغنیا کی ہی حبابون سی عیان — خیمۂ اہل فنا در پوش ہی بالای آب

مست ناحق اینڈتی پہرتی ہین ساغر بیحجی — وہ مثل می بلبلونکا جوش ہی بالای آب

روی مہ پر بہی نظر آئی لگی خال سفید — یا کسی اختر کی لکا جوش ہی بالای آب

بحر رمل مثمن مقصور

ہوش اُڑاتی ہی ہماری رو خندانکی کتاب — طفل غنچہ پڑہ چکا بلبل گلستانکی کتاب

بارش ابر مژہ سی حرف کہلتی ہین سوا — خطِ ریحان مین لکہی ہی چشم جانانکی کتاب

ٹوٹ کر دشتِ جنون سی دشت مین رہ رہ گئی — ہی کمان ملو ونکا یا خیابانکی کتاب

حسرتِ رو کتابی وصل مین اتنی بڑہی — ہی سیہ بختونکا سینہ داغِ ہجرانکی کتاب

ہو کیا مجموعۂ اوراق دل صحاف سے — بیر اشیرازہ ہی اپنی زلف پریشانکی کتاب

اس رقیبِ غول طینت کو مسخر کیجے — اب بنایا چاہئی گرد بیابانکی کتاب

اسلک جمعیتِ زلف پریشان یا دہی — میری بیدار ہوئی خواب پریشانکی کتاب

تار شکونکا سواد چشم کی پہاڑے بیاض — وصل مین ہو ڈہاکر پن سیہا ہی ہجرانکی کتاب

ہجر کی شب قیامت محشر سی زیادہ بڑہ گئی — ایک حصہ سی کہین ہمنی دو خندانکی کتاب

کعبۂ دل تنہ سی محراب ابرو کی ابنا — پہاڑ دی اس طاق پر چاک گریبانکی کتاب

یہہ خط رخسار کر مجسی نکلتا ای صنم — چاک کرتا جیب تک مین بنی دامانکی کتاب

یہہ خط پہ داغ مائل ہی خطِ رخسار پر — شرحِ مصحف وہ تو یہہ سرو چراغان کی کتاب

خضرِ دل ہوز ہمیشہ اوسکی دہانِ تنگ تک — چشم کی چشمی بہائین آبِ حیوانکی کتاب

یہہ جامہ ہی صد پاسالی تک ٹہٹتا ہی نہیں — سیلئی بخیہ دان ہمنی جسمِ عریانکی کتاب

گر مٹا دی یار مجکو صاف ہنسجاؤن ابہی — آب رحمت سی بہگو دی میری عصیانکی کتاب

شرح چاہتی لعلِ لب سی آتشین نالونکی خوب — ہم لکر پڑہنی لگی وہ دستِ مرجانکی کتاب

لکہتی لکہتی مر گیا ہک حور وشکی یاد مین — نامۂ اعمال ہی اختر نی دیوانکی کتاب

بحرِ مضارع مثمن اخرب مقصور

سر سی جو کم کرو کی بڑہی کا سبو اعتاب — محشر تلک بجا ہی نکا خورشید کا عتاب

غفلت مین بہی مباحثِ شیرین دہن ہی یاد — پوچھی شفق کی منہہ سی تمہارا مرا عتاب

وہ جیب قاصد آج زر سرخ کیون نہ ہو — سیکہا ہی زر درد یو نسی اگر دفا عتاب

گلچین تو مثل گل کا ہی کم ہوئی بہار — ہر گلکا باغِ دہر مین آتنا بڑہا عتاب

روزن ہر ایک اوسنی چراغان بنا دئی — داغِ بد نکیط جسی ہم پر پڑا عتاب

ساقی کا نیکدم مین ہی بد دنسی دور دور — ہمکو بہی جام کی کیط حسی چڑہا عتاب

اس چاند تمین آگی ملجائی ضرور — اختر یہ کیا بہی گا یہہ ای مہ لقا عتاب

بحرِ مجتث مثمن مخبون مقصور

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

چمن مین منہہ سی الٹ دیجو گلعذار نقاب — دکہائی کیا شجر حسن کی بہار نقاب

وہ ناتوان ہون کہ جہتی ہین غزل صحرائی — بنائی میرا تنِ زار شہسوار نقاب

چمن مین عارض گل ہوگا رونمای سخن — بناؤن مصرع شمشاد کی ہزار نقاب

فلک پہ روشنی مہر و مہ سی ظاہر ہے — الٹ کی پھینکتا ہے منہہ سی یہ ایار نقاب

دکہائی شعلۂ عفت شمع و جو عریاں ہے — پتنگ بنکی تری منہہ پہ ہوشیار نقاب

فلک کی پردی جلاتی ہی مہر شعلہ رخی — جدا ہی برق سی کیون ہو نہ بیقرار نقاب

پری ہی تو تو ترا اسپ رشک باد صبا — بنائی گرد سواری کی راہوار نقاب

یہہ چشم تر ہمری آنسو بہاتی ہی ای برق — بنائی رخ پہ تری ابر نوبہار نقاب

جبین کا داغ دکہاتی ہی ریش زاہد پر — سفید روئی کی ڈالین سیاہ کار نقاب

جو منہہ پہ ساقی کی سایہ کری پری بط سے — بنائی چادر می کیون نہ بادہ خوار نقاب

وہ چشم تر ہون کہ ہی آبشار صحن چمن — وہ ناتوان ہون بنا بانکا ہی غبار نقاب

اٹھی تو روی سیہ مہر مین چھپاتا ہے — مری جو خستہ تا بانکا خط [illegible] نقاب

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

پھر اندھیرا بھی ہوا کرنی دکھا مہر و حجاب — عاشق بی ننگ سی کیونکر کریگا تو حجاب

شمع کا شعلہ بنایا کرمک شبتاب کو — داغ تابانی مری اڑتا پھرے جگنو حجاب

برگ گل ہین ہو نتھہ اوسکی دخت رز ہیچو ہو — ساغر گل سی کیا کری می خوشبو حجاب

ہمنی شیشہ کی کھلی ہی آنکھہ ہی ساقی کی جام — میکدہ مین طاق سی کیونکر گری ابرو حجاب

ہی کنیان اغیار پر پڑتی ہین یہہ تصویر سے — مری بازو سی کری دروازیکا بازو حجاب

دست گل کی رخت عریانی پہ جو ہر کھل گئی — ہی خط شمشیر قاتل سی کری آنو حجاب

تار زلفِ یار کا میں اسقدر کرتا ہون تلاش — غنچۂ مو ہای بدبینی ہی بجا مجھو حجاب
طالع بیدار جب مین دیکھا چونک اوٹھی — خواب مین یہ مرتبہ کرتا ہی مجھسی تو حجاب
پری کی آنسو یار رفتار صنم سی ہین روان — دیکھتا ہی اگر کرتا ہی سرو جو حجاب
قطرۂ خون تک خنجر سی اٹک جاتی پہر — چشم پوشی سی مری کرتی لگی آنسو حجاب
مستِ چشمِ ناز اب غول بیابان ہو گیا — داد ہی وحشت مین یہ سی کرین آہو حجاب
تم اگر ہو مہروش نور کا رتبہ ہی او — آج اختر سی نہ کرنا اے مری مہ رو حجاب

بحر رمل مثمن مقصور

زلف مشکین سی سمجھہ جائے اگر عنبر حساب — پہر درِ دندان سی لیوی گا نکاکو ہر حساب
اون درِ مضمون کی قیمت شاعرونسی پوچھہ لو — اس رقم کا جوہری کو یادہی اکثر حساب
صاد ہی چشمِ ستمگار و نگہہ کی مد ہی ہین — دفترِ داغِ بدن مین دیکھہ لی ئے پر حساب
مجکو شیریں یاد ہی بھولا ہون مین شاگرد کو — کوہکن استاد بتلائیگا کیا پہر حساب
کیا ہوا مو سی کمر مین پہیر ہی اوس نازنین کا — انگلیون کی پور کی بتلائینگی چکر حساب
رطب و یابس باغِ عالم مین گوارا کیجئے — خشکی لب کا پتا دیتی ہی چشمِ تر حساب
روزِ وصلت ہی مگر سر پہوڑ جاتا ہی رقیب — روز لیجاتا ہی سر سی در پہ اٹھ در حساب
یا فرمای قیامت یہہ خطِ محبوب ہے — مجکو دہر کا ہی ہی سی دو نگاہی کتنے کا حساب
میری آنکھوں سی نازکخرامی پر ہی رشک — بال طاوسِ چمن سی لیکا یہہ پر حساب
پاؤن مین زنجیر کی گنتا ہون چہت کی ہر گرہ — مجکو خالی دیکھہ کر لیتا ہی میرا کہر حساب

مصحفِ رخ میں نہ لکھا جائیگا میرا گناہ — بوسہ محبوبکا دفتر سے ہی باہر حساب
اس رہ میں چلتی چلتی پاؤں اخترؔ تھک گئی — دی ہی معشوقکی الفت کا نامہ بر حساب

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

گلشن بہار پر ہی بنا ہی قلم گلاب — توڑیں زمین شعر سے کیونکر نہ ہم گلاب
دیکھا کرون طلسمِ خراباتِ دہر کو — گلشن ہی شکل دیر بنا ہی حرم گلاب
گلشن میں دی طائرِ رنگِ پریدہ ہون — سمجھا ہی خوب اپنا وجود و عدم گلاب
پر میں قدِ راست جھکا جو انکا — گلشن میں شاخ کہنہ نہ ہوتا ہی خم گلاب
پاتا ہوں میں بھی عارضِ گلرو میں پیچ و ضعف — سرخی سپیدی سبزی و زردی بہم گلاب
تشبیہ اوسکی عارضِ گلگونی کفر ہے — دیکھا نہ باغ دہر میں سنگ صنم گلاب
غنچہ تو بند ہوتا ہی کیون بہولتا ہی گل — تلوونکا تیری پاتا ہی شاید ارم گلاب
آب و آتش سی گرانی ہی خود ہی مجھے — ہر مریض عشق تو ہوتا ہی سم گلاب
گلشن میں گرانی سی شیشہ ہی لنڈھا دے — مجھکو سبک کری تو او تنہائی ستم گلاب
نازک ہی تجکو سونگھنا بہولونگا بار ہی — پیتا ہی آب عارضِ گلگو تسی غم گلاب
اوس گلکی کوی صاف میں ہم خار ہو گئے — لیتا ہی آپ سر پہ ہمارے قدم گلاب
شیشہ ہیں ہو یمن شیشہ دل میرا بہر گیا — ساقی کی ہاتھ بہی ہین سحابِ کرم گلاب
اخترؔ جما ہی تختی پہ جسطرح سی قلم — بہولی زمین شعر میں اسطرح کم گلاب

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

لگاتی ہی آپ مین جب نوجوان رکاب
پوشیدہ ہو ہلال فلک ہو عیان رکاب

ہاتہونکا وصف پا کسی گہوڑیکی تو چہہ لو
ای شہسوار پاؤنکی ہی قدردان رکاب

ای شہسوار پہر تیری تلوونکی یاد مین
بوتا ہی جاسے گل بسر باغبان رکاب

گلشن مین کیون نہ آپ صبا کی بہار ہو
پاؤنمین تیری پای گل ہی خیزران رکاب

اقلیم شعرکی جو زمین پرکر دن مین سیر
پہر چشمہ فکر کی ہو آسمان رکاب

کیونکر نہ آپ روح پہ پہر نازکی جہان
ہر روبکی کو سمجہا ہون مین ناتوان رکاب

دریا بجا ہی ایڑ دی خمدار یار سی
ایسا نہو بنا دکوئی ناتوان رکاب

نعل سم جنیب صنم ہی پری جو داغ
سمجہی ہین میری تپہ او سی نکتہ دان رکاب

پہولونگا بار اسپ صبا سی اوٹہہ سکا
کیا زین مین لگی ہی پی امتحان رکاب

ابر دکی سواری دار سی ہی ناتوان تمام
ہاتہو سی پر نہ چہوڑیکا یہہ ناتوان رکاب

گم گو یہان تلک ہی ہمارا وہ شہسوار
گہوڑا ہی بیزبان ہی و ربیدہان رکاب

کاہیدہ تمام کردیا وصف رکاب نی
اختر بار فکر سی اب ہڈیان رکاب

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلان

زلف کی یاد مین کہینچا ہوئین جنجال عذاب
کیا شب ہجر مین جان پہ کہڑا بال عذاب

کسی ہرکا نہین سوی میان کا ای فکر
بال عنقا پہ بہی ہو جاتا ہی یہہ بال عذاب

خم ابرو سی جو سیدہی ہوئی رفتار صنم
کیون نہ ہو اہل زمین کی لئی بہو چال عذاب

دلو رکہیا یار کا سیکہا جو گئی پہر نہ پہر
جسنم کو عمر دان ہی یہہ تیری چال عذاب

چشم تر سے جھڑی وہی کانٹا بالا کرداب
کیون نہ پلکین ہون مری مچھلیونکا جال عذاب

داغ ہر شب سے ہی بہرہ رہتا ہی اونکو
عارضِ شمس و قمر پر ہی ترا خال عذاب

کھل گئی داغ جنون سے سینہ مین گلکی کلیان
ای گلشن پہ نظر آتا ہی یہہ سال عذاب

زور چلتا نہین شاہ ہو بنسی کہ اونکا مکرہ
مجھی گل سی سوا ہی ہوسِ شال عذاب

تیری پازیب سی غل پڑ گیا ای سرو روان
طوق قمری کو ہی یہہ حلقہ خلخال عذاب

چشم تر کیون نہ گوارا کری رحمکا ٹکڑا
ابر تر پر بہی مرا ہو گیا رومال عذاب

ماہ نو دیکہہ کی ہم غم کی گلی ملتی ہین
کیون نہ ہو جاہی ہمین غرہ شوال عذاب

کیا ہوا دہولی جو نجم فلکی اخشتر سی
ای مین تجہہ بہ نہین مردہ غسال عذاب

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

روزی مین آب اشک نہ دکہلائی حباب
ثروت نہین شراب کی غم کہائی حباب

پلکونسی پہوٹ جائیگی بوتل شراب کی
گردش بہی چشم مست کی دکہلائی حباب

تسخیر دخت رز سی بڑی رند کر چکی
قاضی سی نذر شیشونکی دلوائی حباب

شب بہر عروس فکر بناتی ہی آپ کو
آئینہ کیسی آب ہی شرمائی حباب

اس بحر چشم تر مین نہ غوطی لگائیے
تارِ نگہ کی موج تر دکہلائی حباب

عصمت یہ اپنی چاہتی دریای حسن مین
چشم حباب گر رہو ہی آئی حباب

سینہ یہ بحر حسن کی یہہ نازکی ہی ختم
اکینا کی جا حباب کترو ائی حباب

مٹہ خراب ہو گئی تسبیح شیخ سے
بہر خدا شراب ہی پلوائی حباب

مشہور ہوں کہ عاشق و معشوق ہیں بہم
مجھ ناتواں کی ڈاب ہی بنوائی جناب

منہہ اسطرف ہی پشت ادہر کو ہی مہر سی
اب آپ منہہ نہ مہر کو دکھلائی جناب

شمشیر ماہ نو ہی کٹوری ہی مہر کی
قبضی کی دستکی کو تو دکھلائی جناب

زنگ کدورت دل عاشق سی کند ہی
تیغ نگہ کو سان پہ لگوائی جناب

چمکی کی طرح اختر تاباں بہی ٹک چمکی
پاپوش آفتاب کی بنوائی جناب

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلان

عارض سرخ دکھا ہی سر بازار شہاب
عوض خون جگر لیوین خریدار شہاب

تنگ ہوتا ہی زبس پیرہن اس سی جوان
کانپتی ہیں بہر ہائی وہ میخوار شہاب

لال ڈورے نہیں کیا آنکہہ سی دیتی ہو مثال
بہری کسطرح سی یہہ نرگس بیمار شہاب

سرخی عارض قاتل سی جو پڑتی ہی کبہی
چاٹ جاتی ہی عوض خون کی تلوار شہاب

زرد ہو جاتا ہی ہو ہمیں رقیبو رخ سرخ
یوں بہر اکرتا ہی پچکاریوں ہیں یار شہاب

نسہ عارض رنگین ہی کہاں ہوش بجا
یہہ بہی مستی ہی عوض میکی چلی یار شہاب

صحن گلشن میں پڑا ہی لب رنگین کا عکس
سبزہ پوشیدہ ہوا ہو گیا گلزار شہاب

خط شبرنگ بہی کالا نو نہ نکل آئی کہیں
سبزہ رنگی ہو چھپا ہی خط رخسار شہاب

خون دل رو رہی تو ساقی نی کہا ٹہیرو
می کدہ میں کو نئی بیچا ہی نہ میخوار شہاب

دختر رز نی دی عارض سی برہان جگر
پہر بہا دن طرف خانہ خمار شہاب

یاد لب میں نکل آتی ہی جو سینی سی کبہی
وہیں جاتی ہی یہہ آہ شرربار شہاب

آج پوشاکِ شہید ونگی رنگی جاتی ہے ... کہہ دنکہ پڑ سکی اختر رہی طیار شہاب

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

وہ گل بنا ہی اگر ساغرِ گلاب شراب ... چمن مین بلبلِ شیدا کبھی شعر بشراب
اودہر ہی جام فلک اور ادہر ہی شیشہ ... بنا ہی شفقِ شام و آفتاب شراب
وہ رند ہون جو کبھی رنگ خوندلی دیکھے ... شراب اشک سی ہو جاہی آب آب شراب
خمار انکھڑیونکا جام چشم مست سی ہی ... پی کی طالعِ بیدار پہر خواب شراب
چہرا نہ پیرِ مغان ہم سم جوانی ہے ... پلا رہا ہی ہمین عالم شباب شراب
جو مست بادہ نشینان ہو دور می مین کبھی ... تو نازکی سی بہری ساغرِ حباب شراب
بسی ہین میکدہ مین چشم مست ساقی سی ... دکہائیگی دش گردون کا انقلاب شراب
دہوئین کی مثل اڑا دیگا چرخ آتشباز ... جو پیکی آئیگا وہ رشک آفتاب شراب
دیا نہ کیجیو اس دختِ رز کو ... جناب ... بنائیگا مگر صفحۂ کتاب شراب
وہ رند ہون جو کبھی حالِ مغبچہ پوچہون ... زبان موجسی دیوی ہمین جواب شراب
جو موجِ زلف سیہ دیکھ پاتی رہی مین ... مثال سنبلِ تر کہا ئی پیچ و تاب شراب
رہی یا رحشر مین مئی خراب اختر کے ... پلائین ہاتہ سی بہر بہر کی بو تراب شراب

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

رہا ہی اپنی دلمین یہہ پا بوس اضطراب ... شعلہ کوکب دکہاتی ہی فانوس اضطراب
جلوہ بہار نہی رتکا گلشن مین پڑگیا ... ڈرنی لگی سحاب سی طاؤس اضطراب

عدو رقیب سے ادہر ہاتہہ میں ملکون کیونکہ گردون نہ ہجر مین انسوس اضطراب
کانوں میں بکلیان یہہ موذن بہی دیکھی اب آہ دلسی کرتاہی ناقوس اضطراب
کلیہ میں تیری باغکی پرزی اڑا دئی کیا کیا بدن پہ کرتاہی ملبوس اضطراب
یہہ سبک اٹہای کہین بار دوش کا سر بہی دکہا چکی پی پابوس اضطراب
ساقی نی بحر مین جو الٹا حباب کو دکہلا رہاہی ساغر معکوس اضطراب
اس داغدار پرہی کدائی مین مور جہل سر پر کیا کری دم طاوس اضطراب
ساکن ہیں ان کو بہی یاد کا خانہ خراب ہو بیدر کو چاہئی دل منحوس اضطراب
اڑتی ہین جسکی ضرب سی تکری پہاڑکی کرتی ہین اوس سی بت مانوس اضطراب
وحشت نہ کیون سناہی فسانہ جو آنکہہ کا ہر اک ہر نکو ہی پی پابوس اضطراب
روضہ پہ کیا عجب ہی یہہ حشت اتار دی اختر بجاہی بہر شہہ طوس اضطراب

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلن

یاد مین موسی ہیانکی ہی یہہ سارا انقلاب میری ویرانہ مین کرجاتاہی مختفا انقلاب
پاؤنکی ہر آبلہ مین اسقدر رہی رونی تیر کی سی کر کیاہی دست موسی انقلاب
آتی بدلی گل و لالہ ہی کا عکس سے عارض رنگین سی ہو جاییگا دریا انقلاب
سر و باغی ای سہی قد خاک مین کرجاینگی کیا عجب کرجاین اونکی قد و بالا انقلاب
پہر تر شیر و مجسی کیون ہوتاہی شیرین دہن رغبت دلسی کریگا جوش صفرا انقلاب

پہر مجہی حیران کرنیکی نرگس مے گون تن ہوا | تیسبہ دیمین کریگا جام صہبا انقلاب

کچہ نہین امید چشمونسی دلِ تشنگی ہوا | کر چکا ہی دستِ اسکندر سیتی دارا انقلاب

عشق می ہین غم خطا ہوتا ہی بہت تجکا | ضبط گریہ سی مری کوتا ہی مینا انقلاب

سیری تلوونکی چمن مین جع نسی ہوئیگا گل | جلد مین ہر گز کریگا نار صحرا انقلاب

زلف سی دیوانہ مائل ہی خطِ رخسار پر | چہوڑ کر زنجیر کو کرتا ہی سودا انقلاب

منقلب ہی گردشِ دوران سی آیا تہہ | پس گئی تل کیطرح سے یہہ کیسا انقلاب

کابنسی اونٹی صدائین عمر بہر ہمنی سنین | آنکہہ جب کہولی زمانہ مین تو دیکہا انقلاب

تہام لینا ہاتہہ ہی اختر کا وقتِ انتقال | تو بچا لینا مری مونہا جو ہو کا انقلاب

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلان

سنکہاؤن سینہ سی ساقی کو آج ہو می کباب | شراب خانہ مین نالہ زم ہی جستجو ی کباب

تمازتِ رخِ سوزان سی بہن گیا دلِ زار | بنائی قدحِ مہر سی سبو ی کباب

جلی ہو ونکو جلا کر سیاہ کرتی ہو | نگاہ مہر سی کیون دیکہتی ہو سو ی کباب

شکار ابلبِ می کا ضرور ہو ساقی | شراب پیکی ہی رندونکو آرزو ی کباب

رقیب پہلو مین اب کریگا نہین کرتی | ہماری دلنی اڑائی ہی جان جو ی کباب

شراب یگانہ ساقی جو دل جلاتی ہی | ہم اپنی پہلو مین کہتا کرین گلو ی کباب

کہان ہی سرد نگہ فاختہ یہان کو | سونگہاؤن نالہ قدِ صنم بو ی کباب

تمہارا عارضِ روشن جلب میں ساغر ہی ہے — جو رنگِ زلف میں شامی جستجوی کباب

پروی سیخِ مژہ میں مجھی ورقِ یادِ دل — کرون جو بزم میں ساقی کی گفتگوی کباب

برشتہ ہوتا ہی داغ چشم سوزنہی سی — ہماری اشک کی تہی سی ہی آبروی کباب

ہتو نکی دور میں سیخ کباب لازم ہی — خدا جلائی اوسی جو ہو عدوی کباب

کلو نسی بلبل شیدا کا دل جلا شاید — چمن میں آتی ہی اخترؔ آج بوی کباب

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلان

غیرتِ برقِ جہندہ ہے پہ ہی آوارہ سحاب — دامنِ تر ہوگیا رو رو کی بیچارہ سحاب

دامنِ یار کی اوسکا غیرتِ مہتاب ہو — اشکبار ہیں اگر دیکھی وہ مہ پارہ سحاب

آبِ خجلت سی جو زمین کیون نکر ہو افلاک پر — مادہ یہہ برق ٹہیرا اور فوارہ سحاب

بالِ طاؤسِ چمن کیطرح ہی اپنی خزان — کوچکا اپنی بچاتا ہی یہہ نقارہ سحاب

مشقِ گریہ عہدِ پیری میں زیادہ کیون نہو — مدتون پہنا رہا طفلی میں گہوارہ سحاب

ہین وہ گریان عین اون کو عیسی ہیچ تشبیہہ دون — دیکہہ کر رومال ہو جائی صد پارہ سحاب

اندنون اخبار میں سنتی لگا ہین کہ رعد — برق وشنکی ڈاک ہین بنجائی ہرکارہ سحاب

جہوٹ سچ سی برق وشنکی ہی عیار جہان — انسوونکا پشت پر باندہیگا پشتارہ سحاب

خرمنِ ابرِ دو انسی کی الفت چہوگئی — اشکِ غم وہی لگاد بقائی کو کفارہ سحاب

چشمِ تر ہو غمین بہی کہ طاؤس تشنگی یا میز — میری آنکہو نسی کرین ناخونکا نظارہ سحاب

برق وش کی یاد مین ہووی اخترِ چشمِ تر آسمان پر ہوا بہی ہر ایک سیارہ سحاب

بحر رمل مثمن مقصور

کوثر تیرہ مین کیا کرتی ہین بہیم یارب
حسن اب ہے بابِ اسمِ عشق اعظم یارب

ٹہوکرون سی مطربِ خوش کام کی ہین پائمال
بزمِ عشرت مین کیا ہی بہر ماتم یارب

جو دو ہمت چاہئی بوسہ پہ دل بہی دیجئی
ہر کیا گنجِ دہن ہین آج حاتم یارب

پہر عرق آلودہ پیشانی دکہا دو باغ مین
غنچۂ گل مین کری پہر آکی شبنم یارب

غیر بزمِ یار مین تہا رشک سی ہم اوٹہہ گئی
پہر شیطان کر چکا دنیا مین آدم یارب

ساقیا ہوتا گدا انکو جو اوس مستی سی میل
تیری میخانہ مین کرتا کاسہ جم یارب

کیون پریشانی مین کرتا ہی سفر ای خضرِ دل
زلفِ جانان سی ابہی ہو جائی ہم یارب

وہ پری اپنی نگین پر نامِ دل کندہ کری
چشم کی حلقہ مین کرلون بہر خاتم یارب

اس صفِ مژگان مین جاتا ہی یہہ دل ای نیزہ باز
معرکہ مین پہلی کرتا ہی یہہ جیم یارب

ای بتو دیکہین خدا کسطرح دی زادِ سفر
خالِ ہند و طاقِ ابرو مین ہی توام یارب

جب سین کی تیری شمشیرِ ظفر پیکر کا کوچ
میری سینہ پر کرینگی زخمِ خرم یارب

میری پہلو سی جدا ہوتا ہی وہ جانِ جہان
پہلوی تربت مین کر جاتا ہی ہمدم یارب

بادشاہی حسن کی سکّی کیا کرتی ہین کچ
سینۂ اختر پہ کرتی ہین یہہ درہم یارب

بحر رمل مثمن مقصور

چشم مست ناز گر صورت بطی کی نہ بنی | میکدہ کی ساقیا ہو جائی کی مٹی خراب

شیشہ دل کو گر رہی خاک نسخہ تیز ہی | زاہد و سنی ہو گئی زندگی بہر مٹی خراب

یاد ساقی مین جو مدہ و یا منہدم کیونکر نہو | دہر مین بنیاد میخانہ کی ہی پائی خراب

مائل طوق صنوبر خرد سالی مین ہی ہون | مثل قمری تیرہ بختی سی کا ہوئی ہستی خراب

ہجر ہی استاد کا مکتب مین طفل کلک کو | لکھتون پر چلکی اسنی مشق وصلی کی خراب

طفل نازک کو سکھایا ہجر مین خط شکست | توڑ کر رومی قلم پہرا دسنی وصلی کی خراب

شیشہ تو ڈگمی ہی میکدہ مین گر پڑا | جام اشعار کہن سی ہی مٹی کی خراب

آتش رنگ حنا کا کہن کیا سارا فروغ | ہوگئی خط شعاعی جب ہماری دی خراب

لیا اثر ہی آتش گل پر ہماری آہ کا | ہوگئی منقار بلبل ہمنی جب چاہی خراب

پھولی پانا ہی گل توڑ لیتی ہین آدمی | گلشن مضمون مین کرتی ہی ہمین جلدی خراب

قافی ہر چند ڈہونڈہی پر نہ بندش ہو سکی | واہ اختر بن قوافی یہہ غزل ہی آئی خراب

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

ائی بحر قرہ تک جو ایخدا مکتوب | بنا ہی کشتی کاغذ یہہ ناخدا مکتوب

یہہ دل تو سبزہ خط صنم سی ہی برباد | چمن میں باد صبا لائی کوئی کیا مکتوب

یہہ خال محضر رخسار کی نشانی ہی | برای گیسوی جانان ہوا بلا مکتوب

کبھی وہ خال ہی ادہر کہ بنا ہی سبزہ خط | چھپاتا پھرتا ہی منھہ پر وہ دلربا مکتوب

۸۰

ہمارا نامہ اعمال غیر لہی ہین — وہ لا اسرار ہی ایو نگو ہو جا مکتوب
وہ بادشاہ ہون ملک حسن کا اہی قاصد — سوا جی ہم نہ لی سایہ ہما مکتوب
وہ ناتوان ہون رکہتا ہی بار ہی قاصد — وہ سنگدل ہی ہی کیون نہ کہر با مکتوب
کلو نکا اس خط ریحان پہ بس نہین چلیا — لفافہ بند ہی کہو لکی یہہ صبا مکتوب
بجای خط صنم نہ جو بہیجتا ہون کبہی — تو کو ہی بلبرہن ہتی ہین نقش پا مکتوب
جو بادشاہ کی ہاتہو ہین حکم نامہ ہو — تو پای پاک گدا سی ہو بوریا مکتوب
جو خوان نعمت ہی بیاسی سیر ہی نہ گدا — کریکا حمد سی ہر نقش بوریا مکتوب
تو نہین اختر تابانکی قدر کہتی ہی — خدا کیو اسطی قاصد ضرور لا مکتوب

بحر ہزج مسدس مقصور

بجا ہی کعبہ مقصود محبوب — ہمین غائب ہین اور موجود محبوب
نہین کچہہ غم ہوئی جو شعلہ در غیر — بجہائی آتش نمرود محبوب
تو سجدہ کیا ہی جسکو تمنی — وہ ہی نام خدا معبود محبوب
بنا خود زہر فرقت سی یہہ الماس — کئی سودہ بہی ہی بی سود محبوب
لکہو تا پہر جا مستی کی بدلے — دکہا پہر آتش بی دود محبوب
وہ حاتم ہون نہ لو نگا اسکا بدلا — ہجہ دی ڈالی یہہ دل ہی جود محبوب
مقام آخرت کا کوچ ہی اب — دکہائی منزل مقصود محبوب

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

ہمین دیکھا تو غصہ سی ہو گئی الٹی
یہہ عاشق شعلۂ او ر یار و محبوب

بجھاؤن آتش بارہی سی تو پھر کی
دکھا دی نالۂ دل دید و محبوب

ن بچتر ہی خیال خام و علت
تب ہجران مین ہی جو و محبوب

ہوئی پھر داغ فرقت جمع ایکجا
اڑا دی تو دۂ بارود محبوب

کسیکو دیر و مسجد کی طلب ہی
مگر اخترکو ہی مقصود محبوب

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلان

نہ بعد مرگ جنھونکو ہوا کفن مرغوب
نہ ہو گا اس تن عریان کو پیرہن مرغوب

گوارا رشک سے گا قبول ہی فرقت
رقیب آئین او نہین کرے جو انجمن مرغوب

کہان کا ادمی وحشت مین بستی کوہ و داغ
وہ ان سی کہ ہوئی آتش پیرہن مرغوب

اڑائی رشک سی حاسد ہمارا مصرع سر
کبھی نہ زاغ کو ہو بلبل چمن مرغوب

عزیز مین مری یوسف کو داغ ایسی یعقوب
نہ بھائیونکو ہوئی بھی پیرہن مرغوب

عبث یہہ آہ ہوی چشم صنم ستاتی ہین
اسیر دام بلا کو نہین ختن مرغوب

ہوا کو باندھتا ہون جو روش کی الفت مین
نسیم خلد کی خوشبو کو ہو سخن مرغوب

مٹا کی صاف کریگی ہزار موج نسیم
بلاکشونکو ہی ہر زلف پر شکن مرغوب

بنا ہوا ہی اگر بادشاہ حسن تو کیا
گدائی پیشہ کو ہی سکہ کہن مرغوب

وہ ناتوان ہون کہ جز استخوان نہین ملکیت
بہت ہی حضرت غم کو مرا بدن مرغوب

کسیکو اپنی وطن مین خیال غربت ہے　　جسیکو عالم غربت مین ہے وطن مرغوب

ہم اوسکی سبزہ خط کو تو جانتی ہین خضر　　کیا ہی چشمہ حیوان چہ ذقن مرغوب

ہر ایک مصرع اختر سی دل مین بہتا ہے　　کتاب کا و نہو ویکا برہمن مرغوب

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

چمن سی پہینک دیا میرا آشیان کیا خوب　　نہال جلکو گیا آگی باغبان کیا خوب

ہمارا یار تو ہی لامکان مکان کیا خوب　　خدا کی نام سی افزون ہی بی نشان کیا خوب

شباب مین کسی معلوم یہہ ضعیفی تہی　　عجب بہار کہین آئی ہی یہہ خزان کیا خوب

یہہ اشتیاق تہا قاتل کا ہمکو قتل کی وقت　　کہ چشم زخم کہلی ہی کہان کہان کیا خوب

ابہی سی آنکہہ دکہا کر عبث ڈراتی ہو　　ہوا ہی ذکر کمر بہی کہی دہان کیا خوب

خبر ہی اپنی ہی خسار زرد کی اوسکو　　یہہ ہمسی ہنستی ہی کہل کہل کی زعفران کیا خوب

کلام کو تو ہی ذرہ مگر کلام ہی مہر　　زمین شعر دکہاتی ہی آسمان کیا خوب

پڑی ہین داغ رخ صاف جامہ تن پہ　　دریدہ ماہ سی ہوتا نہین کتان کیا خوب

وہ بہی تو تنگ دہان بزبان ہوئی ہی ہم　　دہن کی وصف مین کہلتی نہین زبان کیا خوب

کہلا ہی آئنہ مین سبزہ خط رخسار　　زبان کلک سمجہی ہی این و آن کیا خوب

ہمین یہہ چاہئی تہا ہو سکی نہ وصف دہان　　یہانکی تنگ دہانی کہی دہان کیا خوب

اسیر ناف بہی چاہ ذقن سی ہو سیراب　　گڑہا تو جانتی تہی پر ملا کنوان کیا خوب

کونسی ہو مر کے زاہد حور کی الفت نصیب — بندہ ہی عاشق کیسی چاہی گور میں ڈوب

دام تدبیر کہیں صید نگہ ہو مرغ فکر — ای یکس طبیعت بحر الم افکار میں ڈوب

دُرد کا کیا غم ہی قاتل ہی ہماری چشم مہ — موج آب صاف ہی اختر اسی خنجر میں ڈوب

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلان

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

نہیں بہشت میں بھی انکو حور عین مطلوب — ہمیشہ حضرت دلکو ہی مہ جبین مطلوب

کریگا نقش قلم رسم یکا دل تسخیر — عجب طرح کا سلیمانکو ہی نگین مطلوب

در و غنکو پیے سی ڈرتا ہون آسمان نہ پہنچے — ابھی سی کہتی ہو تم ہی یہی ہمین مطلوب

گلو نہیں کام ہی شبنم کو باغ عالم مین — عرق کو رہتی ہی ہر دم ترے جبین مطلوب

ہمین نہیں دم گریان کو کسی جیب کا — جواب ترکو ہوئی میری آستین مطلوب

ہمیشہ پاس ہی طالب ہی مری احباب — مگر خیال کمر مین ہی وہ ہمین مطلوب

وہ مہ ہی عقد ثریا مین داغ حجلہ کا — ہماری جسم مین دل کو ہی خوشہ چین مطلوب

نظر مین ایک سی بہتر ہی ایک دنیا ناز — پری کو دیکھ لین جب ہم تو ہی حسین مطلوب

نہین ہی ہاتھ اٹھاؤ تو نہین طالب — خدا کیو اسطی چھوڑو نہین نہین مطلوب

ہمین بھی آتش دوزخ خرف کیا رام — نگاہ یا کسی ہی روی آتشین مطلوب

ہمین نہ نوش کرینگی کبھی نحس طبیعت — وہ نیش دلمین ہی کانہ انگبین مطلوب

ابھی تلک تو نہین عشق بنگئی یہہ طالب | ہوا ہی شاہدِ معنی کہین کہین مطلوب
ہماری پاک ہی طالب ہی گو خجستہ کا | غزل ہماری ہی نہین تجکو نکتہ چین مطلوب
نہی ہی آج مربع نشین ہی اختر | کہ نقشِ جب سی نظر آجکی کہین مطلوب

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلاتن

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

بدونکی نیکیان ہی پہر ہین وہ طریقِ صواب | بہت سمجھتی ہین آسان یہ دقیق صواب
وہ بد ہین نیکیونکا مجھی دل ہلتا ہی | شتابِ صادق ہین سچ تا ہو نہین رفیق صواب
ہر ایک نیکی کی بدلی برائی کرتا ہی | ابھی تلک تو نہ پایا کوئی شفیق صواب
یقین ہی کشتی افعال ہو اتر جاوی | روان ہی بحرِ فنا مین جو یہہ غریق صواب
جو نکو راہ ملی کی نہ نیک صحبت مین | گروہ غیر نکالیکا یہہ فریق صواب
رقیب بنہ جلائینگی آہِ کاذب سی | تمہارا عاشقِ صادق تو ہی حریق صواب
بری بدی ہین اس اختر کا کام تا ہی | بتو خدا کی لئی اب کرو طریق صواب

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

پسند آگیا اوس بادہ خوار کا اسلوب | وہ دیکھ نشہ کی انکھین خمار کا اسلوب
جو بجلی آئی تو سمجھا کہ ہی نشانی مرگ | نہ پائیگا یہہ کوئی مضطر کا اسلوب

کنارہ گشتہ وہ ہوئی خاک ہمکنار ہین — ملا نہ کوئی صنم گلعذار کا اسلوب
ہر اک کلا بیکو اہی عندلیب بھر بھر دی — چمن سی جاتی خزاں ہو بہار کا اسلوب
یقین ہی رنگ شفق روی چرخ سی اُڑتا — جو دیکھی کسی نگار کا اسلوب
زلال نوش ہو ساقی چھٹا ملی بط می — کبھی دکھاتی ہوا اس آبدار کا اسلوب
ذلیل شاعرونکی آنکھہ مین کھٹکتا ہی — کلام مین ہوتا ہی جس طرح خار کا اسلوب
ہمین تو آنکھہ لڑانی سی شرم ہی ای برق — دکھا سحاب دل اشکبار کا اسلوب
ذقن نہی ہی تو بادام چشم پستہ دہان — وہ سرو ہی شجر میوہ دار کا اسلوب
خیال یار مین بین السطور چھوڑ لے بنے — ہر ایک بیت مین ہی کوہی یار کا اسلوب
ہر ایک خوشہ نیستانہ ہا تہہ ملتا ہے — دکھا یا بمر وپی کیا سنگسار کا اسلوب
شرارتین نکرو ای بتو خدا سی ڈرو — دکھا یا سنگ مین تمنی شرار کا اسلوب
نشانی چاہئی قاصد ضرور مہ رو کو — دکھا دی مہر دل بیقرار کا اسلوب
ہزار نرگس شہلا بہی زرد ہوئی ہی — چمن مین پاتی ہی کب چشم یار کا اسلوب
کھلا صدا ہی سلاسل سی یہہ گل لالہ — کڑی کو جان دل داغدار کا اسلوب
پڑہین تو پائین کی عاشق مزاج ہی آرام — یہہ شعر ہی شجر سایہ دار کا اسلوب
کیا ہی اختر بیدر کو سہ نی کمر سی قید — تمہین بہی ہوتا ہی ایسا شکار کا اسلوب

بحر رجز مثمن مطوی مخبون مسبغ

مستفعلن مفاعلن مستفعلن مفاعلان

رنگ ہی گلعذار کا پیرامقلب القلوب ٨٧ باغ ہی اس بہار کا پیرامقلب القلوب

گردش بخت کیا غرور بیا ہی الا ہی مرور گردش چشم یار کا پیرامقلب القلوب

ہو گئی باغکی بہار جیسی کھلا ہی لالہ زار دل یا ہی الٹ ہزار کا پیرامقلب القلوب

رنگ چمن بدل گیا تہا مالی دل تو تہی بجا بلبل بیقرار کا پیرامقلب القلوب

گردش بخت ہی کمال سو پلٹ گیا ہی ال پہیردی ل بہی یار کا پیرامقلب القلوب

پہول بنا ئی خار کا داغ ہی لالہ زار کا رنگ ہی روی یار کا پیرامقلب القلوب

شوق بڑہا اوسی ابہی اختر زار کیا عجب دل نہ کہتا ئی یار کا پیرامقلب القلوب

مفعول
مفاعیل
مفاعیل
مفاعیل

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

ایکبار جو دیکہ کہان دیدۂ یعقوب جب گم ہوا یوسف سا جوان دیدۂ یعقوب

آجاتی خط شوق جو یوسف کی طرفسی پاوینگی عوض ہوویں ان دیدۂ یعقوب

آجاتی تصور مین جو تصویر بد گر ہوجاتی رخ مہ سی کتان دیدۂ یعقوب

اسطرح رولاتا ہی جلا کر مرا یوسف دی آتش سوزا ن دہوان دیدۂ یعقوب

یہان کثرت بادہ تو وہان شدت گریہ الفت مین ہی یوسف کی وہان دیدۂ یعقوب

ہر زخم لہو روتا ہی اس تیر مژہ سی لیجاتی نہ کچھ اور گمان دیدۂ یعقوب

چلا دو کرشمہ مین جو یوسف ہوا پر رخ مین تیر مژہ اوسکی کمان دیدۂ یعقوب

اشک عیان جا ہمین بیٹی کی دکہایا کیا معجزہ کرتا ہی نہان دیدۂ یعقوب

قاصد جو جواب خط یوسف کی طلب ہے — تم نی لکھی کھل کھل کی بیان دیدۂ یعقوب

چاہِ ذقنِ یار مین ہی یوسفِ دل قید — ہر سو تا ہوا اشک کنوان دیدۂ یعقوب

اف وہ ذقنِ یار سی ہی شدت گریہ — وہ کھلا تا ہی ہر ایک کنوان دیدۂ یعقوب

سوتا ہون یہ یوسف کی تصور مین ہو گریان — یہ چشم کا بنتا ہی کنوان دیدۂ یعقوب

خالی ہی رخ یوسف دوران سی اگر دل — لو اشکون سی بنوائی کنوان دیدۂ یعقوب

لگوائی اگر تیغِ نگہ سان پہ یوسف — ہو جائی ابھی سنگِ فسان دیدۂ یعقوب

اڑ جائی اگر بو ہی رخِ یوسف گلرو — کیونکر نہ بنی برگ خزان دیدۂ یعقوب

بندش کمرِ یار کی اب چاہی احسن اشہر — باندھا ہی میان تمنی کہان دیدۂ یعقوب

بحر ہزج مسدس مقصور

وہ نازک ہی یہان اندازِ مجذوب — اوٹھا سکتا نہین وہ ناز مجذوب

مسیحا وہ تو سودائی ہی عاشق — جو نکلا منہہ سی ہی اعجاز مجذوب

اڑا مرغِ زبان سی دامِ صیاد — رکی کب طائرِ پرواز مجذوب

سخن سی طائر آزاد ہی صید — دہن مین ہی بان شہباز مجذوب

کہا جو منہہ سی نکلا وہ ہی دل مین — چھپائی کس طرح وہ راز مجذوب

نہین کچھہ نسخۂ اکسیر سی کم — ہر اک شعرِ مرکب ساز مجذوب

ترانہ باغ مین گائی جو بلبل — بی صحرا مین نالہ ساز مجذوب

ہوا انجام سودا وصل جانان ن   نہ سوچا ہجر مین آغاز مجذوب
کہان تک مار تا پہرتا ہے اختر   صدای شعر ہی آواز مجذوب

بحر ہزج مسدس مقصور

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

بجا ہی قاصدِ محبوب ایوب   پڑہی اُمت پڑہی مکتوبِ ایوب
جو ایذا ہو گوارا ہے وہ دل کو   بنایا صبر سی کیا خوب ایوب
دکہا پہر موج معشوق حقیقی   روان ہی بحر عرفان ڈوبا ایوب
کیا ہی ضبط نالہ فرط گریہ   بنا و چشم دل یعقوب ایوب
پڑی کیڑی بدن مین صبر کر تو   غذای داغ ہی مرغوب ایوب
اُسیکی بیقراری اوسکی طالب   ہماری صبر کا مطلوب ایوب
ہد کسی دل نکالا مین نہ بولا   دکہایا کیا ہی خوش اسلوب ایوب
وہ صابر ہون عجب کیا اسکا اختر   بناون پہر کوئی محبوب ایوب

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

رہتا ہی دو عالم تری یکتائی کا طالب   دل کثرتِ مردم مین ہی تنہائی کا طالب
پہر گردش بیہودہ کا مطلوب ہی ساقی   پہر کاسۂ سر ہی کسی سودائی کا طالب
آنکہون نی تجہی دیکہہ کی کیا کچہہ نہ دکہایا   پلکون کی زبانو نسی ہون بینائی کا طالب
کیا رشک ہی قابیل نی ہابیل کو مارا   امید نہین بہائی ہو کیا بہائی کا طالب
درویش صفت آنکہہ کا کاسہ بہی ہی دید   دل جیسی ہی اوس کافر ہرجائی کا طالب

کیا ننگ ہی کیا عار ہی ہی عاشق کامل — بدمست نہ کیون دہیان مین رسوائیکا طالب

دریا نکو کیونکر ہو گوارا قدم غیر — رہتا ہی ہمیشہ سر در پہ جبین سائیکا طالب

سینہ مین ہی دل ماہی بحر نہی سا تڑپتا — پر آنکہو نسی ہوا ہی آہوی صحرائی کا طالب

فرقت مین کلی کہل گئی یا چہٹ گئی بندوق — ہون گلشن ہستی مین صف آرائیکا طالب

دیوانہ ہی دل اوسپہ تجہی جیسی ہی نکہا — ہوتا ہی نظر باز تماشائی کا طالب

اختر یہ خط سبز صنم کا ہی پڑا عکس — دریا مین رخ ماہ جو ہی کائیکا طالب

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

کیون نہ ہو ہجر مین وصف قلق و بالا سیماب — دل بی تاب سی ہی عالم بالا سیماب

بیقراری مین رولانی لگا وہ نور نظر — عوض تار نگہ ہو گیا جالا سیماب

داغ بی تاب مٹا سکتا ہی ای جوہری کیا — سینہ صاف پہ ہی موتیکا مالا سیماب

عارض سرخ پہ بی تاب دل بلبل ہی — رنگ گل اڑ گیا اور ہو گیا لالا سیماب

بیقراری سی رخ مہ کی نشانی تہا یہ داغ — تیرہ بختی سی بدن پر ہوا کالا سیماب

خار ہجر اسنی نہ ٹوٹا دل بی تاب مرا — وادی وصل مین ہی پاؤنکا چہالا سیماب

دل اُبلتا ہی جو چاہِ ذقن جانان مین — منہہ تلک آنکی ہو جاتا ہی نالا سیماب

کہینچ لیجائی اہی ساقی دریا دل کو — دل بیتاب سی ہو جائی پیالا سیماب

عین بیتابی مین لکہی ہی غزل فرقت نے — یکقلم ہو مری اشعار پہ ہالا سیماب

کھینچ لیتا ہی کسی اور ہی پارہ کو　　رتبہ دل سی نہو ویکا دو بالا سیماب

مینہہ نہ کہلواؤ رقیبو نہ مجہی تسکین دو　　قرطِ بی تابی دل کا ہی نوالا سیماب

کیمیا اختر نہ پارہ بنا بی کا ضرور　　بی قراری سی بہت ہی تہ و بالا سیماب

بحر ہزج مثمن اشتر مسبغ

تیرہ بخت کیا پائین ترا روی عالم تاب　　لکہہ دی خطِ عارض مین اپنا موی عالم تاب

فکرِ زلف و رخ تجہو روز و شب کہلاتی ہی　　شمع استخوان سی کر جستجوی عالم تاب

عارضِ گلگون کیا چمک دکہاتا ہی　　تا کسی نہ سونکہی تہی ہمنی بوی عالم تاب

میکدی مین آیا ہی مرا ساقی سیہ رو　　جام مہر بہر بہر دی یہہ سبوی عالم تاب

چاندنی ہوئی میلی چاند کی پہٹی تہیلی　　سیمتن دکہا وی منہہ آج سو عالم تاب

آینہ کاتہ کیون ہی داغِ عقدِ پروین ہے　　کیا مجہی سخن چین ہی آرزوی عالم تاب

شعر مری کب چمکی مثل حضرت آتش　　کب جہکو زلی پائی مہ سی خوی عالم تاب

فکر سی مرا ہر شعر موتیونکا مالا ہے　　کیا عروس مضمون ہی کیا گلوی عالم تاب

دوشِ مہ سی سرکا دی اوسکی زلف کی زنجیر　　پہر دکہا دی مشاطہ وہ گلوی عالم تاب

نیلا ڈورا ہیکل کا ہونٹہہ سپر آسمیا ہے　　سر نہ خموشی ہی یہہ گلوی عالم تاب

ساقیا نہو عازم شرب می نہین لازم　　جام مہ کا ڈہوکا ہی گلوی عالم تاب

شیشہ مہر تابان ہے یا مہِ درخشان ہی　　یا سبوی بستان ہی یا گلوی عالم تاب

چہٹ سکی نہ یہہ ساغر چوسی بہت لب تا　　تا نہ نہہ تکا ای اختر تب گلوی عالم تاب

فاعلن
مفاعیلن

فاعلن
مفاعیلن

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات

زلفین بنا ہین رخ پہ بگڑ کر تمام رات ملتا ہی چاند آج بچھڑ کر تمام رات
زنجیر زلف کھینچ کی لائیگی صبح گاہ خورشید رو اوٹھا ہی بگاڑ کر تمام رات
اوس مہروش کی دانت سی شبنم نی رو دیا موتی ہین آنکھہ سی جھڑ کر تمام رات
یاد سحر سی دل مرا آنکھون مین آگیا حلقہ مین تک جما تھا اکھڑ کر تمام رات
گلشن مین یاد قد سی سحر ہی نمود ہی جھک کر ملا نہ سرو اکڑ کر تمام رات
پھاہا اتارون داغ کا خورشید ہو طلوع اوس جنگجو نی کاٹی ہی لڑ کر تمام رات
قاتل سحر ہی گلی کہہ تری تیغ آب دی لوہا چٹاؤن اوسکو رگڑ کر تمام رات
ماری تھی گردش رخ خور کی جو الفلک آنکھون مین دل بسا نہ اجڑ کر تمام رات
سرو سہی کو توڑ کی دہر دو نکا باغبان اینڈا کیا وہ ہم سی اکڑ کر تمام رات
صبح وصال ہی شب فرقت مین رنج و غم ملتی ہین ہم سی یار بچھڑ کر تمام رات
کیونکر پڑین نہ ہاتھہ مین ہر صبح آبلی گلچین نی چمن مین بگڑ کر تمام رات
اوس جنگجو کی یاد جو تہین بیوفا بیان اختر ملا نہ یار سی لڑ کر تمام رات

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

کیونکر نہ موم دل ہو مرا زیر رخ بت وہ سنگدل جو کہتا ہی پردہ مین سخت سست
تھک جای کیون نہ گردش چشم حبیب سی پیر فلک جوان نہین ہی یہہ بخت سست
ای ملک فکر تاج مضامین اوٹھا لیا شاہان شعر بیٹھی ہین بالای تخت سست

اوس گل ہی قدکشی کی ایسی سرو گڑ گئی
گلشن مین اینڈلی ہین کمر مین کرخت سست

سایہ قد پر یکا جو گلشن مین پڑا یک بیک
لجیائی کی مثال ہوئی سب درخت سست

یہ حسین بیخودی ہی کہ آنکھین تو بند ہین
اختر شرابخانہ مین یکتا ہی سخت سست

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

تیری کوچہ کی فضا کسطور سی پائی بہشت
بعد مردن عاشقون کو خاک خوش آئی بہشت

بار رشک حور ہی سب داغ گلہای بہشت
حور کی مجکو تمنا ہی نہ پروای بہشت

رند یاد کوچۂ جانان مین جنت کو گئی
زاہدونکو لیگیا دوزخ مین سودای بہشت

سیر کوی یار بیداری مین ہتی نہی مدام
آنکھہ لگتی ہی تو کرتا ہون تماشای بہشت

آج آیا یا علی بارہ دری مین حور وش
قصر قصر خلد ہین سب ہین درہای بہشت

ہول اٹھ جائی جو میری آہ آتش رنگ کا
بن کیاہ خشک کی مانند جل جای بہشت

ہور جانی دی در پا داوسکی تو ہون ہم رستگار
سیدہی لیجائیگی دوزخ مین تمنای بہشت

وہ پری رو حور کی بدلی جو جنت مین ملی
اسقدر رہولون کہ مجہہ تہا سی بہر جای بہشت

داغ دل ہین اسقدر وسعت ہی اکگلزار حسن
پہر گلگشت آئی گر اسمین تو تہک جای بہشت

اوس گل عارض کا نظارہ کری گر ایکبار
حور و غلمان سی ہین تصویر کہنچوائی بہشت

تجکو دعوای خدائی خلد ہی کوچہ ترا
شرم سی شداد کا کیونکر نہ چہپ جای بہشت

گرد کہا دون مین فضا گلہای داغ یار نی
بوی گل کی شکل اڑ جای یہہ شرمای بہشت

میرا مالک کہی دوزخ مین تو جنت ہی مجہی
مجکو اختر اب نہین زنہار پروای بہشت

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

سید ہی طرح نہ سروتی کا سخن درست — تب تک نہ بل گری مرا سر و تن درست

بلبل کا فصل گل مین کرین ہم چمن درست — معشوق کر رہی ہین ہمارا وطن درست

وحشت مین تارِ زلف اگر یاد آئی کا — زیر زمین رہیگا نہ تارِ کفن درست

عاشق ہون مین جو اوس گل نازک مزاج کا — اکثر طبیب جانتی ہین مجکو تندرست

گلچین کو گوشمال ہوا منہہ بگڑ گیا — گل کی نظر نہ آئی جو گوش و دہن درست

فرہاد کیون بگاڑ رہا ہی اس بہار کو — شیرین کی یاد آئی مگر انجمن درست

[illegible]ون نوکی دیکہ کو مدت سی فکر ہی — کیونکر رہیگا جسم بہ رخت کہن درست

جب تک کمر بل گیسوی پیچان کا جای کا — سید نہو گی شاخ نہ ہو گا ہرن درست

کہائی ہا سک صنم تو کہین تن بگڑ نہ جای — سونکہی ستی تار زلف کب ہی بدن درست

کردان کر گا زیر زمین گیسو کا کنج — سید نہ کہودی قبر مری کو بکن درست

مرجہا کی ٹوٹ ٹوٹ پڑی شاخ پر سی گل — کیا عندلیب آج ہوئی نعرہ زن درست

اختر نہ اپنی سرو کی زلفون کی راہ کاٹ — سید ہا چل اب خطا کی طرف ہی ختن درست

بحر خفیف مسدس مخبون مقصور

خضر گردش مین ہی جو ساری رات — پہر لی کر کی کیا گذاری رات

بلبلی موج گل سی پہوٹ گئی — آبلون پر رہی خار ساری رات

ماہ رخ برج زلف مین آیا — کیا سیہ ہو گئی ہی ساری رات

وصل کر صبح سی ملی شب ہجر — ہجر کے نذر یہہ گذاری رات

نوچ ڈالون تو مہر طالع ہو — داغ کا ہی کھنڈسار ی رات

تیری کوچہ کی دہیان ہین بی مہر — گیا اڑاتا ہون خاک ساری رات

ہجر وصل کی نشانی ہے — مہ رخونکی ہی یادگاری رات

یاد ابرو سی سخت جانی ہے — میری ماتم سی ہوئی ہے عاری رات

بی پری دیو شب کو مفتون کر — سایہ سان ساتھ ہی ہمارے رہتی رات

ہجر وصل ہو گئی کافور — شمع کرتی ہی آہ و زاری رات

ہیا روشن کی عشق سی مجنون — زلف لیلی ہوئی ہماری رات

شب گیسو مین ہین جو جون افشان — مہ و اختر لی کیا سنواری رات

بحر مضارع مثمن اخرب

(مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن)

ہر ہر نگاہ مین بلبل کو خار الفت — ہی حسن گلرخان بہاری بہار الفت

رنگہ سی خمی اس مرغ دل کو کیجے — ایسا نہ پایی کا کوئی شکار الفت

اوس کمسنی کی در پہ رکھتی پہرتی ہین اپنا ہم سر — خانہ خراب تیرا ای روزگار الفت

اوس مہروش کے دل مین ای اگر جگہ دون — مجمر ہو میرا سینہ روشن ہو نار الفت

اوسکا گلی لپٹنا تربت مین یاد آیا — دیگی لگی زمین بھی مجکو فشار الفت

رنگ محبت دل عاشق تمہار الیوی — آئینہ رو نہ لایا آخر غبار الفت

مین کہری یہہ کہوٹی باتین گیا یہ کیجی — جاتا ہی اس چلن سی سب اعتبار الفت

رفتار یار پر مین ملتا ہون ہاتھ اپنی — سینہ پہ گل کھلی ہین اب کی بہار الفت
اختر یہ میری ہمدم مین غمگسار اسکا — الفت نثار مجھ پر اور مین نثار الفت

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلان

شب گیسو کا یہ پہلا ہی اثر آجکی رات — نظر آتا نہیں جو نور سحر آج کی رات
قد موزون سی لئی سیب ذقن کی بو سی — شجر حسن سی توڑی ہین ثمر آجکی رات
رخ انور سی وہ بی پھر ہوا گل رہزن — ٹھگوا ای خضر مبارک ہو سفر آجکی رات
سلسلہ حلقہ گیسو کا جو باریک ہوا — شاعر ڈھونڈ لی ہو تار کمر آجکی رات
یار ہی رفتار سی کس سرو کو ہو لی قمری — کسکی ٹیڑہی نظر آتی ہی نظر آجکی رات
پر لگا دیگی قفس مین مجھی گل وحشت عشق — لی پرونپر ہوا پر یونکا گذر آجکی رات
عید کی شب ہی قبا غنچون کی پہنی ہین شجر — کج کلہ ٹوپیون نین رکھتی ہین زر آجکی رات
کیا رخ صبح صفائی سی در آیا اس مین — آئینہ خانہ ہوا ہی مرا گھر آجکی رات
چشم نازک سی جو دم بھر یہ ہی بسمل ہر شک — کیا حبابونکی طرح ترتی ہین گہر آجکی رات
ہو تریاق دہن صبح کو اعجاز مسیح — مار گیسو سی جو پہنچی کا ضرر آجکی رات
باغ مین کیا کسی بلبل سی اڑائی ہین مزے — مجھی عریان نظر آتی ہین شجر آجکی رات
چرخ چارم سی زمین پر کوہی اختر اترا — مجھی فق فق نظر آتا ہی قمر آجکی رات

بحر رمل مثمن اخرب مکفوف محذوف

سایہ قد زہرا کا جو پا جائی قیامت — کٹ کر وہین اوس راہ سی ٹل جائی قیامت

رفتار سے پامال ہین جو پای قیامت — سینہ جو ابھار و وہین چہپ جای قیامت

قامت کا قدِ راست ہی جو پای قیامت — محشر ہی دکہائیگا یہہ سودای قیامت

کیا سرو ہوای قد و بالا سی ہلیگا — زاہد کو عبث ہو گیا سودای قیامت

کس گل کی گریبان سی بلبل کو ہی پرخاش — کیا آج تلک یاد ہی فردای قیامت

ہو جاون اسیرِ قد و بالا سر بازار — سودائی ہین جائیگا سودای قیامت

ای سرو ضعیفی مین کمر اس لئی خم ہے — تہا عہد جوانی مین جو جو پای قیامت

آئینہ مین پڑجای جو تری قد کا جو پرتو — آجائی قیامت اسی بالای قیامت

کس سرو کو رفتار سی کہتا ہوا منظور — کس باغ مین گل کو ہوا سودای قیامت

ای حور تری قد سی فقط انس ہی اپنا — شاید رہِ جنت ہی کو بتلای قیامت

ایسی ہی تری چال ہی ای آفت دوران — تو سامنی آجائی تو ٹل جای قیامت

امید ہی محشر کی مجھی قبر مین یارب — اختر کو علی سی کہین ملوای قیامت

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

ای ترک ابرونسی رخ مہر و ماہ کاٹ — پرزی اوڑا کلو نکی سر کجکلاہ کاٹ

جوہر مژہ کی کہل گئی تیغ نظر مین یار — شمشیر خوش غلاف سی تیر نگاہ کاٹ

دو ٹکری اپنو غنچہ گل ابروون سی ہو — تیغ دو سر کا دیکہہ لین ای کجکلاہ کاٹ

غربت مین خاک اڑآئی ہین کوچہ وطن ہوا — ہم ہین فقیر شاہ نہ یہہ شاہ راہ کاٹ

حاصل ہوا نکم ہی مضامین زلف کا — اندہا اگر نہین ہی تو مار سیاہ کاٹ

لگنی کنہ کی فکر تری ابرووںکو ہے ‏ بیداد حکم پر ہی سرِ بی گناہ کاٹ

ہرگز نسیم صبح نہ چہوڑیگی مشت خاک ‏ برباد دیسی بہار نبی ہو گہر کی راہ کاٹ

ابرو یہہ رقیب بہی قبضہ نکر سکے ‏ اے ترک تیری تیغ کا ہی بی پناہ کاٹ

قاضی یہہ تیری شرع کی کروٹ بدل گئی ‏ سچ سچ گواہی دی تو زبانِ گواہ کاٹ

ہی کوردل رقیب نہ لی مہر کی ضیا ‏ اے دل پہنسا جو زلف مین شامِ سیاہ کاٹ

افسوس ہی بارِ زلف کا دیوانگی نہین ‏ لہرائی خواہ آنکی تو مجہہ پہ خواہ کاٹ

جو رنگ ہو گئی ہی کسی عہد مین رقیب ‏ اختر مجہی تو یاد ہی ابرو کا آہ کاٹ

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

ڈٹا ہر ایک سخن مین جو بس سی صاف الٹ ‏ کلام بی ادبانہ کیا معاف الٹ

صفای رخ دل حیرانکی کہولدی قلعی ‏ حجاب دور ہو آئینہ کا غلاف الٹ

لگی ہین فاکتی یعنی فنا ہون سب دم مین ‏ جو موج بحر کی تا نتہ ہی ناف الٹ

وہ ترک لشکر مژگان اگر کری سیدہا ‏ تفنگ آہ سی اندل صف مصاف الٹ

ہوا جو زلف کا مجموعہ منہہ پریشان ہی ‏ ورق یہہ مصحفِ رخکی نہ بر خلاف الٹ

عبث پری ہی یہہ دیوانہ نفس امارہ ‏ یہہ دیو چاہتا ہی جاکی کوہ قاف الٹ

ہماری کہاں عبث کہینچتا ہی خامہ فکر ‏ کمر کی سوچ مین مجکو نہ موشگاف الٹ

خبر صحیح نہووی تو پہیر مخبر کو ‏ ضعیف ہو جو محدث تو اختلاف الٹ

زیادہ کوئی کو رد کانہ کردلا کچہہ غم ‏ یہہ فال ہوتی ہی معشوقکی جو لاف الٹ

چمن مین گل سی دیکہو وہ اینڈائی شمشاد | بنائی تجکو بہی سیدہا جو ستی معاف الٹ
نہین بچاونی بہی مگر کی جائی تنک سی الحاپا | جو منہہ سی موسم سرما مین تو لحاف الٹ
حرم مین آیا ہی اختر بہلا دمی صورت | خدا کی واسطی پہر کعبہ کا طواف الٹ

بحر رمل مثمن محذوف

بلبلون کی فوج چمن مین پر کترتی ہین عبث | باغ مین صیاد ہی گلچین سی ڈرتی ہین عبث
اسکی محرم دیکہہ نا محرم حیا بونکا ہی دل | کہاٹ مین آب روانکی دل ٹوٹرتی ہین عبث
شعلۂ فرقت تماشا ہی شب تاریک مین | شعبدی غول بیابانی یہ کرتی ہین عبث
سائر خرد مکیدان تن مین ایسا جوش ہی | چشم زبان سینک لونکا وہ شوق ہین عبث
لعنت چاہِ ذقن مین کہینچ لاتی ہین رقیب | انگلش چشمون سی ہا میری دل پہرتی ہین عبث
انتظار روز وصلت کیا شب ہجر انسی ہو | گیسوی شبگون رخ خور پر بکہرتی ہین عبث
اہل بکارون مین ہی قاصد خبر یہ شاہ حسن | کار بیکاران جو کرتی ہین نکرتی ہین عبث
یہ مین سبزۂ خط دیکہہ کر حیران ہوئی | آہوان چشم سی ریحان کو چرتی ہین عبث
روز وصلت مین پی سایہ سی کب آسیب ہے | یہ بشر دیو شب ہجران سی ڈرتی ہین عبث
مار زلف یار کا خم خوب سا سیدہا کرون | تیغ ابرو مار کر وہ مجہیہ مرتی ہین عبث
میں مشتاق ہم آغوشی کو کیا دیکہی حسین | ہاتہہ ملواتی ہین یہ سینی کی بہرتی ہین عبث
کاٹ ڈالین وہ گلا بیگا گلا می نوش مین | ہم سبوی لیہ جام غم کو دہرتی ہین عبث
تو سو جانان کی کبہی پہر پریشان ہی غبار | ہم بگڑ جاتی ہین وہ بنا کی بکہرتی ہین عبث

تیرہ بختی ہی گھٹا ہی انکو گیسوی رسا — یہ رقیب روسیہ الفت مین کرتی ہین عبث
کوچ کرتی ہی بہار آئی خزان گلزار مین — نکہت گل کی روش بھی اُپھرتی ہین عبث
مین ہی حیلہ کھینچکر پہونچی الگ پہٹک دوان — باریان درگاہ مین جاکر وہ پھرتی ہین عبث
آہوان وصل کب صحرائی قسمت مین رکھین — چارۂ غم اُنکی بیچارہ کیا چرتی ہین عبث
تیرہ بختی کسکی ہی دہتا لگا یا چاند کو — کونسا اختر ہی جسپر آپ مرتی ہین عبث

ردیف

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

عشق مین ادنیٰ بحر جو یکی ہی بہہ ہیتا موج — مضطرب ہوکر بنی ہی ماہی بی آب موج
بہ سجاہی آب دندان مین بہہ عاشق آپ کا — دیکھی دکھلاتی کی اب کونسا گرداب موج
کس حسین نی جہانک کر دکھلا دیا چاہ ذقن — جوش کھاکر مارتا ہی معدن سیماب موج
عشق کی دریا مین میری بندہ گئی ہین تار تار — ای صنم سرگشتگی سی بن گئی گرداب موج
غسل کو دریا مین اُترا ہی جو میرا ماہ رو — ہر بہنور مہتاب ہی اور ہر خط مہتاب موج
ست لگی جبین جبین جب ذبح مجکو کر چکی — جب بہا دریا لہو کا ہوگئی نایاب موج
غرق ہون الفت مین تیری ای دُرِ دریای حسن — دیکھتا ہون شب کو سوتے مین میان خواب موج
غوطہ زن جو فکر مین اسکی ہو بہ جائے تُو بہون — ہائی اختر کون اسی ہی عالم اسباب موج

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

دلکو کشش ہی وک سر پر غرور کھینچ — پاؤن بڑہا یا ہاتھ کو لمبی ضرور کھینچ
مومن کو دخت رز سی کنارا ضرور ہی — عصیان نہون بغل مین جو جنت مین حور کھینچ

دیکھی کلام سی ید بیضا ہی کی ضیا   موسی کبھی تو پاؤنسی ہی نور طور کھینچ

زلفوں نہیں یا ور خسی جو منہہ پر ہو دود دل   یہہ صبح ہی سیاہ ہو شب کو جو نور کھینچ

مجنونکی پاس قیس ہی آیا نہیں سبہی   زنجیر پا میں غل ہی مجہی دور دور کھینچ

ای اوک قصر تمین پڑا رستی سی رنج   اس دا ہو قدحہ مجکو نہ تو بی قصور کھینچ

پردیمین ہو گیا دل ناساز تار تار   مطرب بسپر بغل مین نہ تو بی سرور کھینچ

زہاد پاؤن بڑہ گئی شیشہ کو روک لی   پتھر پڑین جنونپہ بسر پر غرور کھینچ

رو سن ہو نہین یقین سی مجکو ہی اتقا   غلمان سمجھہ بغل مین اوٹہی رشک حور کھینچ

ای عشق حسن جسنی حرکرمی سوا ہوئی   اس نار مین جلا کی بدن اوسکا نور کھینچ

وہ ماہ آج رک گیا تیری کلام سے   اختر بس اب زبان بہی اپنی ضرور کھینچ

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلان

غنچہ ساں ہم ہمہ مین اوس گل کی تقریرونکی ہیچ   مطلب دل اب بیان کرتی ہین تحریرونکی ہیچ

وصل کیونکر ہو مقدر ہو رہا ہی منقلب   سیدہی باتین الٹی ہو جاتی ہین تدبیرونکی ہیچ

بکی سب آزاد اوسکی دام گیسو سی ہوئی   ایک ہم باقی رہی ہین ہماری زنجیرونکی ہیچ

گیسوونکی عشق مین زنجیر پہناتا ہی کون   آپ ہین جکڑا ہوا ہون دہری زنجیرونکی ہیچ

ابروونسی قتل کرتا ہی تو کافر قتل کر   اک مسلمان گہر گیا ہی دہری شمشیرونکی ہیچ

کر سکو نہین کیا تری وی کتابی کی صفت   شرح ہی اس مصحف ناطق کی تفسیرونکی ہیچ

ترکِ چشمِ یار نے مژگانکو پھر سیدھا کیا ... دیکھیے کس طرح جان بچتی ہے اب تیروں سے

چشمِ وحدت بین سے جب دیکھا مرقع دہر کا ... اک اوسیکی شکل ہے ان ساری تصویروں سے

چپکی سہتے ہیں ستم ہم اُف بھی کر سکتے نہیں ... آہ کی طاقت کہاں ہے ہم سے دلگیروں سے

جبسے تیری ماتھے کی افشاں کا میں عاشق ہوا ... سب ستارے آگئے ہیں میری تسخیروں سے

خواب دیکھے ہیں تری زلفِ سیہ کے بارہا ... کیون دلِ ابتر نہ اُلجھے اسکی تعبیروں سے

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

اشکِ سیاہ بخت رکھے آبروی صبح ... رو کر شبِ فراق میں ہے جستجوی صبح

تو سیرِ رخ حبیب اڑالی جو صبح دم میں ... کرتا نہ قصہ خوان کوئی گفتگوی صبح

گیسو سے رخ نکال شہ حسن مثلِ گل ... بلبل کو آئی شامِ غریبان میں بوی صبح

ای شامِ ہجر قاصدِ جانان ہے کہو دیا ... سینہ خراش کرکی رونا ہے سوی صبح

سینہ کو چاک کر دلِ روشن دکھا جمال ... نکلی مری بغل سے نہیں ہے یہ خوی صبح

زاہد حضورِ قلب سے پوشیدہ رہ نماز ... یادِ جمالِ مہر سے ٹوٹا وضوی صبح

ای مہ لقا جمال تو پر تو فگن ہوا ... داغ سینہ میں دل میں نہیں آرزوی صبح

اوس مہروش کی وصل سے دلا ہوں ہجر میں ... کہو شتاہے میں خوب سا شکوہ گلوی صبح

میخانہ فلک یہ تو دورا ہے شام کا ... ساقی جو مہر ہو تو بنائیں سبوی صبح

وہ تیرہ بخت زلف سیہ فام سے ہوں ... چھپ جائے میری سامنے کیونکہ نہ روی صبح

کیا یاد رخ سے چار پہر کا ہے حوصلہ ... رکھتا ہوں دل تو آٹھ پہر روبروی صبح

ردیف حا

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

کیسی شب مین یادِ رخِ یار ہو نصیب — اختر تری نصیب سی کہلتی ہین موی صبح

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

غنچہ مین ہی شراب بہین پر شکستِ شاخ — بلبل ہی اس گلابی سی ہی مے پرستِ شاخ

کم ظرف باغ دہر مین کب تب سنبہل پائین — گلشن مین فوج خار سی کب ہو شکستِ شاخ

ہر برگ یاسمن پہ گمان ہی یہہ باغبان — اُٹہا بلائین لیتی کو غنچہ کی دستِ شاخ

تنہا ہی تاکمین ہی نہ غنچون کی آڑ کر — نازک ہی عندلیب بہت دارِ پستِ شاخ

پہاند یگا بحر حسن کو یہہ عشق کس طرح — دیکہی نہ موجِ گل مین کبہی ہم نے جستِ شاخ

ہر رو نگتا ہی تنہ گل داغ کی قریب — وہ جا بہ ہون بدن یہ ہی جسکی نشستِ شاخ

ساقیکی ہوش صاف ہین گلشن مین دیکہنا — غنچہ کا ہی گمان وہ با چشم مستِ شاخ

ہی طفلِ غنچہ یاد ہی یہہ کب کی بہی — اُٹہا طمانچہ مارنکو تجہہ پہ دستِ شاخ

کانٹا ہی موجِ گل مین لگی عندلیب کو — کس طرح سے زمین لگاتی ہی شستِ شاخ

وہ نازنین لون اوس کلِ خندانکی یا دین — کافی ہی میری واسطی اک ضربِ دستِ شاخ

نازک ہی اوسکی بوجہ سی جہک جائیگی ضرور — بلبل کی ہاتہہ آج بدی ہی شکستِ شاخ

ایسی زمین شور مین کس طرح گل کہلین — اختر بہت محال ہی اسمین نشستِ شاخ

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

ای سروہی ہر ایک نہالِ چمن کی شاخ — دیکہی نہین مگر تری سیب ذقن کی شاخ

اوس نازنین کی جسم مین اک بال بہی نہین — بیکار ہمنی دیکہی ہی نازک بدن کی شاخ

١٠٢

میں لیٹون یاد یا عدا گل پوشش یار مین — گلشن مین کیا بہار یہ ہی بستر نکی شاخ

ہو وی جو ہین وہ باغِ جہا نمین ہین بی نصیب — خالی ثمر سی کیون نہ رہی کر کدو کی شاخ

محفل مین غافلو نکی کذر کس طرح سی ہو — مجھین لگی ہی ہمدمو دیوانہ پن کی شاخ

کہتا ہون کہکشان کو یہہ حیرت سی دیکھ کر — سید ہی ہی کس طرح سرِ چرخ کہن کی شاخ

آئین لٹھین جو زلفو نکی آنکھون کی متصل — مین سمجھا ہی ہر ایک غزال ختن کی شاخ

منہہ اوسنی منہہ پہ کہدیا ڈالا کلی مین ہاتہہ — وہ یاسمن کا پھول ہی یہہ یاسمن کی شاخ

سرسبز آبِ اشک سی رکہتا ہون یار کو — رہتی ہی اس لیئی تر و تازہ بدن کی شاخ

آنکھین لڑائین اختر تا با نکی یار سی — اسواسطی مروڑی ہی ہینی ہرن کی شاخ

بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع

عاشقو نکی لیئی ایجان تماشا ہی یہہ رخ — ہم سیہ بختو نکی حق مین یدِ بیضا ہی یہہ رخ

ہی بری گردِ کدورت سی مصفا ہی یہہ رخ — ہی اگر چین جبین موج تو دریا ہی یہہ رخ

دقن اوس ماہ کا گرداب ہی ابرو کشتی — آنکھین طوفان بلا خیز مین دریا ہی یہہ رخ

ہین تری شکل کی حیران حسینان جہان — مثل آیینہ کی شفاف و مصفا ہی یہہ رخ

وحشیو سر پہ گرا چاہتی ہی برقِ غضب — شعلہ سان باغسی اب جانبِ صحرا ہی یہہ رخ

دم مین پاتی ہین شفا دیکھ کی سو نکی مریض — عاشقو نکی لیئی ایجان مسیحا ہی یہہ رخ

مثل کندن کی چمکتا ہی ترا چہرۂ صاف — ہم فقیرو نکی لیئی دولت دنیا ہی یہہ رخ

دست رس کیون نہین اسپر جو نہین یہہ عنقا — کیون نظر آتا ہی ہم کو اگر عنقا ہی یہہ رخ

ای پری آنکہہ کسی پر نہین پڑتی اپنی — سب حسینان جہانمین ترا یکتا ہی یہہ رخ
سرخی عارض نما بانسی ہوا ہی روغن — ورق مصحف ناطق ہی مطلا ہی یہہ رخ
سیم و زر سی کوئی کس طرح خریدیگا اسی — نقد جان پر بہی نہ ہاتہہ آئی وہ سودا ہے یہہ رخ
منہہ پہ منہہ رکہدی تو ہوجائی قران السعدین — یہہ جبین واسطہ اختر کی زیبا ہی یہہ رخ

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

دلبر مین داغ یار سفید و سیاہ و سرخ — بی شبہہ ہی بہار سفید و سیاہ و سرخ
دندان و چشم و لب کا اثر اسقدر ہوا — دلسی اوٹہی شرار سفید و سیاہ و سرخ
سرخی جو خون دل کی ملی تہین رنگ ہون — گیسو و روی یار سفید و سیاہ و سرخ
کہاتا ہون لف و رخ کا یہہ جو خوب کا نشان — لکہوا او اشتہار سفید و سیاہ و سرخ
پایا نہ رنگ زلف چلیپا سا کہین — دیکہی ہی قسم یار سفید و سیاہ و سرخ
اکل نہ روبرو ہون تری روی صاف سے — گلشن مین ہون ہزار سفید و سیاہ و سرخ
ابرو و روی اور لب رنگین سی ہین جو داغ — کرلو انہین شمار سفید و سیاہ و سرخ
اوسکی بیاض چشم مین ڈورے جو سرخ ہین — ایکجا یہ ہی بہار سفید و سیاہ و سرخ
کیا یاد رخ مین آتشین نالی سیاہ ہین — اختر یہ ہی نثار سفید و سیاہ و سرخ

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول مفاعیل مفاعیل فعول

اڑجای اہی طایر جان ہو جو قفس بند — صیاد سی تن مین ہوا ایک نفس بند
نالہ نی بہت قافلہ کی راہ بہلائی — دل کون کہی پہلو مین سیری ہی جرس بند

گل پیرہنی جھلکی مین ہو ترا الست	پھنی جو قبا گل کی نہ اسطرح کسی سس بند
کیا ہوش و حواس آج کہلے ہم کی	مین دسینہ کی حجری مین کرون کیون نہ ہوس بند
منہہ لکتا ہی آ آ کی بہت بنت عنب کی	میخانہ مین جور و نکی عوض ہو یہہ عسس بند
صیاد تری حسن سے ہے عشق کی روزی	دس تار قفس توڑ کی نکلی یہ ہوتی دس بند
ہٹ جائی جو وہ روح روان آنکہہ کی آگی	اس راہ روی سی اہی ہو جائی نفس بند
کہت کہٹ کی یہہ دم نکلا ہی ای توسن جانان	کہیری جو عنانو اپنا تو ہو جائی فرس بند
کہل کہل کی بہت نیش مژہ نوش کئی ہین	مٹہی لب شیرین پہ تو ہو جائی مگس بند
بلبل کہا ای گلکسی حسن کلوکا	صیاد قفس مین کہین پہر کر چکی بس بند
صیاد عبث پہرلتا ہی باغ جہان مین	بلبل تو نکل جائی کی رہ جائی قفس بند
نکلی کی خدا چاہی تو اب چند دنو مین	اختر کی بتو سینہ مین اتنا ہی ہوس بند

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

سرخی لب ہو وی عقیق مین سفید	خفت سی ہو وی زلف پہ مشک ختن سفید
کو لاکہہ دو رہی پہ بدلتی نہین ہی اصل	سورج کی اتبلک نہین دیکہی کرن سفید
اوس ماہرو کی بزم مین ہے چاندنی کا لطف	پہنی ہو ئی لباس ہی سب انجمن سفید
گردون نیلہ کو نسی دو رنگی چمن مین ہے	گل نار ون کی سرخ گل یاسمن سفید
ای ماہ چاند نکو ملا نور چار چند	پوشاک تو نی کی ہی جو یہہ زیب تن سفید
گلشن مین سرخ عارض جانان جو دیکہی ہین	ہو کر خجل ہو ئی ہین گل نسترن سفید

مفعول
فاع لات
مفاعیل
فاع لان

تیری اسیر ناز کا چھٹنا چھٹن کیا گلا ای جان سرخ ہو گئی آخر رسن سفید
محشر کو مجرمون مین کہڑا ہو نگا ای صنم رکہا نہ دود آہ نی میرا کفن سفید
جلوہ نہو صباحت چشم صنم پسند مبروص کی طرح سی ہوا اوسکا بدن سفید
عکس رخ صبیح گلون پر جو پڑ گیا ای گلبدن ہوا ہی چمن کا چمن سفید
کب رہتی خون ناحق انسان چہپا بہی ہے کیونکر رہی شہید کا تیرے کفن سفید
اس چاندنی مین جامہ پہورین تو ہاتہہ مین جامہ بہی چاہیی ترا ای سیم تن سفید
اُڑ کر رنگ یار کی رخ پر عجب نہین گلشن مین شرم کہا کی جو ہو نسترن سفید
پرتو فگن جو بزم مین ہو عارض حسین آئینہ خانہ بنکی ہو سب انجمن سفید
قاتل نی قتل کر کی بہا پایا ہی تو کیا اوس ماہرو کی یاد سی ہو گا کفن سفید
زردی بہار ہی عارض غمگین کی دیکہکر خورشید کی فلک پہ ہوئی ہی کرن سفید
اختر فروغ حشر کی دن تجہہ پہ ہی فدا عشق علی سی ہو گا رخ مرد و زن سفید

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

رفتار یار سی ہوئی شمشاد نامراد زندان مین سیدہی جائینگی آزاد نامراد
اوسکی نگاہ کیون نکرین یاد نامراد پچہلی سی روز کرتی ہین فریاد نامراد
کرتی ہین جبکہ کوی صنم یاد نامراد باغون مین جا کی کرتی ہین فریاد نامراد
زلف سیاہ کرتی ہین جب یاد نامراد راتون کو روز کرتی ہین فریاد نامراد
قمری کو عشق سرو روان بہی نصیب ہی طوق گلو مین کرتی ہین فریاد نامراد

کذری ہین کوی زلف سی جھونکی نسیم کی ۔ نکہت کی طرح کیون نہون برباد نامراد
لیتی نہین یہہ نام کہ سن لی نہ کوئی غیر ۔ دل ہین چھپا کی کرتی ہین سب یاد نامراد
کو سب اسیر زلف ہین خانہ خراب ہین ۔ زنجیر در کو کرتی ہین آباد نامراد
نالہ صدای رعد ہی رونی کی واسطہ ۔ اشکونکی یون ہین کرتی ہین امداد نامراد
مکتب ہین دست سخت اوٹھاتی ہین طفل پر ۔ جلاد بنکی ہوتی ہین استاد نامراد
اختر عجب نہین ہی کہ باغ جہان مین ہون ۔ صورت سی جنکی مانی و بہزاد نامراد

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلان

نہین کی حسن پہ اچہان یہہ تمہاری لاڈ ۔ اوٹھین کی عشق سی کسطرح پیاری پیاری لاڈ
عجب ناز کا مجھہ سیم جانبہ ہی انداز ۔ اوٹھائی میری دل و جان تیری نیاری لاڈ
اوٹھاو ناز بھلا اب تو سخت جانی ہی ۔ گذر گذر کی بہت عاشقو گذاری لاڈ
ہماری شیشۂ دلکو نہین ہی کچھ آسیب ۔ پری کی سر سی جو انسان نی اوتاری لاڈ
زمین حسن مین تم تخم آشتی بو دو ۔ رقیبو ملک محبت مین لو اجاری لاڈ
بناو کیمیا اس بوٹیکا اثر ہی ستھی ۔ عجب نہین جو دل عاشقو نکو ماری لاڈ
مین اپنی داغ ہی قائل ہون خود ترنگکا ۔ اٹھائیگا گل لالہ بہت ہماری لاڈ
کسیکی ناز کی حد ہی ہی داغ سینہ کی ۔ ہماری داغ سی کلرو تمہاری ہاری لاڈ
تمہاری ناز کی انداز سی اثر یہہ ہوا ۔ خفا ادا سی یہہ دل ہو تو خود پکاری لاڈ
جلاوٴن آتشین نالونسی ابخدا کیونکر ۔ ہیتونکی ذات مین ہین آگ کی شراری لاڈ

چمن مین جا کی یہہ اٹھلانیان نکر بلبل ادای گل ہی نئی عندلیب اری لاڈ
اٹھی فلک سی ہرگز وہ تازہ روی کی زمین پہ پھرتی ہین اختر کی ہاری رئی لاڈ

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

وزن بحر مضارع
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

جو سانہ شہد لب کو یہہ تہا بتیرا لذیذ دیتا کوئی طبیب نہ ایسی دوا لذیذ
باطن مین تلخ شیر و شکر ہین وہ ظاہرا - نکلی ہین اس زمانہ مین کیا آشنا لذیذ
قانع ہون نان داغ سی ہی شوربای خون اس خوان غم پہ کہاتا ہون مین یہہ غذا لذیذ
اگر ہماری تن پہ ہی اک داغ کہل گیا دیتی ہی شاخ آج گل مدعا لذیذ
وہ بد دماغ گل ہی گلستان مین بیمزہ جسکو نہو ئی نکہت پیک صبا لذیذ
پایا مزانہ نان غم و رنج سا کہین کہائی جوانی پن مین غذا بار ہا لذیذ
یاران ہی میری آنکہہ سی کیا حسن دیکہہ شب بہر طعام عشق یہہ کیونکر رہا لذیذ
شیرین گل کی بادنہ مین باغ دہر مین نعمت ہزار مجہکو کہلائی خدا لذیذ
پہولا نہین سماتا ہون گلزار حسن مین کہائی طعام عشق کی ایسی ہوا لذیذ
زاہد خدا کی یاد مین کرتا ہی کاہلی ہوتی نہین مریض کو ہرگز دوا لذیذ
چوسی کا تیری تیغ کا روغن دہان زخم قاتل کی اس بدنیہ ہی اتنی جفا لذیذ
اختر خدا کا تجہہ مضامین پہ ہی کرم پہولا جو اس مین مین گل مدعا لذیذ

بحر ہزج مثمن سالم

وزن بحر ہزج
مفاعیلن
چار بار

قمر بہی کہا ئیگا اک داغ ایسی مہ جبینون پر ڑہیگا اوسکا دہبا حسن کم ہوگا حسینون پر

نہین نگین یہہ مسی کی پریو کی نشانی ہی ۔ کہدا نام سلیمان و سکی دانتون کی نگینون پر

وہان مہنال لب پہ ہی دیوان غم کلہیان دلمینر ۔ جلی کا چہنر گردن حسینون اب قرینون پر

رقیب روسیہ زلفو نکو او سکی مار سمجھی ہین ۔ کہون اندہونکی پہبتی آج مین ان دوربینون پر

ہوی کب گنج سکین کی قافیہ مجہ ضعیفانی ۔ ہوئی مہر سلیمان ای پری دل کی دفینون پر

نہین کی دستِ رنگین پہ صنم کی ہیجانی سی ۔ عبث اپنی تئین تجکو رشک ہی ایسی نگینون پر

عجب کیا دیو شب مجکو پرستان مین اڑالاوی ۔ نہ ٹہہرا وصل کا وعدہ پری اتنی مہینون پر

پڑا تار نظر جن پر وہ نظری ہین رقیبون مین ۔ بجا لیکی نہ کیونکر صاد مون ہم سکی نگینون پر

سویدا اسیر دلکا چشم کی تل مین لگاتی ہین ۔ مجہی کس کس طرح کا رشک ہی آئینہ جبینون پر

ستی جاتی ہین وہ ہر بات مین کیا ہی ستی ۔ طبیعت صاف رہتی ہی ہماری اونکی کینون پر

زمینداری ملکِ شعرای عامل اجاری لی ۔ پڑین تخم مضامین آج کل ایسی زمینون پر

فدا ہو جای ایسی نازنینون پر دلِ اختر ۔ چہنی افشان جو اپنی ہاتہہ سی برہ جبینون پر

بحر ہزج مثمن سالم

سیاہی شام گیسو کی بلا لاوی کی کورون پر ۔ عوض بدہی کی شانہ ہو شہیدِ غم کی گورون پر

کمر کرتا پہری کیونکر کبوتر دل کا پہلو مین ۔ تری انگیا کی چڑیا ای صنم ہووی جم زورون پر

رقیبون پہ پلین کی ہاتہہ مشتاقِ ہم آغوشی ۔ نگاہِ لطف پہر پڑنی لگی ان سینہ زورون پر

چہلک جاوی شراب خونِ دل کہین غیرونکی ہمنوشی ۔ فراقِ گل مین دریا مین جو نرگس کی کٹورون پر

تری نازک خرامی پہ جو مارِ زلف لہرائی ۔ ہنسی گلشن مین داغِ دل مری ایجان مورون پر

سنائی بلبلونکی آواز خلخالِ مرصع نے
چہری پہر داؤکی ایطالموکیا ہمسنی رو دن پر

خزانہ پر یہ کلکلی ٹھہری خاموش کیون تم ہو
کان ہی صاحب سبا بکا بوسہ کی چور دو دن پر

یہ پہنچین کی مکر گر پڑینگی پای مہ رو پر
ابہی کیا کیا نہ آفت آئیگی دل کی چکور دون پر

صبا کیونکر کہلادی کی بہار انقبض غنچہ
جو یہ دل کنک ہو جائیگا اس کلبل شگفتہ بودن پر

تراتارِ نظر کس کس کو دیکھین مست کرتا ہی
یہ نذاب کہاںیگا افیون ان آنکہوں کی ورودن پر

اثر اتنا کیا آخر تری اس شمع دین دہامی نی
دل اطفال مائل ہی بہت دو تکلی کی گردون پر

جوانی یاد آئی ہی جو اختر طفل ورتی مین
ضعیفی مین نہایت شک ہی ان شیر خوردون پر

بحر ہزج مثمن اشتر

چاند بہی فدا ہو کا تیرے ماہتابی پر
گل ہی کپڑی پہاڑینگی جامہ گلابی پر

زرنٹب کی ایقاتل جب قدم پہ پہنچی گا
بیقرار ہو کا تو میرے اضطرابی پر

درد و غم تو مین کہاؤن اور وہ مزی چکہی
دل کباب ہوتا ہی چاند کی رکابی پر

صفحۂ مطلا کو غیر حفظ کر جائین
طفل اشک بدولی کا چہرۂ کتابی پر

چشمۂ دہن پر تو چشم پہنچی غیرون کے
تیر آہ چہوٹی کا آج مرغ آبی پر

سینہ کیون ابہارا ہی کسکو می پلاؤ گی
دل کا شیشہ ٹوٹی کا ہاتہہ کی گلابی پر

بی نقاب وہ مہ رو میری کہر مین در آیا
لاکہہ پردہ کرتا ہون اوسکی بی حجابی پر

آبلی مری دل کی چشم تر سی نازک مین
نازکی کہان اتنی شیشۂ حبابی پر

آج اپنی پاؤن مین وہ لگاتی ہین مہندی
ہاتہہ مل کی روتا ہون عشق کی خرابی پر

کور دل رقیبونکی آنکهه مین سما جاتا مرغ چشم بریان هو مهر کی رکابی پر

دور دور هین اونکی سلسله نه توٹیگا رشک هو کا رندونکو اسمان سی اپر

اس نصیب کی گردش هی یقین که هم جائی اختر آب تیر طالع هو وین کامیابی پر

فاعلاتن
مفاعلن
فعلن

بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع

رشک بلبل کو آیا گل چیین پر — کیون نه گلچین چلین سخن چین پر

اُسکے دهشت سی هو گئی یهه سفید — رنگ پهیکا هی روی نسرین پر

حسن اسواسطی دو چند هوا — عشق کهلی جائی عاقبت بین پر

در پہ کس کے خاک اوڑائی — آج نه بیٹهی هوما نه زین پر

صورتِ هجر هو فرشتهٔ موت — آئی غش مین طبیب بالین پر

کیمیا سی بنی کتان دلِ چاک — پاره هو جلی روی سیمین پر

هون جو اولٹی مزاج کا کشته — روح دم هو لی میری یاسین پر

بوریای زمین قبول کیا — رشک آتا هی شیر قالین پر

مارکی هین هم قلمدان کا — شیر دل هین جو شیر قالین پر

سرد مهری سی سوز دل نه بجها — شعله دیتی هی آگ تسکین پر

آج پس پس گئی چمن مین صبا — لاله رو تیری دستِ رنگین پر

تعبهٔ دل کراو کی اختر — نه چلوان بتونکی آئین پر

بحر هزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

ٹھوکر سی گرا شیشۂ بلور کا بہری — ہین ساغرِ دل کیون نہ کرون چور کلی پر
پہونچی نہ میسر ہوئی اب جو اوسکو — تلوار کو توڑا ہی بت مغرور کلی پر
اس صاعقۂ طور سی غش آئی کا موسی — ہی چاندنے مین عالم بلور کلی پر
اندھونکو سنایا انکو باؤنگی آواز — ہاتھون سی چھری پھیر دوای حور کلی پر
دو رندہ ہون نالون سی ہوا آنا کمین صیاد — پہٹ جائی کا آواز سی انگور کلی پر
بھڑکاتا ہی پروانہ تری سوزِ جگر کو — اُس شعلہ سی پڑ جاتا ہی ناسور کلی پر
کافر پہ گلا کاٹتا ہی اپنا مسلمان — ہی نور خدا ای بت پر نور کلی پر
زلفون سی ملا زہر تو ملکو نسی دی ایش — ہی چشم سیہ صورت زنبور کلی پر
یاد آئی جو زنار کی ای طفل برہمن — اس غم سی قلم کی ہوا ناسور کلی پر
لکھی جو قلم رخ روشن پہ بیرزلف — بھٹی ہی سیاہی ہوا ناسور کلی پر
آواز دم بہار کیا غیر کو سنے — اُس پردہ مین مڑ دو آئی ہو طنبور کلی پر
بوسہ ترا آنکھونسی قمرلی تو بجا ہے — اختر کی لئے تکا نہین مقدور کلی پر

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

سوتا ہون مرا اشک ہی قلزم کی برابر — خاموش ہون لیکن ہی تکلم کی برابر
بلبل بہی اُڑی قافلہ گلچین کا ہی خاموش — ہوگا نہ جرس میرے تکلم کی برابر
سب اہل جہان آنکھہ مین ہین بہی ہی خالی — تشبیہ کہان ہی اسی قلزم کی برابر
جر آبلہ سینہ پہ ہی وہ چاند ہی گویا — جھنکاریان ہین آہ کی انجم کی برابر

مجروح ہوا ہون نگہ پردہ نشین کا — در پردہ یہہ شفقت ہی تغافل کی برابر

شیشہ مین مجھی چور کرو مین آنکھونکا — مینخانہ مین قلقل ہی یہہ قم قم کی برابر

صحرا مین ہی ساقی کی نہین یاد ہمکتی — ہر آبلہ تلوونکا ہوا خُم کی برابر

ہر رونگٹا اس جسم کا ہی نیش سی افزون — ہر داغ ہی اس جانکو کژدم کی برابر

در پردہ اس آواز سی دمساز ہوئی غیر — نالون کی صدا ہو گی ترنم کی برابر

دشنام سی کہل جاتی ہی یہہ تنگ دہانی — تو اوسکے مجھی بہاتی ہی اس تم کی برابر

ہر داغ پہ ان پاؤن کی ہی زلف کی زنجیر — یہہ طوق ہی اس مور کی اب دم کی برابر

ہون مرد خدا دست صبا کو نہین کچھ عیب — گل ہی مرا اطلس و قاقم کی برابر

شعلہ سی دعوای محبت کا ہی باقی — اختر یہہ تخلص ہوا انجم کی برابر

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

منہہ کہول کی رہ جاتی ہین اس کم سخنی تک — فرہاد مط تلخ ہین شیرین دہنی پر

ہو جائی مرا پارۂ دل لعل سی افزون — گر لب کا پڑی عکس عقیق یمنی پر

آنکھون نی اگر نرگس شہلا کو رلایا — گلشن مین کہلی پہول تری خندہ زنی پر

نافہ پہ گمان ہی مجھی انداز کلہ کا — گیسو کا یقین ہوتا ہی مشک ختنی پر

لالہ نی جو دستار اچہالی ہی چمن مین — کہاتا ہی عبث داغ وہ کج کلہی پر

میدان مین شجاعت سی جو بی کی کہایا — گل کہائیگا رستم بہی تری تیغ زنی پر

پہنچتی ہی بدن حاملہ زر جو رکہی دوست — تہلی کا یقین صاف ہوا مجکو دلی پر

یہ عشق تیری حسن سی قسمت مین لکہی ہی ۔ افسوس نہین چاہئی ہمکو شکّری پر
ہیچین کیا پہلوی جانا مین رقیبو ۔ دل توڑ کی دہر دیتا ہون اعضا شکنی پر
دشنام زبان پر ہی یقین ہو گیا مجکو ۔ قاتل سر مقتول ہی نیزہ کی انی پر
گم گشتہ ہون کیا شہر مین پہرتا ہی خضر بہی ۔ غربت کو تاسف ہی مری بیوطنی پر
انداز بدل کر او سی ای ماہ دکہا دی ۔ اختر کو بڑا بار ہی اُس راہ زنی پر

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

صاف آب آتشین ہو ساقیا بہڑکا اگر ۔ درد بہی بہ جائی لو مین داغ کیجر کا اگر
ڈر گیا نوح کر کی خون سی شوخی نکر ۔ دست و پا ماری کی ہم قاتل نہ اڑکا اگر
دل بہی گہلاتی ہین جون جون بال ہوتی ہین سفید ۔ بلبلین بہی سیر ہین موسم ہی بہڑکا اگر
اک نفس کافی ہی پو انکلا ساری قافلہ مین ۔ لٹہر گیا ان پر بونکی کہولی کا وہ کاکہ کا اگر
آتشین نالونسی ای جراح ہو کون ٹٹیپان ۔ زخم کی منہہ پر لیا ہی نام گو ڈرکا اگر
مٹ گئی دنیا ہی ہنر مین ہزارون بالدار ۔ صاف کب رستہ چلی کٹتکا ہی پہرکا اگر
روی روشن سی ہماری داغ دل ہوتی سفید ۔ تیرہ بختی کا نہوتا قبر مین ڈہرکا اگر
ہو دہوان دہار آج کاشن ٹوٹی غنچکی چلم ۔ نشہ سبزی ہی دی اک دم بہی گلگر کا اگر
کب گلستان مین کٹ ریشہ صنوبر سی ملی ۔ اصل کیا گلچین کی ہی ہتا نہی جڑ کا اگر
مرغ دل پہلو مین ڈرتا ہی عبث صیاد سی ۔ بال و پر بہی نوچکر دیدیگا تو پہڑکا اگر
نالۂ دل طبل جنگی استخوان ہوش لئی ۔ فوج غم مین کہہ چلی گر بیت بہی گڑکا اگر

کرین کہاتی ہو اختر گوی بان عیش | ہی شب ہجران سی بدتر ہو رہ کا ترکا یار

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

آئینہ صاف ہو کی نہ پائی جمال یار | حیران کر دیکا حسن عدیم المثال یار

اندہون کو کیون نہ سرمۂ کور ہی خال یار | دکہلائی میر امطلع بر دستش جمال یار

ابرو ور و سی ہو گیا دونا جمال یار | یہہ بیت عاشقانہ بہی ہی حسب حال یار

ابرو ور ہو دکہائی نہ ہرگز زوال یار | ظاہر ہو ماہ نو مین بہی ہم کو کمال یار

خفاش جانتا ہی مجہی آفتاب رو | انکہین کہلین جو رہتا ہی شب خیال یار

مجہہ ناتوان کو ابروی جانان نے دیکہ لو | ماہ چہار دہ مین ہو معلوم حال یار

یہہ داغ نامہ لکہہ کی و سی پہران کرو | ائی کہین کبوتر فرخندہ فال یار

غنیدا اُڑ گئی مجہی مہ کنعان کی یاد مین | اندہی ہی چشم داغ تو روشن جمال یار

جو ہر دکہائی دیتی ہین ابرو کی ماہ رو | شمشیر خانہ ساز ہی یہہ یا ہلال یار

تارے گنی تصور روی حبیب سے | شب بہر جگا یا کرتا ہی روز وصال یار

صحرای غم مین چشم صنم ہمسی پہر گئی | آہون سی بہاگ جاتا ہی اکثر غزال یار

بی بار ہی وہ سرو مگر تو ہی مالدار | ای باغبان نہال ہی دکہلا نہال یار

کم مصرعے لکہی ہی جو ابرو کی بیت مین | ہندو بنا کی چہوڑتا ہی مجکو خال یار

خنجر تلخ کامی یار کی دندان تیز کری | کیونکر نہ ناگوار ہو دل کو ملال یار

گردن کشی نہ چاہئی گلزار دہر مین | ای سرو سر وہی ہی جو ہو پایمال یار

ہوسی کو بھی نہ تاب ہوئی حسن صاف کی — تکتی نگاہ پائی جمال و جلال یار

کیونکر جواب لبِ جانان بیان کرون — باقی نہین ہین ہونٹھ میری سوال یار

قائل ہون اس کمال کا ای چرخ نیلہ گون — ہر روز دوپہری دکھاتا زوالِ یار

اک نیلا ڈورا طوق کا قمری نی دہر دیا — گلشن مین سرو پر جو ہوا احتمالِ یار

یہہ طفل غنچہ کیون نہ گلستا مین کہیل کیا — منظور تہا اسی کہ لی گوشمال یار

ای عشق حسنِ شاہد معنی کا کہیل کیا — کیونکر اوٹہاون سر یہہ امرِ محالِ یار

مین وہ مریض ہجر ہون عناب لب بلین — گرمی کبہی نکالیگی یہہ لی وصالِ یار

اختر کا دل شکستہ جو کرتا ہی ماہ رو — غزلو نہین جوڑ لیتا ہی اکثر وہ حالِ یار

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

بہار باغ مین ای دل جنون نہین بہتر — یہہ سالِ حال مین عامل شگون نہین بہتر

ہی گا رنگ حنا دزد چشم کا مقتول — شہید ناز کا مقتل مین خون نہین بہتر

یہہ طول ہی قدِ دلدار کا نہ کوتہ ہو — ہمارا نالہ موزون نگون نہین بہتر

نہ راست بازون سی خم تیری تیغ کا نکلا — یہہ گردشِ فلکِ واژگون نہین بہتر

اوٹہائی بار کہین الفتِ صنم اسکا — ہمارا کعبہ دل بی ستون نہین بہتر

جو ابرِ زلفِ صنم روشنی سی لہرائی — چراغِ خانہ بجہایہ فسون نہین بہتر

جلی ہوئی کو پلایا ساقیا شراب سرخ — وہ سبزہ رنگ می لالہ گون نہین بہتر

بجا ہی اب دل ناساز تار تار جو ہو — غنا کی پردی مین یہہ ارغنون نہین بہتر

چمن میں آتش گل کو بڑہا نہ ای بلبل — بس اتنا نالہ دل ہی فزون نہیں بہتر
بسا ہون گردش چشم سیاہ یار میں مین — یہہ انقلاب تو گردش گردون نہیں بہتر
جو سانس کہینچون ہی شمع ہڈیان میری — یہہ رخ کا عشق ہی سوز درون نہیں بہتر
خدا کی یاد میں اختر جو ای کٹ جائی — بتون کا عشق تو ای ذو فنون نہیں بہتر

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول
مفاعیل
مفاعیل
مفاعیل

شانہ کی طرح شب کو ہی گیسوی قمر پہاڑ — پہر چاک گریبان ہو جو دامان سحر پہاڑ
دہتا ہون پہ ہو وی گران موسم باران — تو گشت محبت پہ اگر دیدہ تر پہاڑ
جوڑین کی رقیب آگی ابہی قسمت پہان — کر وا یہہ و فکر سنی وہ بند کمر پہاڑ
اُڑتی ہی زبس توسن جانان سے مری خاک — پہچان مجہی خضر اگر گرد سفر پہاڑ
ای ترک اگر تیر شہابی ہی یہہ مژگان — انجم سی مری داغ ہیں سینہ کی سپر پہاڑ
گر مشق کرون صوف سیاہی کا بنا دون — کاغذ کی طرح دل کو بہرای شک قمر پہاڑ
دل شل کتان چاک کر ای مہ تابان — دو چار گہڑی جوڑلی پہر آٹہہ پہر پہاڑ
مقتل میں سر دست کٹو عاشقو نکا سر — نقشہ ہوا ہی مرگ کا کر تیغ دو سر پہاڑ
وصلی سا سواد شب ہجران سی ملا ہون — پتلی کی طرح پانی جو تو نور نظر پہاڑ
ہنسکر جو میری اشکو نہ ڈالی نظر صاف — گوندہ جائی ابہی سلک گہر تار نظر پہاڑ
ان آتشین نالو سی ٹہار ربط یہان تک — ای بت مجہی تو پائی جو آتش کا شرر پہاڑ
پڑجائی مہ نو کی طرح سینہ پہ ابرو — اختر نہ ذرا آج ہی یہہ دور سپر پہاڑ

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

کرتا ہی کیون تو اپنی نمک خوار سی بگاڑ ۔ بیٹھی تو کچھہ کیا نہین سرکار سی بگاڑ
اچھا بری سی لڑکی نہین ہوتا نتیجا ۔ گل کی شکست ہو جو کری خار سی بگاڑ
خورشید سی بگڑکی نہ ٹھہرا رہو گا ہین ۔ جل جاؤن گر کرون تری رخسار سی بگاڑ
اب کوئی لینی والا ہی اس جنس دل کا ہی ۔ مدت سی ہو گیا ہی خریدار سی بگاڑ
پوشیدہ ہی نگاہ سی جیسی مرا مسیح ۔ صحت سی اور ہی دلِ بیمار سی بگاڑ
الفت مین اوس صنم کی کیا زاہد و نکو ترک ۔ کافر سی ملکیا کیا دیندار سی بگاڑ
پل پل کی و سکی چال ہی آخر بگاڑ دی ۔ کبا کبک کر سکی تری رفتار سی بگاڑ
قاتل کی ظلم سی کہین اختر نہو تا تنگ ۔ دل دیکی تو نکیجیو دلدار سی بگاڑ

مفعول
فاع لات
مفاعیل
فاع لات

بحر متقارب مثمن مقصور

اجڑ کر کری کون بستی عزیز ۔ ہمین نیستی سی ہی ہستی عزیز
صنم میکدہ کی یہہ تاثیر ہی ۔ ہوئی کعبہ دل کو مستی عزیز
گرانبار الفت جو بیچا ہی لے ۔ خریدار کر جان سستی عزیز
عجب کیا کری طاق ابرو سی پھر ۔ یہہ قبلہ نابت پرستی عزیز
زمین پر ہی آسمان ایک اور ۔ بلندی کو ہو گرچہ پستی عزیز
سماتا نہین بحر مین ہی دل ۔ نہ اختر کرو تنگدستی عزیز

فعولن
فعولن
فعولن
فعول

بحر ہزج مثمن اخرب مقصو

ابرو کی چمک سی ہی سراغِ پرِ طاؤس ۱۱۸ زخمی ہی دل کا نہ دماغِ پرِ طاؤس

ہی چال سی ہم کہتی کہی پامال ہی گلشن رفتار سی ٹہہتا ہی دماغِ پرِ طاؤس

پہونچی نہ یہہ مرغ گرفتار اڑی کا بلبل کو نہیں چاہیی باغِ پرِ طاؤس

داغوں کا تجسس ہی تری زلفِ رسا کو کیا بار لگائی کا سراغِ پرِ طاؤس

سینہ کو ابہار تو کتر ڈالتی زلفین اس بار سی اوہچھی نہ دماغِ پرِ طاؤس

گر تیرگی آہ ہی ہالہ سی صبح عجب کیا طیار ہو نہ ہر داغ سی زاغِ پرِ طاؤس

کس کس کو وہان گلشنِ عقبیٰ کی طلب ہے کس کس کو یہان چاہیی باغِ پرِ طاؤس

کوچہ ترا گلشن ہی اگر ای گلِ رعنا داغوں سی مری گرد ہی باغِ پرِ طاؤس

تڑپا کری صحرا مین تری ظلم سی قاتل زخمی کو نہ خوش آئی کا باغِ پرِ طاؤس

کیفیتِ می ہی جو بہار آئی خزان مین پھر بھر کی پئین جام ایاغِ پرِ طاؤس

اوس سینہ و رفتار کا کشتہ ہون کفن مین روشن ہو سرِ قبر چراغِ پرِ طاؤس

وحشی کو تری چال کا مضمون نہ ملی کا ڈہونڈہی بہت لیکی چراغِ پرِ طاؤس

رنگینی دکھائی کا کسی رقص مین آ کر اختر کی جو سینہ پہ ہی داغِ پرِ طاؤس

بحر رمل مثمن مقصور

عشقِ گیسو سی ہوئی زنجیر و زندان کی ہوس فرقتِ گلشن مین ہی خارِ بیابان کی ہوس

اسمین غواصی کرین تو کہ ہر دندان مین بحرِ خوبی ہی تری چاہِ زنخدان کی ہوس

پھوڑ ڈالینگی کتاکش جو یہہ جام تہ مین می کشون کو ہی ہماری چشمِ گریان کی ہوس

روی یاروی کتابی پر توشبنم ہو گئی — طفل غنچہ کو نہو دیکی دبستان کی ہوس
ای پریشان ہم جمعی اونکی مری لکو ہی فرقت — اس ضعیفی میں ہے ہی ملک سلیمانکی ہوس
زہر کھاو نکا تری گیسو پہ ای جان جہان — اس پریشانی میں کیون ہے سنبلستان کی ہوس
شیر دل جو ہین چہوڑینگی ترا ای زہ بہار — خاکسارونکو نہو کی قصر وایوانکی ہوس
بستگی اپنی رکاوٹ ہی سے کیک ہو گئی — گلشن دل میں ہوئی کس وی خندانکی ہوس
شام کو بجلی کرینگی تیری شیدا پر ضرور — اس مسی آلودہ لب کے ہی جو دندان کی ہوس
تکمنی نگہ ہی کیون نہ دوی دل ہمارا قاتلا — تیغ ابرو میں ہوئی گنج شہیدانکی ہوس
مجنی مجنونکو جو اوس لیلی کا سودا ہو گیا — قاف میں ہو وی پریکو کیون انسانکی ہوس
اوس رخ انور پہ ہی عقد ثریا ہی نثار — مجکو اختر نہو کی ماہ تابان کی ہوس

بحر ہزج مسدس محذوف

کری وہ ترک جلادی کی خواہش — ادہر ہی تیغ فولادی کی خواہش
بہت ہی بہندی ہادی کی خواہش — وہی سبھی کا فریادی کی خواہش
ہوا ہو جائی آبادی جو آئے — کرین کیونکر نہ بربادی کی خواہش
گدائی کا ہی کاسہ طوق قمری — کری ہی سرو آزادی کی خواہش
کلا شکن ہی کیا ہون بزم دل بت — نہین کچہہ تیغ فولادی کی خواہش
پہنسی خود خار گل مین تاج ہدہد — گدا کو ہو جو صیادی کی خواہش
عروس شب بنا ہی ہجر مین خوب — کرین جب وصل مین شادی کی خواہش

پڑھین رو لی کتابی طفل مکتب ۔ کری جب شیخ استادی کی خواہش
طلب ہی ناکسی انصاف مجہکو ۔ آوا سی داد بیدادی کی خواہش
تھی امداد میری خود فراموش ۔ کری کا یاد فریادی کی خواہش
فقط دل سی ہین اعضا ہی رئیسہ ۔ کری سلطان نہ آزادی کی خواہش
نہ لک کافر کی منہہ یہہ راہ بربی ۔ کرای اختر کسی ہادی کی خواہش

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

گل چین کو کری نکہت برباد فراموش ۔ بلبل کو چمن ہین کری صیاد فراموش
میری دل ویرانہ پہ ہی داغ تعشق ۔ روشن ہی مگر خانہ آباد فراموش
رو رو نکا اگر یاد می تا ب سی ساقی ۔ ہو جائی گی میخانہ کی بنیاد فراموش
فرہاد کا ہی تیشہ او دل سی ہوا کام ۔ شاگرد کو ہو کس طرح استاد فراموش
طفلی سی مجہی مشق تعشق ہو لی مجنون ۔ زنجیر مین ہی مکتب استاد فراموش
ای طائر دل دیکھ وہ کرتا تو ہی پر ہون ۔ دم بہر کی جو کردی مجہی صیاد فراموش
انداز وفا سی جو جفا داد طلب ہو ۔ ہو جائی مجہی شکوہ صیاد فراموش
پرتو قد دلدار کا گلشن مین جو پڑ جالی ۔ ہر ذری کو ہو سایہ شمشاد فراموش
مضمون خیالی کو مری یاد بہت ہی ۔ تیشہ کو نہو کا سر فرہاد فراموش
سینہ پہ مری سنکدلا داغ پڑی ہین ۔ جوہر ہین بہت کیون نہو فولاد فراموش
وہ بلبل بدبخت ہون جو چاہی اسیری ۔ صیاد بہی کردین مری فریاد فراموش

مضمون قد سرو سہی کھینچتا ہی دل — طاع کو کس طرح ہو آزاد و فراموش

مہ پاروں کی بہی لیث و لعل مین ہی ابتک — اختر بذاکر کی ہین وہ یاد و فراموش

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

ردیف صاد مہملہ

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

اسقدر جہان کیا ہی یہہ دل مبتلای حرص — بہا کی جو اپنی حرص تو دوڑی قفای حرص

دلہو فنا ہین سیکڑون ارمان دل ہین ہی — مر کر بہی ناتمام رہی یہہ سرای حرص

عاشق کے عشق حسن مین ہی قسمین ہی تو — ہر جائی یار دل ہی کہین ہر جائی حرص

خالی کان کی طرح ہو پلہ مین مٹہہ کر — گوشہ نشین ہہ چاہی یہہ استغنای حرص

اوس سیم تن ہی سیر شکم کس طرح سی ہون — کینہ ہمارا دل ہی لہو ہی غذای حرص

کر ہو گئی ہین نغمہ بلبل سی گوش گل — در پردہ یہہ ترانا اڑائی صدای حرص

چشم طلب کہلی ہی تری عشق حسن سی — انصاف مین کی شامتی ہون آشنای حرص

اینا وہ حسن آنکہہ کو مد نظر ہے عشق — یہہ کاسہ گدائی ہی بیشک سوای حرص

کب ہم دل مریض کو پرہیز سے لقا — تن پر ہر ایک داغ ہوا ہی دوای حرص

خانہ خراب گہر سی نکل آنکہہ مین سما — مین خود در آؤن اوس مین اگر مجکو پای حرص

دست طلب و تہا کی اگر روکتا ہون مین — دہر دہر کی دل کو کہینچتی پہرتی مین پای حرص

شاہی سی یہہ گدائی برابر ہی منعمو — بچہا سر شاہ پہ بہی بوریای حرص

ظاہر ہی اس گدا کی ہوس یاد ماہ مین — نقش حصیر داغ ہین تن بوریای حرص

دینا سلاح زر ہی بہت بو فلسے یہہ — کیونکر نہ زرد رو کری تجکو فنای حرص

آنکھین ہون کور داغ پڑین یاد ما سے اختر سنو تو کانو نسی یہہ ہی صدا حرص

بحر رمل مثمن مقصور

دل تڑپتا تھا جو کرتا تھا وہ گل اندام رقص ۔ سحر دکھلاتا تھا اون قاص کا ہر گام رقص

یار دی ہمکو بہی شاید شاد ہو گو بزم مین ۔ دل ہین چاہی گر کرین اب ہکی زیر بام رقص

داغ دل جلبی تہی سب پامال ہو کر سست گیا ۔ ای کلاہ عنا کیا ہی قابل انعام رقص

ہاتھ اوٹھایا جبھی طرف گنج شہیدان ہو گیا ۔ موت کا دیتا ہی ہم زندونکو پیغام رقص

یہہ دل ناساز پہلی ہی جاتا ہی وہان ۔ جاتا ہی جس بزم مین کرتی ہی جب وکام رقص

صوفیونکی بزم مین جب رقص کرتا ہی وہ بت ۔ وجد مین آ کر کیا کرتی ہین خاص و عام رقص

بزم مینوشی رہی طیار ای زہرہ جبین ۔ آج اختر ہی کریگا وقت دور جام رقص

بحر رمل مثمن محذوف

یاد دی تا رکمر آنکھون کی جالون سی غرض ۔ چشم حقی شاعری کو ہی کمالون سی غرض

آہ کب برباد جاتی منتظر ہی آگ کا ۔ مرغ آتش خوار کو ہی میری نالونسی غرض

ہیچ دیکھا اس رخ روشن کو مار زلف یار ۔ گوری گوری عارضونکو ہی جو کالونسی غرض

زخم گہری تیہہ کر آنکھونسی نکلا خون دل ۔ کیا ریان سینچین گئین کسکو ہی تھالونسی غرض

نکہت گل کی روش ہم ٹہوکر ین ہین صبا ۔ کبک اور طاوس کو ہوا وسکی چالونسی غرض

پہر ہمی جوش جنون ہی پہر کرو نکار خرو ۔ پہر زبان خار کو ہی میری چہالونسی غرض

دست تا پر ہین اٹہی بال ہین تکین سفید ۔ موسم اب شباب جہڑ تا ہی سکو ہی ڈالونسی غرض

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

ردیف ضاد

زرِ گل سے یہان تک ہو گیا مائل دلدار — ہے یہ لالا اے باغبان کیا تیری الونسے غرض

گوری گالون پہ پڑتا برقِ سحابِ الفتِ یار — بجلیان ہین کانین کیونکر ہو بالونسے غرض

گیسو ولسی آئینہ رخ کا نہ حیران کر سکی — عکس ہے شہرِ حلب مین مجکو کالونسے غرض

سرد مہری کیا رقیبون پر زیادہ ہو گئی — فرقتِ خورشید رہ مین ہے جو نالونسے غرض

ترک ہی دنیا پر دونک گنجِ قناعت ہے قبول — یہ زنِ قحبہ ہے اختر کیا چھنالونسے غرض

بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف

اے سلیمان جہان داغ ہی ہی کام فقط — وہ نگین ہون کہ کھدی ہے جسپہ ترا نام فقط

قاصدو ساتھ مرا چھوڑ دو اس منزل مین — راہِ الفت مین چلے یہہ دلِ ناکام فقط

کل آغاز تری ہجر مین ہی مدنظر — عوج لیتی ہین مگر وصل کا انجام فقط

ہو نہ بس کس آنکھون کا مین بیمار ضعیف — چاہیے صرف غذا دو غمِ بادام فقط

صورتِ وصل سی اے حسن ترا عشق بڑا — قاصدو اُن لی جو دیا ہجر کا پیغام فقط

چشم و ابرو مین نہین شاہدِ اصلی کی تمیز — اوسکا ہر باغ مین ہے عارضِ گلفام فقط

بلبلو وصل ہی ہر پھول سے لازم ملزوم — ایک گل چین کو دیا کوئی ہو الزام فقط

منہہ دکھایا شب کو پھر آیا رخِ شمع اُن — آج بجھتا ہی چراغ اپنا سرِ شام فقط

تیری کوچہ کی تمنا مین نہین یاد خدا — بعدِ مرنیکی مجھی خاک ہو آرام فقط

بطِ مے اڑکی نہ آئی مری ہاتھو نہ کبھی — صید کر لون تو یہون ساقیا اک جام فقط

شعلہ رخسی حرارت سے طبیعت دیکھو — ہمرہ مہری ہی نہین ہی مجھی سر شام فقط

اوزانش
فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلن

ہون وہ اختر جو کبھی ہجر مین تنہا ئی ہالہ ہو جاتی کا ابسکے یہ مرا نام فقط

بحر رمل مثمن مقصور

ہو سکی معشوق سی کس طرح مو سا اختلاط
لن ترانی سی غش آیا تہا یہہ کیا اختلاط

تابِ نظارہ کہان تہی اوس رخ پر نور کی
طور پر ہر گز او ٹہا ر کہنا نہ موسا اختلاط

تلخ ہی یہہ نوشدا روی لب جانان مجہی
جان بلب ہی اب مگر رشکِ مسیحا اختلاط

آہ سوزانسی بگولہ کو جلا دی وہ اہی
روی مجنون سی کریگا روی صحرا اختلاط

مرغ مو سیقار کی ہمقدر ہی حسرت سی وا
آتشین بلبلونسی اہی وحشی کا دیکہا اختلاط

ہر کڑی زنجیر پا کی چشم بینا ہو گئی
گیسو ونکی یاد سی بیجا ہی سارا اختلاط

تسمہ گردن ہوا دستِ مضامین قلم
طفلِ مکتب ہو گیا ملا سی کیسا اختلاط

ہتکڑی طوقِ گلو ہی طوق ہی زنجیر پا
گیسو ونمین غل ہی اور زندان مین ہرا اختلاط

صورتِ عنقا مضامین کہین پابند ہین
فکر نو سی ہو گیا اسدرجہ پیدا اختلاط

ایک پر ہو منتقل ہر عضو ہی پیشِ نظر
جابجا آنکہین پڑی بیجا ہی سارا اختلاط

نوح کی فرزند طوفان کیون نہ لائین شہر مین
موج گیسو سی بہت کرتا ہی دریا اختلاط

کچہہ نہین اختر مجہی عشقِ مجازی سی حصول
اب تو معشوق حقیقی سی ہی اپنا اختلاط

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول
فاعلات
مفاعیل
فاعلن

مین وارفتہ ہون ای صنم غلط
آگر رقیب کہا لی ہین تجہسی قسم غلط

عاشق ہون گل سی چہرہ کا کہدن ہزار بار
کیون کہاؤن اوسکی مصحف رخ کی قسم غلط

تا زیکی لحد سی بدہی کا خیالِ زلف — اپنا کسی طرح نہین ہونیکا غم غلط
بعد فنا ہی عقدہ کمر کا نہ وا ہوا — اہل فنا کہا کئی اسکو عدم غلط
نامہ لکھا جو یار کو اختری شوق مین — بی معنی حرف لکھہ گیا اکثر قلم غلط

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

مدام سنگدلی سی ہین آشنا مخلوظ — جو مجکو کہینچ لی ہو جائی کہربا مخلوط
تو اوسکی حسن مین کیا قبح بین ہی ای زاہد — تری عمل سی نہو گا کبہی خدا مخلوظ
بدن مین نالہ ہوا کی بہت بھری ہین مگر — یہہ مشت خاک اڑا ئی تو ہو صبا مخلوظ
طبیب حسن بیان کر تہون کا عشق مین تو — دوا و دعا سی کری کا یہہ مدعا مخلوظ
سر شاہ جہان مین بہلا یہہ بات کہان — جو پائی پاک گدا سی ہی بوریا مخلوظ
نوای زاغ چمن مین ہوئی صدای رقیب — گلو نکو بلبلو نکی پہر کری صدا مخلوظ
سوال کرتا ہون رسوائی سی مستان مین — سُلا سُلا کی بغل مین کیا سوا مخلوظ
وصالِ یار مین ای ہجر کیا کہون کیا تہا — ادہر ملا کے خطؔ وہ اودہر جدا مخلوظ
شراب شیشۂ داغ بدلسنی مست ہی تو — پلا لی جام مجہی ہی جو ساقیا مخلوظ
یہہ ناتوان نہ ملا نیستی ہی ہین خود لون — کسیکو ہستی مین پائی تو ہو فنا مخلوظ
نہ اسکی سینہ پہ چہبہ ناتوان کا بوج ہوا — بہت زمین بہی رہی میری زیر پا مخلوظ
سوال حسن مین کب عشق ہووی غیرت دار — یہہ ایسا کاسہ ہی سب مین شہ و گدا مخلوظ
یہہ شعر کوئی ہی اختر نہوئی سلطان تنگ — فقیر کی بہی بدن پر ہی یہہ قبا مخلوظ

ردیف ظای معجمہ
مفاعلن فعلاتن
مفاعلن فعلاتن

ردیف عین مہمل

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

کور کرتی ہی زلیخا کو تری تل کی شعاع ۔ ماہ کنعان ہو گئی ہی چاہ بابل کی شعاع

ایک پلک جھپکی نہ برق تیغ آسا سی کبھی ۔ تیری آنکھوں میں لائی دست قاتل کی شعاع

لاکھہ چمکایا کری جوہر مگر منت جاہیگا ۔ تیغ کو اندھا کرے گی خون بسمل کی شعاع

سامنا کرتی ہیں ظاہر گو بباطن ہیں رقیب ۔ آنکھہ میں کیا آئی خورشید مقابل کی شعاع

پھولی انگاری ہی پھرتی تن پر داغ ہیں ۔ آتش گل سی ہی پھر بال عنادل کی شعاع

ماہ تاباں میں جو دیکھی ناقۂ لیلی ہی نور ۔ برج غم صحرا میں دی مجنوں کو محمل کی شعاع

داغ سائل کا نہ کھو دی زر سی ای زردار تو ۔ پھوڑ ڈالی سیکڑوں آنکھیں تری [illegible] کی شعاع

کانپ جاتا ہی مری سایہ سی ہلال آفاق ہی ۔ ای پری رو یہہ ہی آدم کی ہی کل کی شعاع

بام عالم تاب پر وہ مہر تاباں ہو طلوع ۔ خاک کر دی تیری کوچے میں قصر و منزل کی شعاع

شمع رخ جمع کر کر حسن پر مغرور ہو ۔ چاند کو دھبا لگا ئی داغ سائل کی شعاع

تیری بخت کو پروانگی تہی حسن سی ۔ شمع آسا دل کی سر عقل میں حاصل کی شعاع

آنکھہ جھپکا دی فروغ نیر اعظم سی پھر ۔ کار گر ہی انھیں تابانہ اس تل کی شعاع

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

آہو نگہی ہی آوازی نو طرز مرصع ۔ تالی کا بھی اک ساز ہی نو طرز مرصع

پیدا نامہ ہوا دل کی نگین پر میں جہاں ۔ کو حسن کی پرداز ہی نو طرز مرصع

اندر ہو نگو نہ تغافل کی آواز سنائی ۔ ہی ناز کا انداز بہی نو طرز مرصع

نالہ میں اثر ہی دلِ اغیار کبہی تم لے   الماس کا یہ ساز ہی نو طرز مرصع

ہر سلک دُرِ اشک شکل آتی صدا سی   اعجاز کی آواز ہی نو طرز مرصع

سلکِ دُرِ مضمون سی ترانا زہی لی جا   سی جوہری انداز ہی نو طرز مرصع

اختر یہ فقط زور طبیعت سی دکہانا   اشعار کا انداز ہی نو طرز مرصع

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

گلچین سی بڑہ گیا ہی جو گلزار کا دماغ   کیونکر گہٹی چمن مین نہ ہر خار کا دماغ

تیری ادا نئی گل رعنا ہی اسکا ناز   صیاد پر ہی بلبل گرفتار کا دماغ

ای جان تو ہی گل ہی سمانا محال ہی   نازک ہی اسقدر تری بیمار کا دماغ

اچہی بری سی ملکی نہ دل کو لگائی روگ   اغیار سی ملا نہ کبہی یار کا دماغ

عصیان تو او سکو [illegible] الہ ہندو جا   دوزخ تلک تو جاتی گنہگار کا دماغ

پستی بلندی اپنی نمک خوار کی ہی یاد   ہی اندنون عروج پہ سرکار کا دماغ

پایا نہ دل نی پایۂ کرسی نہ جبین   ملتا ہی عرش تا کسی رفتار کا دماغ

آلودہ خونِ ناحقِ عاشق سی کیا وہ ہو   اتنا کہان ہی ترک کی تلوار کا دماغ

کیا تیرہ بخت پیچ سی بل کرکی پائینگی   ہی اراستہ پہ گیسوئی خمدار کا دماغ

کیا پختہ مغز ہو وہ شہِ حسن اک غریب   ناصح تو آکی کہا گئی دو چار کا دماغ

سنبل کا مثل شاخ چمن مین جہکا ہی سر   نازک بہت ہی گل سی دستار کا دماغ

مضمون حزن ماہِ محرم مین بہر گئی   خالی ہی ابتو اختر ناچار کا دماغ

ردیف غین معجمہ
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

ردیف ف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

راز نہفتہ آج ہوا سب مین منکشف ... غنچہ جو بند تھا وہ کھلا اب مین منکشف

منصور بھی ہون جب بھی انا الحق چھپا نکی ... روز جزا کرینگی صدا سب مین منکشف

یہہ شاعری ہی نسخۂ اکسیر [illegible] ... اب مین چھپاؤن خاک ہوا سب مین منکشف

آتش کا کب کلام چھپی مصحفی کی بعد ... بعد از امام امام ہوا سب مین منکشف

رنگینی میری فکر کی ہر گل پہ کھل گئی ... گل چین کرینگی میرا گلا سب مین منکشف

صورت پہ تیری قطع ہوئی خود قبای ناز ... انداز کج کلہ جو ہوا سب مین منکشف

شانہ سی تیری زلف رسا کی شکن نہین ... اب موج گل کا راز ہوا سب مین منکشف

اندام و قد یار سی رفتار کھل گئی ... چھپ کر کبھی چلی تو ہوا سب مین منکشف

شیرین کا دل تھا تیشۂ فرہاد تک درست ... نقشہ بگڑ گیا جو ہوا سب مین منکشف

شانہ [illegible] کی گیسوی بیجان مین رہ گیا ... پوشیدہ سر یہ لی تھی [illegible] منکشف

چھپ چھپ کی مہہ کلا بکا اختر کی منہہ لگا ... کانون کا آج اپنا گلا سب مین منکشف

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

ردیف ق

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

تیری غصہ سی رخ چرخ پہ اُڑ جای شفق ... سرخی رنگ سی کس طرح نہ شرمای شفق

دیکھا حسن سی وہ عارض گلرنگ ترا ... باغ عالم مین جو ہو عشق سی چھ جای شفق

دست رنگین جو رخ چرخ پہ تھپڑ ماری ... نیلگون ہو گئی دو رنگی وہین کہلائی شفق

ناتوان داغ جگر سی جو اُتاری پہا ہا ... زردی خستہ عجب کیا وہین چہا جائی شفق

کیا عجب تو جو سرِ شام پلا جام شراب ساقیا ہاتھ کی شیشہ مین سما جائی شفق

کیون چمن مین نہ گھٹا آئی تری گیسو سی برق وش پھر رخِ رنگین سی دکھا جائی شفق

ہجر مین زرد تھا یہہ لالہ رخون کا عالم شادی وصل سی کیا سرخ ہی شیدای شفق

مدعی سونگھتی ہین اوس گلِ رنگین کا لباس بد دماغی سی بھرا سر مین جو سودای شفق

تیری رخسارۂ رنگین سی چرا ہی سینہ تو نکل آئی تو اتکل وہین چھپ جائی شفق

سرخی عارض کا رنگ یہ شیشہ ولی جام مین آئی کسطرح نہ بھر جائی شفق

وہین نالونکی سیاہی سی اڑا دی اسکو لبِ رنگین کی جو عاشق کو نظر آئی شفق

اشک خونی سی ہوا پیرہنِ اختر لال ہی بجا سا ہی گر آنکی شرمای شفق

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

گھٹا مین روبرو انکی جو بیقرار ہو برق سمندِ تیز صبا کا وہین شکار ہو برق

تڑپ جو دیکھی نظر آئی بیقرار ہو برق جو چشم تر میری دیکھی تو اشکبار ہو برق

جو سوختہ ہو ترا مہروش چمن مین شہید اوڑا دی آتشِ گل خاک او مزار ہو برق

بجای شانہ دلِ چاک میرا مشکل ہے گھٹا مین زلف کی کیونکر نہ تار تار ہو برق

چمن مین مسی لگا کر تماشا دکھلاؤ گھٹا ہو کر گلِ سوسن تو پھر ہزار ہو برق

تمہاری تیغ کی جوہر ابھی تو کھل جاوین جنیبت ابر روان پر اگر سوار ہو برق

یہہ سوختہ گرہ نار مین جو جا پہنچی بخار دل سی فلک پر بھی بیقرار ہو برق

کبھی جو سیر کو نکلون سحاب چشم ہے مین تفنگ آہ سی میری وہین شکار ہو برق

مفعول
فاعلات
مفاعیل
فاعلن

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

پڑتی ہی جابجا تن پہ علی الاتصال خاک ۔ ہر خاک کی ہے تیلی کا آئینہ تال خاک

کب ہی شفق صبا کی فلک پر کیڈہ بلند ۔ پیری شہید کی ہی اڑاتی شوخ لال خاک

ذرہ جو چمکا کرتی ہین خورشید طرح ۔ صدہا ہوئی ہین صاحب حسن و جمال خاک

آئینہ سان جلی ہین مگر رہپ ناز سے ۔ چمکائیگی غریبوں کا حسن و جمال خاک

نیرنگی زمانہ کا احمق نہ پوچھہ حال ۔ ہر گل فنا ہی ہو گا ہر اک نونہال خاک

مفعول
مفاعلن
فعولن

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

کیا چھٹ گئی صبح کی ہی ٹلک ۔ پہلے شب ہجر کی جو کالک

زلفوں ہین تو مرغ دل پہنسا لے ۔ چھٹ جائی کہین کمر کی ہچک

دیوان ہین ہم نے جدا ہی مضمون ۔ زاگون مین بھری ہو بلی ہی ڈھولک

ابرو سی ہوئی یہہ تیر چارے ۔ تیزوں سی ہوا یہہ دل مشبک

دل سوزی آہ ہمین روان ہے ۔ انس آہ ہی مہر کو بھی ٹھنڈک

گر تار نگاہ اوسنہ پر جائی ۔ چہرہ پہ رقیبوں کی ہو چھلک

بی فائدہ درد و رنج و غم ہی ۔ آوی گا نہ تیرا یار مجھہ تک

افزوں ہوئی داغ میری تن پر ۔ داغوں سی لڑی کی آنکھہ بیٹک

چلہ کھینچیں قبر کہیں مین ۔ پریوں کی اگر دن یہان مین بیٹھک

جُنتی ہین جو وہ جبین افشان ۔ چہرہ پہ یہاں ہی غم کی ابرک

ہو جائی تم سین شکار ساقی ۱۳۲ یہہ می بطِ دل تجھی مبارک
مطرب کی صدا سی تہین وہ آہنگ اب تک کے خیال مین ہی دیپک
لٹکاؤ ہمارا دل پہ سے رو ہو وہی شبِ زلف مین یہہ کر تک
بجری پہ سوار ہو جو وہ بت گنگا مین بہی ہماری چونک
پختہ ہون خیال خام مین مین ناصح نہ کری کا مجسی بک بک
اختر اس بحر کو تو دیکہو معنی مین پڑی کسین نہ گنجلک

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مژگان کی ساتہہ کری ہین ابروی یار جنگ رہتی ہی زلف و رخ مین بہی لیل و نہار جنگ
دروازہ میکدہ کا کہلیگا اگر نہ آج قاضی سی کر لی جاونگا مین بادہ خوار جنگ
کیونکر اسیر زلف لڑی ترک سخت سی صیاد سی نہ کرسکی ہرگز شکار جنگ
ہمراہ اوسکی لشکر نازو ادا ہی ہی کرنی چلا ہی آج جو وہ شہسوار جنگ
اک جام می کو کہینچ کی کرتی ہین سرکشی کم ظرف ہین جو اونکی ہی بی اعتبار جنگ
قبضہ مین وہ نہ آئی تو مانگون پناہ مین آئی جو ہاتہہ وہ تو کرو نمین ہزار جنگ
تلوار باندہنی کا نہیں حکم شہر مین اختر نہ خانہ جنگ کرین زینہار جنگ

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

رہتا ہی کب تلک سرو دستار سی الگ اڑتی ہما ہی سایہ دیوار سی الگ
باغ جہان مین کون ہی بلبل کا ہمصفیر گلچین بہی تو نکر ہوئی گلزار سی الگ

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

شیر بن دہن تہ کا ہی کہ اس مریض پاس بن   پرہیز دور دور رہی بیمار سی الگ

وہ مشق ہجر کی ہی جو صیاد بند کر   ہو وی قفس ہی مرغ گرفتار سی الگ

دیوانگی سی عالم وحشت مین بیٹھی   تب تک درکی ہی پھرتی ہین قتار سی الگ

جراح زخم دل مرا قابل ہی ٹانکی دی   ڈورا ہی گلی کا ہی تلوار سی الگ

ہم آگیا تو قدر وہین ہمسی کھینچ کی   سیدہی چلی تو ابروی خمدار سی الگ

شکوہ نہ ہجر و وصل مین ہم دشت ہجر مین   مانند ماہی دل تو ہوا خار سی الگ

موتی سی قدہ زلف سیاہ کی ہی کہٹ گیی   پہنا لا ہماری دل کا رہا ہار سی الگ

خود نالہ کش ہون سوختہ ہون یاد مہر مین   ہم پہر ہی ہون شعلہ رخسار سی الگ

مثل ترنج انگلیان یوسف تراش لی   مانگو نگا ہیک مصر کی بازار سی الگ

دربان تو سو گیا ہی یہ دمزات نیند ہی   در کھول میری دیدۂ بیدار سی الگ

پھر پھڑکی بیٹھتی ہین بہت دخت رز کی ساتھ   دم کھینچے تو آنکھی میخوار سی الگ

نظارہ بت کا کر کی خدا سی دعا کرون   تار نظر ہو رشتہ زنار سی الگ

مجھ ناتوان کی صورت تن او رکہے کیسی   سایہ جو ہوا گیا ہی دل زار سی الگ

پھینکا نہ تیر ترک نے بوسکی رشک سی   رکھون دہان زخم کو سوفار سی الگ

قفس مین ہم مین فرق فقط بال و پر کا ہے   نالہ شبیہ انگ ہی منقار سی الگ

پتلی کی طرح آنکھہ مین ہون کیا ہی دور ہون   اغیار پاس آئین جو ہون یار سی الگ

بطرح اسکا رندکی ملت مین میل ہے   زاہد کبھی نہو گا گنہگار سی الگ

بلبل ہی ہو کباب بھی ہو کر شراب ناب — پہونچی نمک جو گل کی ہو سرکار سی الگ

غنچہ دہان اور مقلد حقّ علی ہوں میں — اک شعر میرا ہوتا ہی دو چار سی الگ

دیوے شبِ فراق بی رشکِ پری کیا — کیونکر ہوں اوسکی سایۂ دیوار سی الگ

بی رخ کا انکی طرح ہی چلا ہمین تیر — لاکن ہوئیگا گوشۂ دستار سی الگ

دیوانگی دکہائیگی اوس مہ کو بیخودی — ہشیار ہو کا اختر بخوار سی الگ

بحر ہزج مثمن اشتر مسبّغ

طیش میں جو آ آکر خوش حمایل ہووی لال — کیون نہ اشک خونین سی میرا گال ہووی لال

باغِ دہر میں اگل تجھمیں ہی وہ رنگینی — گر ترا تصوّر ہو تو خیال ہووی لال

گو سفید روئی ہی پہر سیاہ ہوویگا — پر پہر خضاب سی زاہدا بال ہووی لال

تیری تیغ خونین آشام دیکہہ پائی گر ترک — کیا عجب فلک پر بھی یہہ ہلال ہووی لال

ریش پر نہیں زاہد یہہ خضا کی سرخی — خون کیا ہی شیطان کا کیون نہ جال ہووی لال

عیش سب پلٹ جائین آج ہو نہ ہین نوروز — رنج دل کو آتش دی اب کا سال ہووی لال

پہر عتاب کر ای گل زرد رو یہہ ہولی ہو — پاس گلابی عارض سی پہر گلال ہووی لال

آنکہہ میں نہین آتا کیا سیاہ بختی ہے — دل ہین گر چکہہ میں مین جگا خال ہووی لال

وحشیوں سی کیا چارہ ترک سامنا کر تو — پہر مژہ کی تیر و نسی یہہ غزال ہووی لال

کیون سیاہ پوشی ہی ہجر یار میں بلبل — زرد رو وہ گل ہی جو بی وصال ہووی لال

تیری سبزہ رنگیسی جب جواب پائین عنبر — کیون نہ زرد رو عاشق بیحال ہووی لال

نہ جو شیرازۂ خط کیا ہو ہمی جزو اختر سی ۔ تو سیپارہ کاغذ پہ میوال ہوئی لال

بحر ہزج مثمن سالم

تہ لالہ انداز مجھ پہ ہو گیا ہی نازنین مشکل ۔ نہین آسان مٹانا ہی جو داغ مہ جبین مشکل

ہمیشہ تھا یہی ساحر سا ہی مضمونِ عالی کی ۔ نہ اسکو سہل سمجھو ہی یہی تاج و نگین مشکل

تصور کھینچا ہی جسکا خط اتو ہی آرا ہیما ۔ سمجھتا ہی کل مضمونکو مرغ کاغذین مشکل

بکس طینت نہ لینکی بوسہ لبہای شیرین کو ۔ کرین کیا نوش اسکو ہی یہہ نیش انگبین مشکل

وہ گم مشتعر سب ہین یہم آسان نہین کہ نظر فکرکا یا ۔ ہمارا کاسۂ چینی سمجھہ خاقان چین مشکل

مری نالی جلا یتی ہین اکثر شیر قالین کو ۔ سمجھہ لی گوسفند دلکو گرگِ آستین مشکل

وہ گم گشتہ ہین آسانی سمجھہ گر گر کرو کندہ ۔ ہمارا نام بھی ہو جائی بالائی نگین مشکل

صفائی چین گیسوئی صنم کی ہمکو آسان ہے ۔ مٹی اغیار سی اسطرح ہی چین جبین مشکل

حقارت سی نظر کرنا نہین آسان گداؤن پر ۔ پسند شاہ جیبر ہی سمجھہ نان جوین مشکل

ہمین ارمان ہا نظارۂ ملک خموشانکا ۔ تماشا اونکی محفل کا ہی اہلِ خلوت نشین مشکل

ہماری دور مین ہی نہ بادہ خوار ایسا ساقی ۔ دکھادی سر مہر یکو یہہ آب آتشین مشکل

کلِ مضمون نہین شعر مین اسطرح سی ہو لی ۔ کہین آسان ہی فن شاعری مجکو کہین مشکل

طبیعت آزمائی تھی مجھی آسان ہے ای اختر ۔ مکان مضمون سی خالی ہو تو ہی اہم نگین مشکل

بحر رمل مثمن مخذوف

اوسکی لب سی بھی سمجھتی ہین زیادہ حسن کو ہم ۔ ہین سلیمان جہان تشبیہ کیا دین حسن کو ہم

غزل

اوسکی وحدت بائین ہر نقش کلیر دال ہے — کیونکہ یہہ موجود ہی سمجہا کرین ہمکن کو ہم

طی ہوویکی کمر کی راہ تار وزہ جزا — کیا کرینگی جہین کر پہہ خضر سی اس سن کو ہم

عود کرتی ہی جوانی بہٹ رہی اوسکی ساتہہ — دیکہہ پاتی ہین جب پیریین کسی کمسن کو ہم

اک برس ہر سال اپنی عمر مین ہتا ہی کم — غم کرہ مین بانہ کر روتی ہین اہر سن کو ہم

قدکشی کرتا ہی وہ کل باغ مین ہر سرو سی — دشمنو نمین آنکھ پیچ کیا سمجہائین کیا محسن کو ہم

تختہ سینہ سیہ زرد رخ اور اشک سرخ — گل کہلین ہر رنگ کی پکنوائین اب کن کنکو ہم

جب خیال غیر اوسکو آیا یہہ آکہ ہوا — کیا زیادہ دلسی پہہ شیشہ دین کا ہن کو ہم

مالک فردوس دوزخ اوسکو کہتا ہی غیر — جور و غلما نسی سمجہتی ہین سوا مومن کو ہم

درد و غم ہین میہمان انسی کرین کیا دشمنی — خانۂ دلسی نکالین کسطرح محسن کو ہم

ہو جو خورشید قیامت ہیرخ تابان طلوع — تیرہ بختی سی شب ہجران کہین گی دنکو ہم

ایسی منہہ زوری جو کی اسن دلکو وکالجا ہے — قافیو نمین ڑہ چلی اختر کہتائین انکو ہم

بحر رمل مثمن مقصور

ڈہل گئی سانچی ہین سبا رہی گوری ہی تہہ پانو — قدرتی ہین یہہ تمہاری گوری گدی تہہ دہان

چوکڑیمین کو تمہاری چال بسی ملتی ہین وہ — لائین پر کیونکر جیکاری گوری تہہ پادین

ہم سیہ بختو نکا تجہہ پر نازہی ای شیر خوار — کس ادا سی تو نی ماری گوری گوری تہہ پاؤن

قدرت حق ماہر وہی شک خور ہر گال ہے — چاند سورج مین اوتاری گوری گوری تہہ پاؤن

میری مٹی کر بگاڑو تو ابہی کر دی سیاہ — تیر کی خاک سی ساری گوری گوری تہہ پاؤن

موشہا سی کسو نین نسبت دیتے ہین سر سینہ کو ہم	شاخ گل سے پیاری پیاری گوری گوری پاتہہ پاؤن
شاخ تر مین پہنگی آنی لگی پہولنیکا گل	ہو چلی اونگی گرا ہی گوری گوری پاتہہ پاؤن
نیمچہ بہی پاتہہ مین تہا پتیر ہی بدلی بہت	چڑہ گئی منہہ پر ہمارے گوری گوری پاتہہ پاؤن
مہوشونکا ناز جیہہ بیجا نہین انداز پر	ہین تہہ اختر سپہ کے تار گوری گوری پاتہہ پاؤن

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

بتونکی ذات سی کیا کیا شرارتین پائین	جو پانی پانی تہہ سنگلین عمارتین پائین
ہمارے سینہ کی در کار پر جیری کل داغ	بتون نی روضۂ دل کی زیارتین پائین
سما چلی جو تہی ساقیکی آنکہہ مین کم ظرف	شرابخانہ مین کیا کیا حرارتین پائین
خیال یار میسر ہوا تصور مین	شروع خواب مین دل نی بشارتین پائین
جمال یار کو سارا بدن ترستا ہی	ہر ایک غ نی تن پر بصارتین پائین
کریگا مشق گدائیکی شاہ حسن پہ طفل	بہت بزرگون نی اسکی وزارتین پائین
بہرا ہی کوتنگی اس عشق مین بہی حسن صنم	ہر ایک عضو مین دلکی اشارتین پائین
بہت تلازمہ سبزیکا پابند ہی وہ گل	خطوط مین ہمنی نہ خالی عبارتین پائین
دہرا ہی محمل لیلے کو ہمنی صحرا مین	ہمارے شہر مین مجنون عمارتین پائین
ملا کبہی نہ مرض مجہہ مین سر دہڑکا	بہت طبیبون نے تمنین حرارتین پائین
ندیکہا عشق سی ایکبار حسن پردہ نشین	ہزار دیدۂ دل نی بصارتین پائین
چمک چمک کی روتے تاہین برق تشنی مجحب	جو آیا موسم باران شرارتین پائین